زادِ غریب

معروف بہ

ماہِ مغرب

زائران بیت اللہ شریف کے واسطے مفید اور سیاحان ممالک

عرب و عجم کیواسطے [illegible]

عالیجناب نواب محمد سعید علی خان صاحب بہادر والی

ریاست رامپور دام اقبالہ

معہ مناسک حج

(باہتمام طالب نجات بارگاہ رب جلیل محمد خلیل بلند شہری)

مطبع گلزار محمدی میں چھپی

سنہ [illegible]ھ

بار سوم ۱۰۰۰ جلد (ریکال [illegible]) قیمت معہ محصول ڈاک [illegible]

اس کتاب کی درخواست بنام منشی محمد خلیل مہتمم مطبع گلزار محمدی میرٹھ آنی چاہیے اور انہیں سے ملیگی

زاد غریب

المعروف

بماہ مغرب

جسمیں تمام ممالک عرب کی سیاحت و کل بلاد و امصار معتبرہ اہل اسلام مثل مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و دمشق و بیت المقدس کہ جسکو خانہ کعبہ کل انبیاء سابقین کہنا چاہیے و کربلائے معلی و نجف اشرف و مصر و شام و کنعان و عراق و مداین و بصرہ وغیرہ و مزارات شہدائے کربلا و اولیاء اللہ و انبیاء علیہم السلام جہان جہان مدفون ہوئے مع نقشہ جات مقامات مثل مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و کربلائے معلی و قبہ حضرت غوث پاک و بیت المقدس وغیرہ کے چشم دید مفصل مشرح حالات

تصنیف شریف حاجی الحرمین جناب نواب **محمد عمر علیخان صاحب** بہادر والی ریاست باسودہ جنہوں نے اپنی تمام عمر عزیز کا حصہ سیاحت تمام دنیا میں صرف کیا

مع مناسک حج

قاعدہ طواف بیت اللہ شریف جس جس مواقع پر حجاج کو ادا کرنی چاہئیں غرضکہ سیاحان ممالک عرب کے واسطے ایک رہنما کتاب ہے زایران بیت اللہ شریف کیواسطے جام جہان نما ہے

ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۲ ہجری میں بفرمایش و بشمول کرمی جناب قاضی سراج الحق صاحب رئیس قصبہ جھنجانہ ضلع مظفرنگر مقیم شہر میرٹھ

مطبع گلزار محمدی میرٹھ میں باہتمام منشی محمد خلیل مہتمم
مطبع کے اہتمام سے چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
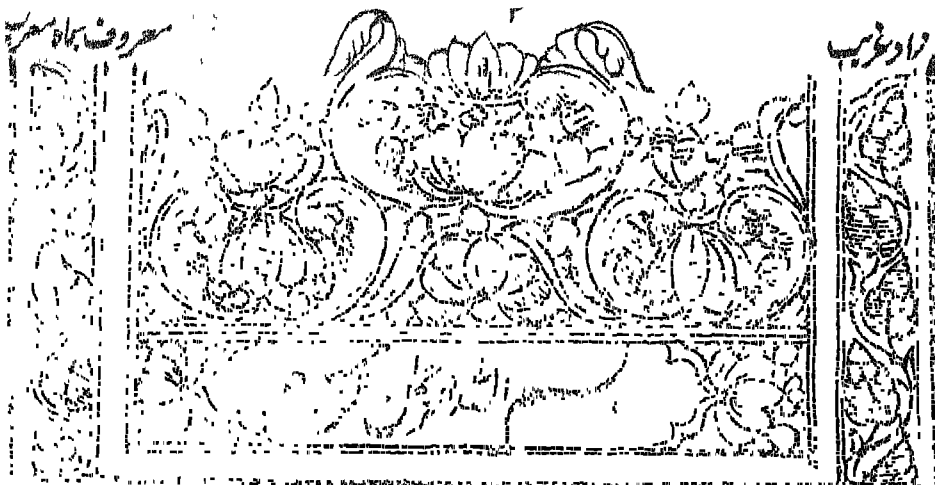
حمد کی قابل ہے وہ جان آفرین	جسکا کل عالم مین ہے نقش نگین
شان اوسکی ہو ہر ایک شئے سے عیان	سب مین ظاہر اور پھر سب سے نہان
اس تعلق پر بھی سب سے پاک ہے	عاجز اوسکی کنہ مین ادراک ہے

حمد وثنا کے لایق وہ خالق پاک ہے جسکی کنہ ماہیت مین عاجز ادراک ہے ۔ جسنے طرح طرح کے انداعاد انواع انواع اقسام قسم قسم کے اجسام انگنت نامحدود ات لسان متفاوت سے عالم کو گوناگون بنایا تختہ زمین ۔ یورپ ۔ امریکا ۔ افریقہ ۔ ایشیا کو جسمین ہندبھی ہے اشیائے بوقلمون سے مزین فرمایا ۔ اگر بنظر اجمال دیکھو تو تختہ زمین سقف آسمان ہے سارا جہان گویا مختصر نمایش گاہ کا سکان ہے ؛

لمولفہ بیت

آسمان ہے سقف اور صحن زمین کا شامیانہ	غور سے دیکھو تو دنیا ایک عجائب خانہ ہے

ہزارون صلوٰۃ اور لاکھون تحیات اوس فخر موجودات باعث ایجاد کائنات کے سزاوار ہین کہ جسنے نفاق وخلل اور اختلاف ملل کو دفع کیا تباین مذہبی وتخالف مشربی کو ختم کیا بہو سے بہٹکون کو سیدہا راستہ ہدایت کا بتایا اور تمام تشنہ لبون کو ایک گہاٹ پانی پلایا ؛

یاد باد

جہ وہی ہے عاجز خستہ تیغ جہین یاد وہو کہ ہندیا دہو

جبکہ آپ باعتبار حرکات و سکنات ظاہری کے وحشی کہتے تھے اور اب بحیثیت نام
عرفی کے اطلاق رئیس کا اوس پر کرتے ہو لقصد یہ دیتا ہو کہ یاد و شعور یعنی عنفوان شباب سے
جب سے اوسکی جوانی کی تہین آجتک مولفہ فلک نے تجکو پھرایا در بدر مثل صرصر
روان دوان ہون رئیس قسمت مین آب و دانہ لکھا ہے میرے کہان کہان کا
ظاہراً اس کے اسباب کچھہ تو کچھ توجہی اصحاب حکمران اور کچھہ بے اعتنائی احباب
دوران اور کچھہ کچھہ دوری چرخ جفا گستر اور کچھہ قسمت کا بجا ہے - مگر یہ کہنا ایک امر فضول
ہے اصل یہ ہے کہ اس سے کچھہ حاصل نہ اور بجز کچھہ حصول ہے مولفہ ہزارون صدمے
اوٹھا کر دلیر رئیس اتو بھی ہو جو سفر کو لپیٹو بستر نہ یہان رہین گے نہ دیکھہ ہین
یہ تو افسردگی کی گفتگو تھی جو الفیاض طبیعت کیوقت بے اختیار سرزد ہو جاتی ہے
معاف کیجیو اب اصل مدعا لیجیے کہ دنیا مین سفر عجیب چیز ہے اور جسکو اسکی تمیز ہے
وہ پاتا ہے اول دنیا مین نام اور آخرت مین باعث حسن انجام دوم اس کے
باعث نئی نئی صورتین اور طرح طرح کی مورتین نظر آتی ہین کہین اہل حبش ہین کہین
ارباب رنگ ہین کہین حضرات روم کہین اصحاب فرنگ ہین غرض رنگ برنگ ہین
کہین گورے کہین کالے ہین میرے مالک کے رنگ ڈہنگ ہی نرالے ہین -
مولفہ کہین گورے ہوئے کہین کالے ؛ صنعت اللہ کے ہین سارے رنگ عجیب عجیب طرح کی
قسم قسم کی عمارتین عمارتون مین نقاشیان نظر آتی ہین جسکے باعث عقل کو تیزی طبیعت کو
فرحت دل کو بشاشت حاصل ہوتی ہے

حال وجہ تسمیہ ملک عرب

اب ہم شروع مطلب سے پہلے چند فوائد کا بیان کرتے ہین جو خاص متعلق اس سفر سے ہین
فائدہ جس طرح ہر کتاب بلکہ ہر باب کا ہر مطلب و ہر مدعا سے ابتدا بسم اللہ سے

لگی جاتی ہو اسی طرح سے مین نے سفر کا شروع حج سے کیا ہو فائدہ اول یہہ حصہ دوم
زاد غریب ایک سفر اور تین منزل پر ہے سفر حج مین منزل اول حجاز اس مین
دو مقام ہین منزل دوم مصر و شام منزل سوم عراق عرب فائدہ جہانتک
ہمت نے مدد اور کوشش نے کام اور پاؤن نے یاری اور فکر نے مددگاری کی غرض
جہانتک ہوسکا آپ ہی بذات خود ہر شئے کی تحقیقات اسطرح کی کہ اپنی سمجھہ مین آجاے
قاعدے جغرافیہ کے جاننے اور ریاضی و جبر مقابلہ خرچ کیا پھر بھی کسی کی سمجھہ مین نہ آیا
وہ کس کام کا۔

لمؤلفہ

علمیت لاکہ خرچ کی تو کیا ‖ بات وہ کہیے جو سمجھہ مین آئے

اس پر بھی اگر حضرات داد نہ دین تو خاتمہ ہی۔ اللہم اختم لنا بالخیر والسعادت مسفر اس مین
ایک مقدمہ ہے اور چند فوائد مقدمہ شامل ہی چند دفعات پر دفعہ اول ملک عرب
ایشیا کا غربی حصہ ہی جو شامل ہی تین اقلیم پر اقلیم اول اور اقلیم دوم اور اقلیم سوم
دفعہ دوم جسقدر اماکن شریف اور معابد متبرکہ مثل مکہ معظمہ و مدینہ منورہ اور بیت المقدس
و خلیل الرحمن اور کربلا ئے معلی اور نجف اشرف و بغداد شریف اور مزارات انبیا سب
اسی ملک مین واقع ہین اسی سبب اس ملک کو دنیا پر فضیلت ہی اور باوجود چہوٹے ہونے
کے تمام روے زمین کا منقسم ہی کل دنیا دو حصہ ہوئی عرب و عجم مکہ شریف اور مدینہ طیبہ ملک
حجاز مین واقع ہین بیت المقدس و خلیل الرحمن ملک شام مین بغداد شریف کربلا ئے معلی نجف اشرف
عراق مین یہہ سب ملک عرب ہی دفعہ ۳ وجہ تسمیہ مین اسکو عرب اسواسطے کہتے ہین کہ اس
ملک مین کل قوم عرب آباد ہین اور یہہ غربی حصہ بطور جزیرہ محیط ہی دفعہ ۴ حدود اربعہ یہہ ہین کہ حد
غرب اس کی بحر قلزم ہی اور حد جنوبی بحر ہند اور حد شرقی بحر فارس اور حد شمالی دریاے فرات
واقع ہی دفعہ ۵ یہہ جزیرہ پانچ حصون پر منقسم ہے اول تہامہ یعنی جنوبی حجاز دوم

سلہ کل انبیا یہین پیدا ہوے قرآن مجید بھی یہین نازل ہوا زبان عربی مین ۔

نجد ملک واقع ہی درمیان حجاز اور عراق کے سوم حجاز ملک ہی مابین نجد اور تہامہ کے حد فاصل اس کے پہاڑ ہین کہ جو حد ودیمن سی شروع ہو کر ملک شام مین لاحق ہوتے ہین قریب مدینہ منورہ کے چہارم عروض یمامہ سے بحرین تک پنجم یمن ملک مشہور ہی دفعہ ۱ جزیرہ شروع ہوا ہی شام بلقا سے طرف ایلہ کے پھر چلاگیا ہی بحر قلزم سے لیکر ینبع اور جدہ اور زبید تک پھر چلاگیا ہی مشرق کیطرف ساحل یمن سی بحر ہند کے کناری کنارے عدن سے ساحل ظفار اور مہرہ تک پھر لوٹ گیا ہی ساحل بحر فارس سے عمان اور بلاد بحرین اور قطیف اور کاظمہ بصرہ اور کوفہ تک پھر لوٹ کر جانب غرب فرات پر سے ہوتا ہوا بلقا مین جا ملا ہے اس طرح کہ بلقا سے شراۃ تین منزل اور شراہ سے ایلہ تین منزل اور ایلہ سے جار تین منزل اور جار سے ساحل جحفہ تین منزل اور جحفہ سے جدہ تین منزل اور جدہ سی عدن ایک مہینے کی راہ اور عدن سے سواحل مہرہ ایک مہینہ اور مہرہ سے عمان از راہ بحرین ایک مہینہ اور عمان سی ہجر ایک مہینہ اور ہجر سے عبادان عراق پندرہ دن اور عبادان سے بصرہ دو دن اور بصرہ سی کوفہ بارہ دن اور کوفہ سی بالس بیس دن اور بالس سے سلیمہ ساتھ دن اور سلیمہ سے غوطہ ودمشق چار دن اور غوطہ اور دمشق سے حوران تین دن اور حوران سی بلقا چھ دن یہ دور محیط جزیرہ عرب ہی اگر اسکو دور کرے تو سات مہینے گیارہ دن مین پھر آسکتا ہی بقول سلطان عماد الدین کے دفعہ ۷ دریائے مشہور اس ملک مین معہ مصرین ہین فرات - دجلہ رود نیل دفعہ ۸ پہاڑ نامی یہہ ہین جبل طور جبل کترہ جبل احد وغیرہ دفعہ ۹ آب وہوا گرم شام کی معتدل دفعہ ۱۰ معدنیات سیسہ - تانبا - لوہا - در نجف - الماس - عقیق - طلا دفعہ ۱۱ نباتات میوہ جات ہر قسم کے - انگور - انار - انجیر - کشمش - بادام پستہ وغیرہ دفعہ ۱۲ دساور کل آمدنی چاول کپڑا سوتی اور اشیائے ہر قسم کی یورپین دساور رفتنی میوہ جات قند سفری سیسہ - فولاد جینیہ کھجور دفعہ ۱۳ کل عرب عدنان اور قحطان کی اولاد ہین جب ان سی شاخین جدا ہوئین تو اہل لغت نے کُل شاخون کو چھ طبقہ مین منقسم

کیا اوّل شعب دوم قبیلہ سوم عمارہ چہارم بطن پنجم فخذ ششم فصیلہ ظاہر
تقسیم انکی بسبب قلت اور کثرت جماعت کے ہے فائدہ اصطلاح عربون مین پانچ لفظون
پر اطلاق قبیلہ کا کیا جاتا ہی بخلاف بطون اور افخاذ کے اول آب دوم بنی و بنو سوم
جمع اور الف لام مانند طالبیین اور معاقرہ چہارم آل پنجم اولاد۔ اب مین کل شعب اور قبایل
عرب کو بلا انضباط مجملاً بیان کرتا ہون ۱ بنو اسعد ۲ ربیعہ ۳ آل حجر بلاد مغرب مین ہین ۴
آل سلطان حجاز مین ۵ آل ظفر ۶ آل عیطے حجاز اور شام مین ۷ آل عنزی حجاز مین ۸
آل نفاخ بلاد عراق مین ۹ آل فضل بلاد شام مین ۱۰ اولاد ابی طالب افریقیہ مین ۱۱ اولاد
ہوبریہ جوف مین ۱۲ اولاد صبورہ بلاد مغرب مین ۱۳ ابرجان بلاد لقمان و برنک مین ۱۴ وریبہ
وادی منیج کے ۱۴ احبورہ عراق مین ۱۵ احداریہ حبشہ و سوڈان علاقہ مصر مین ۱۶ احمایہ
مین ۱۷ احراسات حجاز و شام مین ۱۸ ادوانس یمن مین ۱۹ اریحیون جوف مین ۲۰ ردالیہ
جوف مین معہ بنی زبید کے ۲۱ رفیدات ۲۲ زراق شام مین ۲۳ سراجین ۲۴ جہیات
حجاز مین ۲۵ عاند اکثر ملک عرب مین ۲۶ ساعدہ حجاز مین ۲۷ عتقان ارض برنک مین
۲۸ عتق حجاز مین اسی قبیلہ سے زید بن حارثہ صحابی تھے ۲۹ عراب بلاد برنک مین ۳۰
نعیمیون شام مین ملحق بملک مصر ۳۱ بنو تنوخ یمن اور شام مین ۳۲ احلاف ایک فرقہ
ہے تنوخ کا ۳۳ اخارشہ مصر مین ۳۴ بنو بریدہ ۳۵ بنو بیاضہ مصر مین قریب راہ شام
کے ۳۶ بنی جازم ۳۷ بنو جر ۳۸ بنو جارشہ بلاد شام مین ۳۹ بنو حدان ۴۰ بنو جلیجہ
حجاز مین ۴۱ بنو خماس شرقی دیار مصر مین ۴۲ بنو حی شام مین ۴۳ بنو خلیفہ ۴۴ بنو ر
عین مصر مین ۴۵ بنو رسیم شام مین ۴۶ بنو زبید دمشق مین ۴۷ بنو سعد ۴۸ بنو سماک یا بنی
برقہ و عقبہ ۴۹ بنو شکیل ۵۰ بنو شماد دیار مصر مین ۵۱ بنو شمر جبل طے مین ۵۲ بنی صدیا
قوم صعدہ مین رہتی ہین جو راستہ ہی درمیان مصر اور شام کے ۵۳ بنو عائد ۵۴ بنو عایذ عالم
مین ۵۵ بنو عمرو ۵۶ بنو کلب دیار مصر مین اور سوا اسکے ان چھپن قبیلون کے اکہتر قبیلے اور

ہین جنکی عرب ہونےمین اختلاف ہے بسبب طوالت کے اونکا مذکور نہین کیا جسکو انکی تفصیل
دیکھنی منظور ہو سبائک الذہب فی قبائل العرب مین دیکھے وقعہ ۱۴ اس جزیرہ یعنی
ملک عرب پر اول اسلام کے وقت سے خلفائے اربعہ حکمران رہے پھر بنی امیہ ہوے پھر
بنی عباس مالک ہوے اونکے بعد سلاطین مختلف حکمران رہے یہانتک کہ سلاطین عثمانیہ قابض
ہوئے حقیقت اونکی یعنی حال تاریخی اسطرح سے ہے کہ کل سلاطین روم عثمان خان سے
لیکر عبد الحمید خان سلطان حال تک چونتیس ۳۴ ہوے اور جو بلا استقلال رہکر مر گئے اونکا مذکور
نہین ۱ عثمان خان ۲ اورخان ۳ مراد خان ۴ بایزید یلدرم ۵ محمد خان ۶ مراد خان
ثانی ۷ محمد خان ثانی ۸ بایزید خان ثانی ۹ سلیم خان ۱۰ سلیمان خان ۱۱ سلیم خان
ثانی ۱۲ مراد خان ثالث ۱۳ محمد خان ثالث ۱۴ احمد خان ۱۵ مصطفے خان ۱۶ عثمان خان
ثانی ۱۷ مراد خان رابع ۱۸ ابراہیم خان ۱۹ محمد خان رابع ۲۰ سلیمان خان ۲۱ احمد خان
ثانی ۲۲ مصطفے خان ثانی ۲۳ احمد خان ثالث ۲۴ محمود خان ۲۵ عثمان خان ثالث ۲۶
مصطفے خان رابع ۲۷ عبد الحمید خان ۲۸ سلیم خان ثالث ۲۹ مصطفے خان رابع
۳۰ محمود خان ثانی ۳۱ عبد المجید خان ۳۲ عبد العزیز خان ۳۳ مراد خان خامس ۳۴
عبد الحمید خان ثانی - ابتدا ان کی سلیمان خان سے ہے قدیم باشندہ بلدہ ماہان کے ہین
جو قریب بلخ کے واقع ہے جبکہ چنگیز خان نے بلخ کو جلا دیا اور سلطان علاؤالدین خوارزم شاہ
بعد جنگ ملکر کے طرف ہندوستان کے فرار ہوا اوس وقت سلیمان خان معہ پچاس ہزار قبیلہ
ترک کے ارض روم کیطرف روانہ ہوا اور حلب سے گذر کر نہر فرات کو عبور کر رہا تہا کہ گھوڑے
پر سے گرکر غرق آب ہوگیا اکثر اوس کے ہمراہی متفرق ہوکر چلے گئے ملک شام مین ترک
اونہین کی اولاد ہین یہہ واقعہ ۶۲۰ھ مین ہوا سلیمان خان کے چار لڑکے تھے اول سنقر دوم
دلیقدار یہہ دونو بلاد عجم کیطرف چلے گئے سوم ارطغرل چہارم کون دوغدی یہہ دونو باجماعت
سلطان علاؤالدین سلجوقی ملک قونیہ مین رہے ارطغرل کفار سے جہاد کرتا رہا اسقدر انکا مابین

قمر وحصار اور بیلیجگ کے رہا سنہ ۶۸۷ھ میں مرا اس کے بعد اس کا فرزند رشید عثمان خان
ہوا پیدایش اسکی سنہ ۶۵۶ھ میں ہوئی اسی سے فتوحات نمایان کین تمام عمر اس کی جہاد مین
صرف ہوئی سلطان علاؤالدین نے بجلدوے ان کارنمایان کے سنہ ۶۹۹ھ مین خطاب سلطان
کا عنایت کیا نسبت آل عثمان کی اسکی طرف ہی چھبیس ۲۶ برس سلطنت کرکے سنہ ۷۲۶ھ مین
انتقال کیا خوش خوراک وبہادر اور سخی تھا اوس کے بعد سلطان اورخان ہوا اس کے وقت
مین شہر بروسا فتح ہوا اوسی مقر سلطنت مقرر کیا اور بہت ملک نصاریٰ فتح ہوئے شہزادہ
مراد افندی اور اہل نصارا سے اناطول پر لڑائی سخت ہوئی مراد فتحیاب ہوا آخرش پینتیس ۳۵
برس سلطنت کرکے سنہ ۷۶۱ھ مین مرا اس کے بعد سلطان مراد اول ہوا پیدایش اس کی ۷۲۶ھ
مین ہوئی اور سنہ ۷۶۱ھ مین تخت پر بیٹھا اسکے وقت مین بجملا اور بلاد کے اور نہ جیسے اور بالونوپل
ملکین فتح ہوا اوسکے عہد مین کل بلاد سے مالیک جمع کرنیکا قاعدہ مقرر ہوا اوس کا نام ینگیچری
یعنی نئی فوج رکھا اور لباس برکا کا ایجاد ہوا کل مدت سلطنت اسکی اکتیس ۳۱ برس کی ہوئی
چھیاسٹھ برس کی عمر مین سنہ ۷۹۲ھ بلواش کے ہاتھ سے شہید ہوا اس کے بعد سلطان بایزید یلدرم
ہوا پیدایش اس کی سنہ ۷۴۲ھ مین ہوئی اکثر ملک نصارا پر قابض ہوا آخر نصارا سے تنگ
آکر امیر تیمور کو اس کی لڑائی پر برانگیختہ کیا آذربائیجان کے قریب لڑائی ہوئی سلطان مصطفے
خلف اکبر مارا گیا اور بایزید شکست کہا کر قید ہوا دس برس سلطنت کرکے سنہ ۸۰۵ھ قید مین مرا
بعد ازان اوس کی اولاد مین یعنی عیسیٰ اور موسیٰ اور سلیمان اور قاسم اور محمد مین تنازع
رہا بارہ ۱۲ برس تک آپس مین لڑائی رہی آخر محمد سنہ ۸۱۶ھ مین سلطان مستقل ہوا پیدایش اس
کی سنہ ۷۷۷ھ مین ہے اس کے وقت مین مدارس کی بہت کثرت ہوئی اور اہل حرمین شریفین
کیواسطے مواجب اور وظایف مقرر ہوئے اوپنتالیس ۴۹ برس کی عمر مین نو برس سلطنت کر
سنہ ۸۲۵ھ مین مرا بعد اسکے سلطان مرادخان ثانی ہوا سنہ ۸۰۶ھ مین پیدا ہوا اٹھارہ برس کی عمر
مین تخت پر بیٹھا اکتیس ۳۱ برس سلطنت کرکے تخت سلطان محمد کو سپرد کرکے آپ گوشہ

نشین ہوا سلطان محمد خان ثانی فاتح سنہ ۸۳۳ھ میں پیدا ہوا اور سنہ ۸۵۵ھ میں متولی سلطنت
ہوا اس کے عہد میں سلطنت عثمانیہ کو نہایت استقلال ہوا اسنے ایجاد قانون کیا اور بتاریخ
۲۰ جمادی الآخر سنہ ۸۵۷ھ پچاس ۵۰ دن کے محاصرہ میں قسطنطنیہ فتح کی اور آیا صوفیہ کی جو
ایک عجب بڑا گرجا نصارا کا تھا جامع مسجد مقرر کی اکتیس ۳۱ برس سلطنت کر کے سنہ ۸۸۶ھ میں
مرا بعد اس کے سلطان بایزید خان ثانی ہوا سنہ ۸۵۱ھ میں پیدا ہو کر تیس برس کی عمر میں تخت
پر بیٹھا اس کے بھائی سلطان جم نے دو مرتبہ فساد کیا اور ہر وقت شکست کھائی۔
اول مرتبہ مصر کی طرف بھاگا دوسری بار رہوڈس کے ملک میں چلا گیا سنہ ۸۸۷ھ میں آخر ایک
حجام کو بلا کر استرہ زہر آلودہ سے سلطان کی حجامت ہوئی بسبب اثر زہر کے مرا صاحب
اولاد کثیر تھا منجملہ انکے جہان شاہ احمد اور قورقود اور عبداللہ اور علم شاہ اور سلیم خان کو
بسبب ناراضی کے سانجق العالیہ پر اور وہ ہر طرف نکال دیا اور ملک کو اسطرح تقسیم کیا
کہ جہان شاہ کو ملک قرمان اور قورقود کو مملکت منتشا اور سلیم خان کو طرابزون دیا اور
سلطان احمد کو اماسیہ بخشا اور ولیعہدی کی تجویز تھی کہ سلطان پر مرض نقرس نے کہ بیماری موروثی
آل عثمان ہے غلبہ کیا اور بسبب غلبہ ضعف کے حرکات و سکنات سے معذور ہو گیا وزرا
بصلاح عسکریہ تجویز کی کہ سلیم کو رشید و عاقل ہے تخت پر بٹھایا جائے اور بایزید معزول
کیا جائے اس ارادہ سے سلطان سلیم کو طلب کیا اول مرتبہ سلطان سلیم شکست کھا کر چلا
گیا دوسری مرتبہ پھر خروج کیا وزرا نے بایزید کو سمجھا کر ادرنہ کی طرف روانہ کیا
اور سلیم تخت پر بیٹھا اثنائے راہ قریہ چوڑلو میں واردات سم کی واقعہ ہوئی سنہ ۹۱۳ھ
میں مرا باسٹھ ۶۲ برس کی عمر ہوئی اسکے بعد سلطان سلیم خان ہوا پیدائش اسکی
بمقام اماسیہ سنہ ۸۷۲ھ میں ہوئی اور سنہ ۹۱۴ھ میں تخت پر بیٹھا بڑا جابر اور قاہر تھا جب اس
کی تخت نشینی کی خبر سلطان احمد کو ہوئی جو آپ کو ولیعہد جانتا تھا سلیم پر خروج کیا بہ
وقت لڑائی کے احمد گرفتار ہوا اور بحکم سلطان سنہ ۹۱۹ھ میں پھانسی دیا گیا اسکے بعد سلطان

قور قوہ اور سلطان محمد بن شاہنشاہ اور عثمان بن علیم شاہ اور مصطفیٰ او . خان اور سلیمان
اولاد محمود کو قتل کیا اور شاہ کے بچون اولاد آل عثمان کو مروایا مقام برسا مین جب کثرت
وخون سے فارغ ہوا تب فتوحات ممالک کی طرف مصروف ہوا اول شاہ اسمعیل صفوی کہ
حیدر سے لڑا اور اوسکو شکست دی پھر ملک سلاطین غوریہ سے فتح کیا اور ملک
چراک لیا اور شام وحلب کو فتح کرکے تمام ممالک مفتوحہ کو ضمیمہ سلطنت کیا سنہ ۹۲۶
مین مرا چودہ برس سلطنت کی بعد اس کے سلطان سلیمان خان ہوا پیدائش اسکی
سنہ ۹۰۰ مین ہوئی اسکے وقت مین بغداد اور تمام عراق عرب فتح ہوا ترمیم قلعہ بیت المقدس
اور بعض امکنہ حرمین شریفین اسیکے وقت کی اب تک یادگار ہین چوہتر برس کی عمر مین اونچاس
برس سلطنت کرکے سنہ ۹۷۴ مین مرا اس کے بعد سلطان سلیم خان ثانی ہوا پیدائش اس کی
سنہ ۹۲۹ مین ہوئی یہ بہت رحیم رعایا پرور علم دوست تھا جزیرہ قبرص جسے انگریز سیپرس
لکھتے ہین فتح ہوا نو برس سلطنت کرکے چہالیس برس کی عمر مین مرا اوس کے بعد سلطان
مراد خان ثالث ہوا سنہ ۹۵۳ مین پیدا ہوا یہ پادشاہ بہت مہیب اور شجاع تھا بیس برس
سلطنت کرکے سنہ ۱۰۰۳ مین مرا۔ اسکے بعد سلطان محمد خان ثالث ہوا سنہ ۹۷۴ مین پیدا ہوا
پندرہ برس کی عمر مین تخت پر بیٹھا اس کے وقت مین اگرا سے فتح ہوا اور نصاریٰ چار لاکھ
چڑھ آئے قریب تھا کہ سلطان کو شکست ہو مگر اتفاقاً بسبب نفاق کے آپس مین لڑنے لگے
سلطان فتحیاب ہوا نو برس سلطنت کرکے سنہ ۱۰۱۲ مین مرا بعد اس کے سلطان احمد خان
سنہ ۹۹۲ مین پیدا ہوا یہ بہت بڑا مدبر اور مخیر تھا آثار اسکی وقت کے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین
ابتک موجود ہین جواہرات بیش بہا روضہ طیبہ مین اسکی وقت کے ہین اہل یورپ سے
خروج کرکے برو ساتک لے لیا پھر سلطان نے بعد جنگ و جدال کے نصاریٰ کو ممالک محروسہ
سے نکال دیا وزیر اعظم اسکا مراد پاشا بڑا عاقل اور مدبر تھا جس نے بعض بلاد یمین کو فتح کیا
غرض کہ سلطان نے سنہ ۱۰۲۶ مین انتقال کیا بعد اس کے اسکا بھائی مصطفیٰ خان سنہ ۱۰۰۰ مین

پیدا ہوا تھوڑے دن سلطنت کی بسبب فضل وکمال زہد وتقوی کے سلطنت ترک کرکے
عثمان خان ولد احمد خان کو اپنا جانشین کیا عثمان خان سنہ ۱۰۲۷ میں تخت پر بیٹھا فوج
نے سلطان پر خروج کرکے قتل کیا مجبوراً مصطفی کو دوبارہ تخت پر بیٹھا اور چندے سلطنت
کرکے مرگیا بعد اوس کے سلطان مراد خان بن احمد دوسرے بھتیجے کو سنہ ۱۰۳۲ میں تخت پر بیٹھا کر آپ
کنارہ کش ہوا سلطان مراد خان رابع پیدا ہوا سنہ ۱۰۲۱ میں اور تخت سلطنت پر بیٹھا سنہ ۱۰۳۲
میں اس کے عہد کے کل ارکین سلطنت ستمدین اور مدبر تھے عجم پر خروج کیا اور اکثر بلاد
فتح کرکے سنہ ۱۰۴۹ میں مرا اس کے بعد اوس کا بیٹا ابراہیم تخت پر بیٹھا یہ پیدا ہوا سنہ ۱۰۲۴
میں اونتالیس ۳۹ برس سلطنت کی اس کے وقت میں کل جزیرہ کریٹ فتح ہوا مگر ایک قلعہ بسبب
متانت کے باقی رہگیا دو برس اور دو مہینہ سلطنت کرکے سنہ ۱۰۵۲ میں مرا اوسکے بعد اوسکا
بیٹا محمد خان ہوا سنہ ۱۰۴۹ میں نو برس کی عمر میں تخت پر بیٹھا فوج نے اوس پر خروج کرکے
تخت سے اوتار دیا اوسکی جگہہ پر سلیمان خان کو بتاریخ ۲ محرم سنہ ۱۰۹۹ میں تخت پر بیٹھایا
یہ سلطان پیدا ہوا سنہ ۱۰۵۵ میں اور بعد جنگ کثیر کے بسبب مصالح ملکی نصاریٰ سے
صلح کی تین برس حکومت کرکے سنہ ۱۱۰۲ میں انتقال کیا اوس کے بعد اوسکا بھائی سلطان
احمد خان ثالث ہوا سنہ ۱۰۵۲ میں پیدا ہوا چار برس سلطنت کرکے سنہ ۱۱۰۶ میں مرا اس کے
بعد سلطان مصطفی خان ثالث بن محمد خان تخت پر بیٹھا سنہ ۱۱۲۵ میں مرا اس کے بعد سلطان
احمد خان ثالث ہوا بائیس برس سلطنت کی سنہ ۱۱۴۷ میں مرا اس کے بعد محمود خان ابن مصطفی
ہوا بتیس برس سلطنت کی سنہ ۱۱۶۷ میں مرا اس کے بعد عثمان خان ثالث اوسکا بھائی ہوا
چار برس سلطنت کرکے سنہ ۱۱۷۱ میں مرا بعد اوس کے مصطفی خان رابع ابن احمد خان تھوڑا
دن سلطنت کرکے مرگیا اوس کے بعد عبد الحمید خان ابن احمد خان سنہ ۱۱۸۷ میں تخت پر بیٹھا
سنہ ۱۲۰۳ میں مرا اس کے بعد سلیم خان ثالث ابن مصطفی خان رابع ہوا سنہ ۱۲۲۳ میں مرا اس
کے بعد مصطفی خان خامس ابن عبد الحمید خان ہوا ایک برس سلطنت کی اس کے بعد سلطان

محمود خان ابن عبد الحمید خان ۱۲۲۳ھ مین تخت پر بیٹھا بتیس ۳۲ برس سلطنت کی یہہ پادشاہ
بڑا سخی اور رحم دل تہا ۱۲۵۵ھ مین مر اس کے بعد سلطان عبد المجید خان اسکا بیٹا ۱۲۵۵ھ
مین تخت سلطنت پر بیٹھا سپاسٹپول کا قلعہ، وس عمر پاشا کے ہاتھ سے اسکے وقت مین
فتح ہوا حرم شریف مدینہ منورہ بتکلف تمام مجدداً اس کے عہد مین طیار ہوئی سلاطین اور یہ
سے از سر نو عہد نامہ ہوا شریف کعبہ عبد المطلب بسبب بغاوت کے گرفتار ہوکر استنبول
آئے بائیس ۲۲ برس حکومت کرکے ۱۲۷۷ھ مین انتقال کیا اس کے بعد بہائی اوس کا سلطان
عبد العزیز خان تخت پر بیٹھا پیدایش اسکی ۱۲۴۵ھ کی ہے یہہ سلطان بڑا دلیر مدبر اور منتظم
تہا لیکن ساتھ ہی اسکے مغلوب الغضب بہی تہا اس نے بخلاف سلاطین گذشتہ یورپ
کا سفر کیا کل بلاد مین انیر و صغا کو فتح کیا ساتھ عسکر کے فی عسکر ایک لاکھ کا گہر کہانے ر ا
زوالے اخیر وقت مین صوبہ ہرزے گودینا اور بوسینا مین فساد ہوا اور شاہان عربستان
اور جبل اسود کہ ماتحت روم تھے بسبب بھکانے روس کے سلطان سے باغی ہو گئے
اور دن بدن فساد کی ترقی ہونے لگی آخرش وزرا نے بصلاح عسکر اور شیخ الاسلام سلطان
عبد العزیز خان کو بتاریخ ۳۰ مئی ۱۸۷۶ع کو معزول کرکے مقید کردیا ۳ جون ۱۸۷۶ع
کو سلطان معزول نے اشتہار اپنی علیحدگی کا دیا تیسرے دن بقول بعض سلطان نے
خودکشی کی - ۳ - جون ۱۸۷۶ع کو اوس کی جگہہ پر سلطان مراد بن عبد المجید خانکو تخت پر
بیٹھایا چہر بعد ساتھ مہینے حکمرانی کی بسبب خبط دماغی کے وزرا نے تخت پر سے اوتار کے
عبد الحمید خان ثانی بن عبد المجید خان کو تخت پر بیٹھایا اسکے عہد مین بعد جنگ وجدل کثیر
کے روس سے صلح ہوئی اور سلاطین نصارٰی ماتحت مثل صرب و جبل اسود اور بغدان
اور افلاق کو ازادی ملی اور ہنوز تخت سلطنت روم پر حکمران ہی خلد اللہ ملکہ الی یوم التنا
د بمجد و اٰلہ الامجاد

منزل اوّل واسطے اگاہی حجاج

اس منزل مین دو مقام ہین تج البیت مین الیہ پہلا مقام اول مکہ شریف قبل سفر حج کے پہلے اون امور کا مذکور کرتے ہین جو حاجیون کے مفید مطلب ہین سب سی بڑا جھگڑا بکھیڑا لو جہاز ہے اور روانگی جہاز حجاج کا تو کوئی خاص وقت مقرر ہے نہ تول یعنی کرایہ کی تعداد مین ہی حاجیون کی قلت اور کثرت اور مال کے بہم پہنچنے پر منحصر ہے گو منادی اور اشتہار ہوا کرے۔ دلالونکی شکایت اکثر اخبارات مین لیکن بہت مبالغہ کے ساتھہ اور ہم اونکو اس تہمت سی بالکل بری بھی نہین کر سکتے کیونکہ طمع اور لالچ برا ہوتا ہی خصوصًا جب کرا اوسکا از وقت مال حجاج پر ٹھہرا تو وہ اپنے جز و نفع مین جسقدر سعی کرین کم ہی لیکن اکثر حضرات جنکو یہان سیٹھہ کہتے ہین اور وہی جہاز کے ٹھیکہ دار ہین حقیقت یہہ ہی کہ وہی شریک اعلی اس شکایت کے ہین اور یہہ دلال سب اونھین حضرات کی ذریات ہین کہ دلال مسافرونکو لاکر اونکی دام تزویر مین پھنساتے ہین اگر مالکان جہاز بذات خود بخوف خدا بلا تعرض دلال حاجیونکی تول کر لیا کرین تو جھگڑا ہی کا ہیکو ہو مگر جب سیٹھون کو منظور ہو وہ اپنا اس ہی مین بھلا سمجھتے ہین۔ ہان رفع بدنامی کیواسطے یہہ تدبیر خوب سوچی ہے کہ دس پانچ مسکینون کو جہاز پر للہ سوار کرا دیتے ہین۔ خیر انہم غنیمت است قبلیہ بیٹھنے سے پہلے جو اسباب ضروری ہو بقدر حاجت اپنی ہمراہ رکھے بلکہ کچھ زاید گو کہ مکہ شریف اور جدہ مین بھی یہہ اشیا بخوبی مل سکتی ہین لیکن

ترجیس

گران ہی او سکی ہر شی مناسب ہے اوسکو لیلو — جو اسباب ضروری ہی وہ تم سب سوچکر لیلو

ظروف مچپت و پیڑا اور ڈول رسی چاہیئے علاوہ — مصالح سبز آٹا دال چاول گھی شکر لیلو

ہو شمع چھتری اور او ستر امقراض چاقو بھی — سوئی تاگا یہہ سب ہین کام کے ابھی یکجا لیلو

برای دفع حاجات ضروری چاہیئے پانی — میسر گر نہ پیپا ہو تو سیری چشم تر لیلو

رہیں ہوتی ہی جہاز ہر چیز کی تکلیف بہت — اگر منظور ہے آرام اسباب سفر لیلو

حال جہاز بادی و دودی سے جدہ تک جانے کا اور جہازون کے درجون کا بیان

جونکہ بمبئی سی جدہ تک لسبواری جہاز جانا ہوتا ہی تو حقیقت جہاز کو تحریر کرنا واسطی شائقین
سفر بحری کے خالی کیفیت سی نہین کل جہاز دو قسم کے ہین ایک بادی کہ بادبان اور ہوا کی
ذریعہ سی چلتا ہی دوسرا دودی جیسے آگبوٹ اور مرکب دخانی اور اسٹیمر اور بابورہ بحری
کہتی ہین وہ دہوئین کے زور سے چلتا ہی طول جہازون کا کم از بیش سو سوا سو گز کا ہوتا ہی
بادی جہاز کی رفتار اور میعاد پہونچنے کی مقرر نہین ہوا پر موقوف ہی اور آگبوٹ ہمیشہ اپنے وقت
پر پہونچتا ہی بشرطیکہ اوس کے انجن اور کلون مین فرق نہ آگیا ہو دفعہ ۲ ہر جہاز مین تین
درجہ ہوتے ہین سب سے نیچے کے درجہ مین کہ تیسرا درجہ ہی اسباب تجارت رہتا ہی اور اوس
سے اوپر کے درجہ مین کہ دوسرا ہی عوام لوتاک اور اہل جہاز ڈیک کہتے ہین اس کا کرایہ
سب سے ارزان ہوتا مگر یہ درجہ ہر طرف سے بند ہوتا ہی آمد و رفت کے واسطے اوس کی چہت
مین دروازہ ہوتا ہی اور ہوا اور روشنی کیواسطے سمندر کیطرف چہوٹے چہوٹے
گول روشندان ہوتے ہین اس لوتاک کی چہت پر وسط مین دو نو طرف دیوار
جہاز سے لگی ہوئی کوٹھریان اہلکاران جہاز اور باورچیخانہ اور پیخانہ کی ہوتی ہین اور
سامنے دو طرفہ آمد و رفت کی جگہہ خالی رہتی ہی پیچہے جہاز کے کہ پہلا درجہ ہی مختصر سا ہوا ہوتا ہی
اسکو دبوسا اور فسٹ کلاس کہتی ہین اس درجہ مین اندر دو جانب چہوٹی چہوٹی کوٹھریان
نفیس بنی ہوئی ہین بیچ مین ایک مختصر صحن ہوتا ہی اوسکو پیش ڈبوسا کہتی ہین اور اوسی مین
پائخانہ اور غسل خانہ ہوتا ہی اسکی چہت کو چہتری کہتے ہین اسپر شامیانہ ہوتا ہی اور اس کے
روشندان کو سرو سہ کہتی ہین چہتری کے گرد اسی جنگلہ حفاظت کیواسطے ہوتا ہی چہتری سے
بہتر جہاز مین کوئی فضا کی جگہہ نہین اسیطرح اکثر جہاز کے سامنے کیطرف ایک درجہ دوم
ہوتا ہی اوسکو سکن کلاس کہتی ہین سب سے گران کرایہ فسٹ کا ہی پھر سکن کا پہر چہتری کا پہر
لوتاک کا پر جہاز کے وسط مین دو تین مستول ہوتے ہین شتر اشی گز کی لمبی ہر مستول پر
تین چار بلیان بندہی ہوتی ہین اون سے بادبان بندہتے ہین ہر جہاز مین چار چہہ کشتیان

ہوتی ہین قطب نما کی مدد سے جہاز کو چلاتے ہین۔

نقشہ جہاز بادی
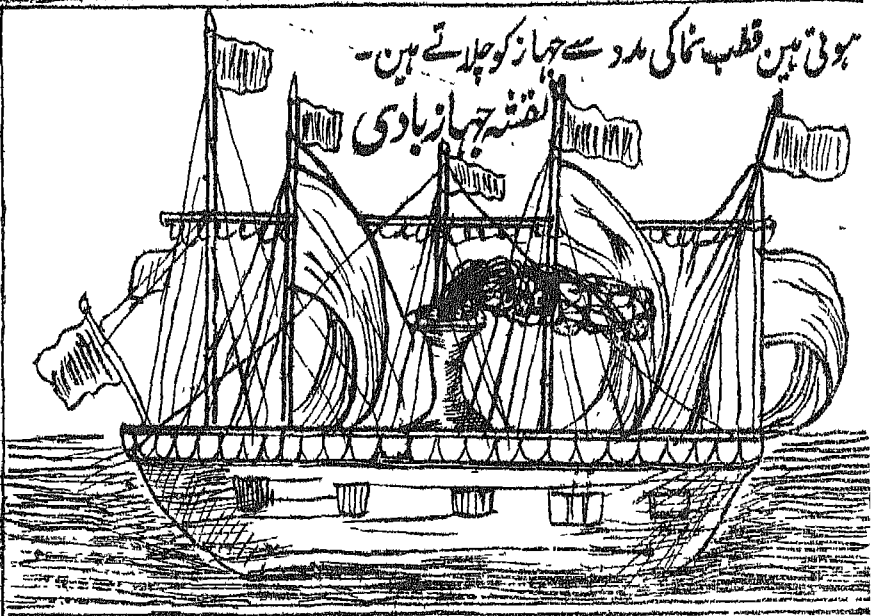
دفعہ ۲ — جب یہہ امر محقق ہو چکا کہ بادی جہاز ہوا کا محتاج ہی در صورت ہوا موافق ہونیکے
بمبئی سے ۲۵ یا ۳۰ دنمین جدہ پہونچ جاتا ہی اور آگبوٹ ۱۳ یا ۱۴ روز مین پہونچتا ہی دفعہ ۳
فاصلہ جدہ کا بمبئی سے دو ہزار چار سو میل انگریزی ہی جسکی بارہ ۱۲ سو کوس ہوئے دفعہ ۴
چال آگبوٹ کی بحساب اوسط ایکدن مین ایکسو اسی میل ہی جسکے نوے ۹۰ کوس ہوئے
اور در صورت ہوا موافق ہونیکے اسپر بہی بادبان واسطے سرعت رفتار کے چڑہا دیتے
ہین فائدہ دنمین آگبوٹونکو سریع السیر کرتے جاتے ہین چنانچہ امسال بمبئی سے جدہ
مین آگبوٹ نو دنمین پہونچے دفعہ ۵ جہاز پر سوار ہوتے وقت راکب کوان چند امور کا
خیال رکہنا ضرور ہے اول بر وقت تحقق روانگی جہاز کے کرایہ مقرر کرنا ورنہ پیچہے زبون
انتظار کرتا ہوگا دوم جہانتک ہوسکے مالک جہاز سے بلا وساطت غیر تصفیہ نول کرلے
سوم سامان ضروری اول سے اپنی ہمراہ رکہلے خصوص اشیاے ترش اور ادویہ
ہاضم وقت متلی و ہیجان صفرا اور سوء ہضمی کے کام آدین چہارم چہتری والون کو چاہیے
کہ اسباب بہت متفرق نہ کہین بلکہ مختصر ضروری ہو کہ جسکا رکہنا و اوٹہانا ہر بار دشوار نگذرے

اس لیئے کہ چہتری ہر روز دہوپی جاتی ہو پہنچکر صندوق اور اسباب کے بور و نمبر اپنا نام
لکہدیکہ مال اوتارتے وقت دست یاب ہوئیں دقت نہ واقع ہو الغرض بروز یکشنبہ
بتاریخ ۹ ذیقعد بوقت عصر

المولفہ

پہیلا ذوق مدینہ مجکو — ہو گیا شوق سفینہ مجکو
یا الٰہی بطفیل مکہ پا — جلد دکہلا دے مدینہ مجکو

کلکتیا جہاز پر سوار ہو کر روانہ جانب عدن ہوا تہوڑی دور تخمیناً چار یا پانچ میل تک
کا مقام تہا ایک ارکاٹی ہمراہ گیا پہر وہ ایک کشتی پر ہو کر واپس چلا گیا ہمیشہ ایسا
کے ساتہہ یہی معمول ہے پہر بجز پانی کے اور کچہ نظر نہیں آتا آثار انتقال جہاز چلا جاتا ہے
جگہہ پرند جانور بطور چانی کے نظر آتے تہے اونکی بود و باش سمندر رہی میں ہے اور
کہیں کہیں اوڑتی مچہلیان ابابیلوں کی طرح دس پندرہ قدم پر اوڑکر گر پڑتی ہیں
پانی سمندر کا کہیں سپید کہیں نیلگون کہیں سیاہ کہیں سبز نظر آیا شاید یہ بدل اور تغیر رنگ
کا بسبب عمق کے ہو سکاٹرا کی طرف تک جہاز سیدہا مغرب کی طرف چلا جاتا ہے جب پہاڑ
سکاٹرا ایک دن اول سے نظر آتے ہیں اوس وقت جہاز مائل بجنوب تا بہ عدن ہوتا جاتا ہے
نقشہ دیکہو پہر ایک قسم کی مچہلی مثل ورپیالہ کی طرح سپید و گلابی نظر آئین الغرض بروز
سہ شنبہ ۵ دوپہر پر دو بجے عدن پہونچے

عدن

متعلق ملک عرب علاقہ ... سے ہے محض فضل سے سرکار انگریز بہادر نے لے لیا ہے
یہی پایہ تخت شداد تہا اوس کے وقت کے حوض اب تک موجود ہیں کنارہ پر سرکاری جہاز
ہے ایک ریزیڈنٹ رہتا ہے لب ساحل سے شہر چار میل ہے شہر کے گرد بہت بلند
پہاڑ بطور قلعہ کے ہے پہاڑ کے اندر زمین ہموار پر شہر آباد ہے چوپڑ کا بازار ہے

پانچ چھ ہزار آدمی کی دمی ہوگی یہان کوئی چیز پیدا نہین ہوتی اطراف واکناف سی غلہ و ترکاری
آتی ہے میٹھا پانی بجز آب باران یا انجن کے دوسرا نہین لحج سے جو اونٹون پر پانی آتا
ہے وہ بھی بدمزہ اور شوریت آمیز ہوتا ہی شہر مین پہاڑ کے کنارے سید ابوبکر حیدروس
کی زیارت ہی پہاڑ نیلگون مرمر کا ہی اوس کے اندر سے ایک قسم کی مٹی نکلتی ہی جو خود بخود
بطور چونہ کے ہے اور چونہ مین بجائے مصالح کام آتی ہی تین طرف عدن کے سمندر ہے
لحج کی طرف خشکی ریت ہی ایک جہاز جنگی سرکاری واسطے حفاظت بندر کے ہمیشہ کھڑا
رہتا ہے جب جہاز کا لنگر ہوتا ہے اوس وقت حبشیون کے لڑکے جنکو قوم سنبہالی
کہتے ہین بڑی کیفیت کرتے ہین جو پیسا اونکی دریا مین ڈال دو اونکا تہ سی نکال
لیتے ہین چہاونی سے قلعہ تک کئی پہاڑیون پر جو بطور برج کے بنی ہین اونپر چار چار چھ چھ
توپین چڑہی ہین یہی حال پہاڑ کی چوٹیون کا ہی کشتی کا کرایہ کنارہ تک فی نفر چار آنہ
ہین اور گھوڑا گاڑی کا کرایہ کنارہ سے شہر تک فی کس آٹھ آنہ بمبئی سے عدن ایک
ہزار چھ سو میل ہی عدن کے روبرو جو دریا مین پہاڑ ہے اوس کو جبل حسن لکھتے ہین اگلا
اطراف مین جو قوم آباد تھی وہی قوم عاد تھی جب عدن سے جہاز روانہ ہوا تو جو پہاڑ
دائین جانب نظر آتے ہیگے بتفصیل ذیل وہ علاقہ عرب متعلق یمن سے تھے اور بائین
جانب کے متعلق حبش بربرہ ملک سوڈان

اول عرب و یمن کے پہاڑون کی تفصیل راس عمران راس جاوٗ

جبل خرس باب السکندر یعنی باب المندب جزیرہ تماہی ذوتحل تخا ۱۴۲ میل ہے
قدیم بندرگاہ ہی یہان مزار سید حسن شاذلی کا ہے پہر جبل ثار جبل عباس کبیر جبل عالمین
جبل ذگر جبل ابوجہل جبل زبیر جزیرہ تہا یہان کچھ سبزی بھی معلوم ہوتی ہے
جبل طیر قبرستان ملک حدیدہ ۱۰۰ میل ہے تخا سے اب دار الامارت ملک یمن ہے
یہین بادشاہ اور فوج سلطانی رہتی ہی لیاٹ ملک گم فدا ۵۰ میل ہے۔

بجیٹہ ایک سو پانچ میل ہے جدہ دو سو اسی میل ہے۔ علاقہ حبش واقع لب بحر عرب جسکو
بحر احمر بھی کہتے ہین۔ بحیرہ ملک زنگبار یعنی ہیلی بیلول راس رکنہ وادی الحمزا ہین
ڈومر سہر گنگو زونغ راس بجوز آئن ناسبق املث سونع جہان سرکار انگریزی
سے نزاع ہوا۔ کیپ سوا کن علاقہ رابغ یعنی جبل اللمع مقابل جدہ جہان سے نمک آتا ہے
جب جدہ ایک دن جہاز کا راستہ رہجاتا ہے یعنی پچاس کوس سے بڑھکے تو مقابل یلملم جو
میقات ہے اسی میں احرام بعد غسل اور حجامت کے باندھتے ہین۔ احرام کے دو کپڑے ۵-۵
ہاتھ ایک عرض کے ہوتے ہین ایک کا تہبند اور ایک کی چادر

شہر جدہ

ایک شہر مختصر قریب ۱۵ یا ۲۰ ہزار آدمیون کی آبادی کے ہوگا مکانات بلند بلند کوچہ
تنگ بازار اوپر سے لکڑی سے پٹا ہوا۔ وسط شہر میں بامنارے ملی ہوئی جامع مسجد
ہے فوج سلطانی اور توپخانہ رہتا ہے شہر کے متصل قلعہ ہے اوس میں فوج رہتی ہے
اوس کے متصل حضرت حوا کی قبر ہے۔ ناف پر ایک قبہ بنا ہے۔ طول اوسکا ۱۲۷
قدم ہے۔ مکہ شریف دو منزل قریب ۳۰ کوس کے ہوگا جدہ سے مین چار کوس تک
میدان ریتلا ہے جگہ جگہ ٹیلے زردی مائل ہین۔ اور شہر سے ایک میل کے قریب چاہ
بنے ہوئے ہین کہ بارش کا پانی وہان جمع ہوتا ہے اوسی کا سال بہر تک خرچ ہے
پہاڑونکا سلسلہ راستہ کے دو طرفہ چلا گیا ہے کہین صاف راستہ ہے کہین جنس کہین ریتا
نماز فجر کی قریب ایک گانو کے پڑہی جدہ مین مقام ہوا یہ گانون دو پہاڑ کے سلسلہ مین
واقع ہے اسمین پھونس کی جہونپڑیان ہین اور اوس مین ایک مسجد پختہ ہے جسکے دروازہ پر
ایک چھوٹا سا مینار ہے گانون سے تہوڑی دور ایک نہر پختہ ڈیڑہ ہاتھ چوڑی بہتی ہے
پانی ذرا شور ہے اس کے پانی سے لوگ باجرہ تربوز ترکاری ہر قسم کی بوتے ہین
اور ایک قسم کی گہانس کی بڑی پیداوار ہے جسکو بل دیکر موٹے موٹے رسے بناتے ہین

بناتے ہین وہ اونٹ اور گھوڑون کے بطور روانہ کے استعمال مین آتا ہے - اور ایک قسم کی بوٹی بوتے ہین میتھی کے بہاجی سے ذرا بڑی ہوتی ہے اوسکو اونٹ اور گدہے کھاتے ہین ریت مین سپید کنکری چمک دار آمیز ہے زمین پر جس اندر پیلی مٹی نکلتی ہے پہاڑ سیاہ پتھر کے بعض جگہ سرخی مائل قبہ دار پتھر رنگ برنگ کے سنگ یشب بہت جدہ مین سپید پتھر کے جہاز سمندر سے برآمد ہوتے ہین اور خرگوش سپید اور قسم قسم اور رنگ رنگ کے اور سپید چوہے بہت ہوتے ہین - جو آب باران حوضون مین جمع ہوتا ہے وہی استعمال مین آتا ہے جدہ سے مکہ شریف تک تین تین کوس پر سوارون کی چوکیان ہین اونہین کا وہی خانہ یعنی قہوہ خانہ ہین مگر پانی مول ملتا ہے مکہ شریف سے چھ کوس ادہر جدہ کی جانب راستہ کے دونون جانب دو دیوارین بنی ہین ڈیڑھ پورس اونچی جنپر تین تین گنبد یان اسطرح بنی ہین اس سے پیچھا آگے بڑہکر سلسلہ پہاڑ کا تھوڑا فاصلہ پر ہو گیا تھا اور وہان میدان وسیع کی صورت ہو گئی تھی پتھر متصل ہو گئے اور دائین طرف پہاڑون مین گھسنا پڑتا ہے کہ پھر قریب مکہ معظمہ ایک گھاٹی ملتی ہے جسکا فرش زینہ نما سنگین بنا ہے شہر کے کنارے شیخ محمود کا مزار ہے اکثر اسی جگہ مسافر معلم سے ملاقات و دریافت کر لیتے ہین کہ کس شہر کے ہو اور اپنے علاقہ والون کو ہمراہ لیجاتے ہین پھر بعد نماز یا وضو معلوف کے ہمراہ اول حرم شریف مین دروازہ باب السلام سے داخل ہو کر سات شوط یعنی پھیرے کعبہ شریف کے گرد کئے اسے طواف قدوم کہتے ہین پھر دو رکعت واجب طواف کی پڑھکر باب الصفا سے نکلکر صفا اور مروہ پر سات مرتبہ سعی کی یہ دونو چہوٹی چہوٹی پہاڑیان حرم سے ملحق سوق کبیر یعنی بڑے بازار مین واقع ہین صفا کے روبرو تین دروازہ محراب دار بنے ہین اور چہار زینہ اور مروہ کی ایک محراب کلان اور پانچ زینہ ہین اور درمیان کا فاصلہ چہ سو دو قدم ہوگا - دو طرفہ بازار ہے اور سعی مین صفا سے لوٹتے قدم پر سبز ستون کے قریب

جو دیوار مین نصب ہی اسقدر دوڑنا پڑتا ہے آتے اور جاتے وقت اور باقی
ہولے ہولے بروقت طواف کعبہ اور سعی کے مطوفین ادعیہ ماثورہ پڑھاتے جاتے
ہین باواز بلند بعد سعی کے حجامت بنوا کے احرام عمرہ کا اوتارا ساتوین ذیحجہ کو امام
نے موافق معمول کے خطبہ بعد ظہر کے پڑھا آٹھوین تاریخ قبل از زوال منا مین کہ مکہ شریف
سے تین کوس جانب شرق ہی معہ حجاج داخل ہوا وہان پانچ نمازین پڑھکر یعنی ظہر عصر
مغرب عشا صبح کی نوین کو از راہ مزدلفہ کہ منا سے کچھ کم تین کوس ہی روانہ عرفات
ہوے عرفات مزدلفہ سے تین کوس ہی مکہ شریف سے نو کوس ہی قریب میدان عرفات
کے دو میقات حد حرم ملے پھر ایک جھیل کے کنارے پر مسجد نمرہ ملی یہی مسجد ابراہیمی ہی
یہان سے جانب شرقی میدان عرفات ہی اور جانب غربی کو بطن عرنہ کہتے ہین یہان
ٹھہرنا درست نہین وہان سے ذرا فاصلہ پر جبل رحمت کی پہاڑی ہی اوس کے قریب
ٹھیرے بروقت ظہر کے مسجد مذکور مین ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑھی پھر پہاڑی پر
جا کے جہان قاضی اونٹنی پر چڑھا ہوا خطبہ پڑھ رہا تھا سنا لبیک کے وقت لاکھون
رومال پہاڑی پر سے اور لشکر حجاج سے بھی اوڑاتے ہین اوس وقت ایک کیفیت
ہوتی ہی کہ سبحان اللہ - پہاڑی سر پر بھی ایک چبوترہ بنا ہی جسکے وسط مین ایک بلند
منارہ چار پہلو کا ہے اور جانب کعبہ ایک مختصر محراب بنی ہی اوس کے نیچے نہر پختہ بنی
ہے اور پہاڑی کے گرد مسجد نمرہ تک جو میدان ہی وہ عرفات مین شامل ہے اسی پہاڑی
کے ایک جانب حضرت آدم اور حضرت حوا کی ملاقات ہوی تھی - ایک چبوترہ بنا دیا ہے
اور اسی سبب سے اس کا نام عرفات رکھا ہی کہ ایک نے دوسرے کو پہچانا قریب مغرب
کے بعد اختتام خطبہ وہان سے روانہ ہوے شامی اور مصری قافلہ کی توپین چھوٹنی شروع
ہوئین - آتش بازی چلتی ہوی مزدلفہ مین آئے یہان بجز ایک خانہ خدا کے اور کوئی
گھر نہین شب کو یہین رہے نماز مغرب اور عشا کی ملا کے پڑھی دسوین کو علی الصباح امام

خطبہ عید پڑہا میان سے ۴۹ کنکریں اوٹہاکر لائے پہر وہان سے سوار ہوکر منا مین
پہونچے اوسیدن قبل زوال کے بڑے شیطان کو کنکریان مارین پہر قربانی کرکے سر
منڈاکر احرام حج اوتارا پہر تاریخ گیارہوین کو اکیس۲۱ کنکری مارین بعد زوال اسیطرح
کہ اول چہوٹی کو سات پہر بیچلی کو سات پہر بڑی کو سات اسیطرح بارہوین[۱] تاریخ بعد
زوال کنکری مارکر کعبہ شریف مین طواف زیارت اور سعی درمیان صفا و مروہ کے
الحمد اللہ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء - دسوین تاریخ مذکور کو شریف صاحب غلاف
کعبہ جو سبز مخمل مین ہوتا ہی بڑے جلوس سے منا سے لاکر کعبہ شریف کو پہناتے ہین گیارہ
شب کو منا مین آتشبازی چہوٹتی ہی ترکون کی خوب باڑہین اور توپین چلتی ہین کہ قابل
دید ہے بعض کے نزدیک منا کی مسجد مین قبر آدم علیہ السلام ہی لیکن یہہ قول ضعیف ہے

مکہ شریف

دفعہ ا -
مکہ شریف ملک عرب مین بحر احمر سے تیس کوس جانب مشرق واقع ہے اس مین کعبہ ہے
اس کے نام علماء نے بکثرت لکہے ہین اس شہر کی سرحدبندی ہی جو بموجب حکم خدا کے
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان مواقع پر نشان کر دئے تہے پہر حضرت رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس کی تجدید کی پہر حضرت معاویہ نے اونکو پختہ بنوایا جو اب تک
موجود ہین -
مدینہ منورہ کی جانب تین میل عراق اور طایف کی جانب سات اور جدہ کی جانب دس جعرانہ کی
سمت نو میل کیطرف سات اوس کو حد حرم کہتے ہین یہان شکار وغیرہ حرام ہے اس شہر
کے گرد پہاڑ ہین فقط جنت المعلی کیطرف بیچ مین پہاڑون کے میدان ہین مائل بشمال
منا تک یہی سلسلہ ہے شریف صاحب کے باغ تک جو قریب دو میل کے ہوگا آبادی
چلی گئی ہے پہاڑ ایک سے دوسرا ملا ہوا ہے لیکن اونکی چوٹی جدا جدا ہین - بعض
پہاڑون کے قلعہ کوہ تک آبادی پہونچی ہے جانب شمال جبل ہندی یعنی جبل قعیقعان

[۱] ۱۲ تاریخ تک کسیکو درست نہین کہ مکہ مین جاکر پہر اس ہو طواف کرکے منا مین آسکتے ہین

پہ نصف سی زیادہ آباد ہے جبل کعبہ جبل عمر سب آباد ہین جبل قبیس مشرق مائل بجنوب
قریب قلعہ تک آباد ہے اوس پر ایک مسجد ہے جبل سبع البنات جبل قبیس جبل انبیا بر
خندوان جبل جنت المعلی دفعہ ۳ - کعبہ کے گرد تین نہر تین قلعہ ہین جسمین فوج اور توپخانہ
رہتا ہو ایک جبل ہندی پر دوسرا قلعہ عبد المطلب تیسرا جبل گرارہ پر دفعہ ۴ - اسمار سوق
یعنی بازار اسولفہ واقع محلہ شامیان ۲ مدعا متصل مکان شریف صاحب ۳ جودریہ
۴ سوق الیل ۵ ذکاک الحجر ۶ سوق المعلی ۷ سوق الکبیر اسے مسیح بھی کہتے ہین علاوہ
انکے اور بازار ہین سوق کلام کے لیے انہین پر کفایت کی دفعہ ۵ اسمار محلات -
جبرول حیرت الباب خندریسہ شبیکہ محلہ مصفلہ جیاد شامیا اسی ہندی بھی
کہتے ہین کوشاشیہ شعب علی سوق الیل عزہ شعب عامرہ سلیمانیہ سحابہ
گھیرا وغیرہ دفعہ ۵ مکانات متبرکہ جنکی زیارت کرتے ہین اول دار خدیجہ
الکبریٰ کی مقام ولادت فاطمہ الزہرہ پر لکڑی کا قبہ بنا ہے وہین ایک پاٹ چکی حضرت
فاطمہ رض کا رکھا ہے - دوم مولد نبی صلعم یہہ مقام دو درجہ کا قبیس پہاڑ کے نیچے
واقع ہے سوم دار ابوبکر رضی اللہ عنہ واقع کوچہ زرگران چہارم اسکے قریب
تکیہ متکلم جس پتھر نے حضرت سے باتین کی تھین پنجم حجر سنا جس پتھر پر حضرت کی کہنی
کا نشان ہے ششم مولد علی شعب بن ہاشم مین ہفتم دار خیزران ہارون الرشید
کی ماں نے اسے خریدا تھا اسے دار ارقم بھی کہتے ہین اس جگہہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
ایمان لائے تھے ہشتم جن جنت المعلی کی راہ مین ہے - نہم مسجد بیت [illegible]
دہم جنت المعلی مقبرہ سے ملحق گوشہ شمالی و مشرقی مین دو پہاڑ بطور زاویہ کے واقع
ہین اوس مین دو احاطہ قبرستان ہین بیچ مین سے راستہ مدینہ منورہ کا ہے - پہلے قبرستان
مین اول مزار ملا علی قاری ۲ سید احمد رفاعی ۳ ابو البرکات نسفی ۴ خواجہ عثمان
ہارونی ۵ عبد اللہ بن زبیر ۶ عبد الرحمن بن ابوبکر ۷ حضرت قاسم ابن رسول اللہ صلعم

۸ عیاش بن السید ۹ طاؤس ۱۰ عبداللہ بن عمر ۱۱ عبداللہ بن کریز ۱۲ آہل بن حنیف ۱۳ عثمان والد ابوبکر ۱۴ سفیان بن غنبہ ۱۵ - اسماء بنت ابوبکر و ۱۶ اسید ہ خدیجۃ الکبریٰ ۱۷ - آمنہ رسول صلعم اور سیدہ ۱۸ اسبوتہ ۱۹ امام احمد بن محمد السبطے ۲۰ امام عبداللہ ۲۱ - امام قشیری ۲۲ شیخ عراقی وغیرہ بعض کے قبے ہین اور بعض کے قبرون کے نشان ہین اُن مزارات کے عبدالوہاب نجدی نے اپنے عہد دولت مین توڑ دالے تھے وقعہ تفصیل کوہ جبل نور تین کوس جانب مشرق اس مقام پر شق صدر ہوا جبل نور گوشہ مشرق اور جنوب مین تین کوس سے زیادہ ہی اس کی چوٹی پر ایک غار ہے ایک بالشت چار انگل چوڑا بروز ہجرت آنحضرت صلعم مع صدیق اکبر یہین رونق افروز ہوے تھے - وقعہ تفصیل مساجد مسرکہ تاج بلدہ جسکی زیارت کرتے ہین مسجد عائشہ صدیقہ رض تین کوس جانب تنعیم مسجد الجن جو واقع منا یہان سورہ انا اعطینا نازل ہوی - مسجد الکبش واقع دامن کوہ مین ہے مقام قربانی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام - مسجد خیف مسجد البرایہ جیاد مسجد ذی طوی مسجد جعرانہ منارہ مرسلات منا مین قریب مسجد خیف جہان سورہ مرسلات نازل ہوی ہی مانشق القمر قریب پہاڑ ابی قبیس کے خانہ کعبہ شریف پہلے پہل دنیا مین اسکو حضرت آدم علیہ السلام نے بنایا پھر اوسی جگہہ جواب موجود ہی ابراہیم علیہ السلام نے اوسکو تعمیر کیا - پھر قصی ابن کلاب کیوقت مین اوس کے گرد مکان بنے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مین مکانات توڑکر ایک دیوار گرد کعبہ کے بنائی گئی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بڑہایا - پھر عبداللہ بن زبیر نے اوس کی تعمیر کرکے حطیم داخل حرم کیا - پھر عبدالملک کے حکم سے حطیم خارج کرکے حرم کی دیوارین اونچی کین چوبی چھت بنی پھر ولید نے کچھہ ترمیم کی پھر ابوجعفر منصور نے کچھہ زیادہ کیا - پھر معتضد عباسی نے شمال کیطرف باب الزیادہ تک اور پشت کعبہ کی طرف باب ابراہیم تک بڑہائی اوس کے بعد سلطان

سلیمان خان نے ۹۸۵ھ ہجری مین از سر نو کمال پختگی سے تعمیر شروع کی اوس کے
بعد سلطان مراد خان اوس کے بیٹے کے عہد مین تعمیر تمام ہوئی جو ابتک موجود ہے
یہہ عمارت پختہ وسط شہر مین واقع ہے وسعت اسکی باب السلام سے باب العمرہ
تک تخمیناً تین سو گز اور باب الصفا سے باب الزیادہ تک تخمیناً ایک سو پچاس گز اس کے
گرد چارون طرف حجرہ بلند قبہ نما اوسکے دو درجے بنے ہین اور اوس کے سامنے
ایک ڈال پتھر کے ستون بنے ہین یہہ حرم کے چوگرد بطور دالان ہے دالان در دالان اکثر چار
درجہ ہین بعض جگہہ تین – چھتیس محراب طول مین اور چوبیس عرض مین اسطرح پر تخمیناً دو ستونون
ستونون کے تین تین ستون سنگ مرمر کے ایک ڈال گول واقع ہین جملہ چار محراب بشکل سفینہ
واقع ہین فاصلہ ایک ستون سے دوسرے تک آٹھ ہات کا ہے اور یہہ ستون باہر کے
دالان کے نصف جو باہر ہین بطور برجیون کے خوشنما معلوم ہوتے ہین اور دیوار منتہائے
دالان پر بھی بمقابلہ در محراب بنی ہے اون محرابون مین خلوہ یعنی کوٹھری ہین – حرم کے
سب قبون مین ایک ایک ہانڈی ہے باہر کے در مین پانچ پانچ روزن روشن ہوتی ہین
جملہ چھ سو ہوتی ہین کل محراب کے اوپر کنگورہ ایک ہزار تین سو باون بنے ہین ایک
سو ستر ہین سنگ رخام کے باقی حجر کے ہین سب مسجد حرام ایک لاکھ بتیس ہزار گز ہے
طول دیوار شرقی سے دیوار غربی تک چار سو ساٹھ گز اور عرض دیوار شامی سے دیوار
یمانی تک تین سو چار گز جملہ چار سو گیارہ گز ہوئی – اور چوک حرم کا طول دو سو اسی ۲۸۰
قدم اور عرض ایک سو اناسی ۱۷۹ قدم ہے – گرد حرم کے سات مینار بلند واسطے اذان
اور روشنی کے اس ترتیب سے ہین کہ ایک ایک مینار چارون کونون پر ایک باب الزیادہ کے
پاس ایک مکان قاضی کے متصل اور ایک مدرسہ سلطانی کے قریب مشہور دروازے
اونیس ہین ابواب مشرقی باب السلام – باب النبی – باب عباس – باب علی
مغربی باب الوداع – باب ابراہیم – باب عمرہ شمالی – باب العتیق – باب الباسط

باب القبطی ۔ باب الزیادہ ۔ باب دریلہ ۔ جنوبی بالبصرۃ باب السلہ ۔ باب الصفا
باب الرحمۃ ۔ باب الشریف ۔ باب امہانی ۔ حرم سے صحن ایک بالشت نیچا ہے ۔
تھوڑی دور تک کہیں کہیں سنگ سیاہ بغیر ہموار کا فرش اور اندر دالان حرم کے کل
اسیکا فرش ہے اور اوس فرش سے مطاف مین آنے کے واسطے چارون طرف اسی
پتھر کی روشنین ڈیڑہ گز کی عریض بنی ہین باقی صحن مین ریت بچھا ہے ۔ خانہ کعبہ
وسط حرم مین واقع ہے طولاً اور عرضاً مربع مستطیل ہے اور سنگ سیاہ سے بنا ہے اوسپر
غلاف سیاہ جسپر کلمہ شریف کڑہا ہوا ہے چارون کونو نکو اوس کے رکن کہتے
ہین ۔ رکن کہ جسمین حجر اسود لگا ہے ۔ رکن عراقی تک ۲۵ گز کچھ زیادہ اور رکن یمانی
سے رکن شامی تک کہ دیوار غربی ہے ۲۴ گز اور ایک بالشت اور رکن حجر اسود
تک کہ دیوار جنوبی ہے اکیس ۲۱ گز ۔ اور رکن شامی سے تا رکن عراقی بائیس ۲۲ ۔
اور بیت اللہ کی دو چھتین ہین طول چھتونکا ایک طرف سے اکیس ۲۱ گز اور دوسری
طرف سے بیس گز اور عرض ایک جانب سے اٹھارہ ۱۸ گز اور دوسری طرف سے سترہ
گز دروازہ کعبہ شریف کا دیوار شرقی مین ہے طول دروازہ کا چھہ ۶ گز شرعی اور دس
انگشت عرض چار گز اور تختہ دروازہ کے ساج کی لکڑی کا اوس پر چاندی کے پتر
نقرئی میخون سے جڑے ہین بلندی آستانہ کعبہ کی زمین سے چار گز اور تین انگل اور
بلندی حجر اسود کی زمین سے اڑہائی گز اور چار انگل ہے اور ایک بالشت چار انگل طول
وعرض ہے چاندی کا پتر حلقہ نما چارون طرف جڑا ہے اور درمیان رکن عراقی اور
شامی دیوار مین شمالی کعبہ کے اوپر پرنالہ دان ہے جسکو میزاب رحمت کہتے ہین اوسکے
نیچے قبر اسمٰعیل ہے ۔ حطیم جانب شمال کعبہ کے ایک نصف دائرہ ہی پہل دار جسکی سمت
کونون سے سترہ پہل ہین کعبہ کو بین ہاتھ چھوڑ کر رکن عراقی سے رکن شامی تک اٹھائی
ہاتھ اونچی سنگ مرمر کی دو طرفہ گردانہ دار دیوار ہے اور دونون پہلو کے بیچمین تختہ

مرمر ہین جنپر درخت اور بیل کندہ ہین تمام زمین کا فرش سنگ رخام سپید اور سرخ وسیاہ
کا ہے کعبہ کی زیر میزاب سے منتہا سے دیوار حطیم تک دس گز ہے اور آٹھ انگل حطیم کا دایرہ
اندر سے ۲۸ گز اور باہر کی طرف سے سوا چالیس گز ہے حصرہ یہہ جگہ بشکل حوض ہے
نزدیک آستانہ کے اور دیوار شرقی کعبہ سے ملحق ہے طول اوس کا ۷ - بالشت اور ۷ انگل
اور عرض اوسکا - ۵ - بالشت اور - ۳ - انگل اور عمق ہاتھ سے کچھہ کم مطاف وہ جگہ ہے
گرد کعبہ کے جہان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین مسجد حرم تھی اب طواف کرتے
ہین ۹۸۱ ہجری مین سلطان سلیمان خان نے سنگ صنوان سے بنوایا - حرم کی زمین سے ایک
بالشت نیچا ہے دایرہ اس کا یکسان نہین ہے شمالی حطیم کعبہ سے ۲۵ گز اور ایک بالشت
اور دو انگل اور مغرب کی طرف دیوار کعبہ سے ۲۴ گز دو انگشت کم اور جنوب کی طرف
۱۲ گز آٹھ انگل اور باب السلام قدیم تک چوالیس گز ہے اور ستون مطاف ۳۳ ہین ۱۳ صفت
جوش کے اور دو سنگ مرمر کے - اور فرق درمیان دونون ستونون کے دس دس قدم
کا ہے - ساٹھہ قندیلین ہین جو ہر روز روشن ہوتی ہین جملہ قندیلین دو سو چوبیس ۲۲۴
ہین بیت اللہ شریف ذرا پھری ہوئی ہے اسطرح کہ رکن حجر اسود مقابل مشرقین ہے
اور ستارہ قطب کا برابر رکن یمانی کے ہے مقام ابراہیم کعبہ کے دروازہ کے سامنے
تقریبًا پندرہ گز دو درجہ کا مکان مستطیل ہے درجہ اندر ونی ہین کہ گرد اوس کے جالی پیتل
کی ہے اور دروازہ مین قفل چاندی کا اوس مین وہ پتھر رکھا ہے جسپر نقش قدم حضرت
ابراہیم علیہ السلام ہے اوس پر غلاف سبز زر دوزی پڑا ہے اس مکان کا سائبان اور
قبہ چوبی بنا ہے فائدہ حد مطاف سے خارج ائمہ اربعہ کے مصلے ہین مصلہ حنفی میزاب رحمت
کے مقابل دو منزلہ ہے تین تین در محراب دار ہین ہشت پہلو ستون سنگین پر بیچ کا در بڑا
ہے چھت مین چھتری آہنی کبوترون کے واسطے بنی ہے امام کی آواز سنکر تکبیر کہتے ہین چار
چھت بہیئت اجتماعی کہ مصلے حرم ہین لین دوم مصلے شافعی یہہ بھی دو منزلہ ہے مقابل

دروازہ کعبہ کے سوم حنبلی فقط چار ستون ہین بطور بنگلہ کے گرد چوبی سائبان ہے
قریب مصلے شافعی حجر اسود کے خوجون کی یہین نشست رہتی ہی چہارم مصلی مالکی
مقابل پشت کعبہ کے اسکی وضع بھی بطور مصلے حنبلی کے ہے ان مصلو نمین آگے امام کے
روبرو دیوار ڈیڑہ ہاتھ اونچی بطور نصف دایرہ کے بنی ہے شب کو نماز کے وقت اسپر
شمعدان رکھے جاتے ہین فائدہ مصلی حنفی اور شافعی پر پنجگانہ جماعت ہوتی ہی اور مالکی
پر مغرب کے وقت جماعت نہین ہوتی چار وقت ہوتی ہے اور حنبلی پر فقط صبح کو ایک وقت
ہوتی ہی ہر مصلی کے امام متعدد ہین شافعی کی فقط صبح کو اول ہوتی ہے مگر حنفی سب نماز
مین مقدم ہین منبر مقابل رکن عراقی کے واقع ہے سنگ مرمر کا بنا ہے تیرہ ۱۳ زینہ ہین
اوپر چار ستون کے صراحی دار گنبد طلائی ہے سلطان سلیمان خان کے عہد مین بنا خطبہ جمعہ
اور عیدا سی پر ہوتا ہے چاہ زمزم عمق اس کوئین کا ۱۸ گز اور عرض اس کے منہ کا
چہار در چہار ہے کعبہ شریف کی دیوار شرقی سینتیس ۳۷ گز اور مقام ابراہیم سے اکیس ۲۱ اس کے
قریب قبۃ الفراشین ہے اس مین شمعدان چھوٹے قران مجید مسجد الحرام کی ضروریات کی
چیزین سب رکھی رہتی ہین اور عقب اوس گنبد کے ایک اور دوسرا گنبد ہے اسمین
کتب خانہ ہے اور عقب مصلے شافعی کے ایک دروازہ ہے کہ اوس کو باب السلام
کہتے ہین اور ایک زینہ سیاہ چوبی مثلا جو اعظم جاہ والی مدراس نے بھیجا تھا گیارہ پایہ وہ
بھی زمزم کے مکان اور باب السلام کے درمیان مین رکھا ہی دفعہ ۲ لباس مردان
مکہ بطور جبہ کے ہوتا ہے مگر چاک آستین کے کشادہ ہوتے ہین ۔ بدن جبہ بغیر آستین ۔
ٹوپی کرتہ ہوتا ہے چاک گاہشتہ چار انگل کشادہ ۔ صدریہ صدری ۔ اکثر بھی بطور سایہ
کے ہوتی ہی لیکن اسکے چاک آستینون مین گھنڈیان ہوتی ہین ۔ خدام کمر بند شال وغیرہ
شریف صاحب کے اقربا اور معززین کمر پر جنبیہ طلائی اور نقرئی میان کا باندہتے ہین ۔ عبا کئی
اقسام کی ہوتی ہی ۔ ٹوپی گول اوسپر سلائی دار ریشم کا کام ہوتا ہے جسپر عمامہ باندہتے

ہین عمامہ اکثر مدور ہوتا ہے - سروال پائجامہ اوپر ڈہیلا نیچے ذرا تنگ اوس مین قیطہ
کنگورہ دار اکثر ٹانکتے ہین طول پوشاک کا نہایت دراز ہوتا ہے ٹخنون سے بھی نیچا
ہوتا ہے لباس زنان مدورہ ڈوپٹہ ہوتا ہے طول اور عرض مربع اکثر بطور لنگی کے
ہوتا ہے کونون پر اوس کے آویزے ہوتے ہین - ثوب کرتہ دراز آستین - تحت سروال
سربند ہنی - صدریہ - سروال پائجامہ تنگ بغیر چوڑی جسمین تکمہ گیند لگاتے ہین یعنی
گوٹہ کا کام نصف ساق تک سیون کے ایک ایک انگل دونون جانب کرتے ہین اور
پائچون پر کنگورہ دار لیس ٹانکتے ہین - برقعہ ایک کپڑا ہوتا ہے بالشت سے زیادہ چوڑا
لانبا تا بہ زانو جو ناک کے اوپر باندھتے ہین - ملایہ سب سے اوپر اوڑہنے کی چادر کو کہتے
ہین - مشقہ دوپٹہ - زیور زنان - بعض کی ناک مین فقط سونے کی لونگ ہوتی ہے
اور کان مین بالی اور پانوں مین ایک موٹا کڑا اور زنان مصر برقعہ پر ایک نلی سونے کی یا پیتل کی
ناک کے اوپر لگاتی ہین اور بہ دوانی اشرفیان سونے کی برقعہ پر ٹانکتی ہین لباس اور زیور
مکہ شریف اور مدینہ منورہ کا ایک ہی ہے بلکہ کل عرب کا ملتا جلتا ہے اسواسطے ایک
ہی جگہ اکتفا کیا اوزان - کیلہ ڈہائی سیر پختہ کا اردب قریب من کے ہوتا ہے
کیلہ کے نصف کو نصفہ اور ربع کو ربعہ اور آٹھوین حصہ کو ثمن کہتے ہین مدینہ منورہ کے
اوزان بہ نسبت مکہ شریف کے کم ہین رطل مکہ شریف کا بیالیس ۴۲ بہر کا ہے حقہ ڈہائی
رطل کا ہوتا ہے - رطل کا بھی نصفہ اور ربعہ اور ثمن ہے وقیہ کے بارہ اوقیہ کا ایک
رطل ہوتا ہے - دفعہ ۳ - بجز گنجشک خانگی اور کبوتر کے کسی قسم کے پرند جانور نظر نہین
آئے گدِ سنا مین دیکھے اور کوے سیاہ اور چیل حد حرم سے باہر نظر آئے - یہان کے کتون
کے منہ چہوٹے چہوٹے گیدڑ کیطرح کے ہوتے ہین - اور بلیان سیاہ سپید کبری ہوتی ہین
بکری بربری چہوٹی لیکن سینگ بعض کے ہرن کیطرح لانبے اور بلدار مگر چپٹے ڈبے
چکنے دار اونٹ کثرت سے گائے بیل گہوڑے گدہے خچر ہوتے ہین - ہاتھی نہیں بالکل

نہین - بیر اور کہجور کے سوا اور درخت نظر نہین آئے ترکاری ہر قسم کی شہر کے کنارے ہوتی ہی - میوہ سب قسم کی طائف سے آتے ہین انار انگور وغیرہ مگر آب نہین - دفعہ ۴ (ظروف گلی) کتالی پیندی سے سر تک گول ہوتی ہے - منہ کے قریب کنڈی لگی ہوئی اوسپر مٹی کا سرپوش گہڑے مٹکے - کتالی سے چہوٹے ہوتے ہین گول ناند کے طور پر - ابریق لوٹے کے قایم مقام صراحی ٹونٹی دار ہوتی ہے - دورق و صراحی جسکی پیندی مخروطی شکل کی ہوتی ہے جو بجز سہارے پانی کے کہڑی نہین رہ سکتی وہ مخصوص زمزم کے پلانے کو ہوتی ہے - سر نشیبہ بطور آبخورہ کے ہوتا ہے - حقہ ناریل کلی لمبی ہوتی ہی جسپر پیتل منڈہا ہوا سہارہ پایہ پر رکھکر سٹک لگا کر پیتے ہین اور اوس کی چلم چہوٹی سی جسپر ٹین کا بڑا سرپوش ہوتا ہے اور سوکہا تماکو پیتے ہین اور قہوہ خانون مین سیکڑون آدمی - مچانون پر بیٹھکر پیتے ہین دوسرے ایک قسم کا پیپ ہوتا ہے یعنی فقط چلم جسمین ایک بڑی نے لگی ہوئی تیسرے کاغذ کے چرٹ پیتے ہین - اُس مین استنبولی تماکو ہوتا ہے - زبان وہان کی عربی بعض ترکی بہی جانتے ہین آدمی درشت خو تند مزاج اکثر اہل ہند کو بنظر حقارت دیکہتے ہین الا ماشاء اللہ - پہاڑ و نیر سنا اور اسطوخودوس بکثرت ہے پیدا اونیز بعض جگہہ ببول مغیلان شاخدار اور کیچڑ کی کثرت ہی - اور بطور گل فرنگ ایک قسم کا درخت اُسی انداز کا ہوتا ہے لیکن ذرا پتے لانبے اوسکو حرمل کہتے ہین پہول اوس کے سپید زرد بادنما چہوٹے چہوٹے بکثرت ہین بعض ادویات اور جلانے کے کام آتا ہے - دفعہ ۵ مواضع قبول دعا کعبہ کے اندر اور ملتزم اور حجر اور طواف کے وقت اور صفا مروہ کی سعی مین اور چاہ زمزم شریف کے پاس اور مقام ابراہیم کے قریب اور پہلی پہل کعبہ کی زیارت کے وقت اور رکن یمانی کے پاس اور حطیم مین اور میزاب رحمت کے تلے اور عرفات مین اور چودہوین ذیحجہ کو نصف

حرم مین اور عرفات مین اور مزدلفہ مین

دفعہ ۶ عام داخلی حرم شریف اور رمضان مبارک مین ہوتی ہے اور خاص کا وقت معین نہین جب کچھہ نذر معقول کرو تب ہی ممکن ہے اندرون کعبہ قدم آدم دیوار پختہ بندی سنگ مرمر ہے اوس پر نقش و نگار ہین اوس سے اوپر سرخ پردہ منقش پڑا ہے فرش سنگ مرمر کا ہے دو ستون منقش چوبی وسط مین ہین چارون کونون پر خدام نقل شبہ ہوا لئے ہین ستونون سے معانقہ کراتے ہین اوپر چھت کے چاندی پر سنگ مرمر کا فرش ہے گوشہ غربی اور جنوبی مین زینہ اوپر کے چڑھنے کا ہے یہہ عاصی طواف وداع کرکے روبرو کعبہ شریف کے بادب کھڑا ہو کر (نقشہ دیکھو) مناجات عرض کرکے روانہ مدینہ طیبہ ہوا

اس مقام کے نقشہ کی پشت پر مناجات عاصی درج ہے

	منزل اول مدینہ منورہ	

	مقام دوم	

	لاتم قم کا ہوا شور جو بروقت سحر مضطرب منتظر ہر ایک پریشان تھا شدید کہ چالو کہ منادی نے ندا دی آکر		خواب غفلت سے اوٹھہ لوگ لپٹے بستر پردہ غیب سے کیا دیکھیے آتا ہے نظر قافلہ آج مدینہ کو روان ہوتا ہے	

[illegible] کی شوق کا حال کیا بیان کرون کہ روح تن سے [illegible] ہے
[illegible] اور مجھہ کی [illegible]

	[illegible] شوق [illegible]		[illegible] شوق [illegible]	

[illegible] الغرض سوار و پیادہ چلنے کو آمادہ ہوا
[illegible] مختصر ہوا اب مفصل لیجیے کہ بعد نماز جمعہ دست دعا دراز

سنیئے اور ابواب عجز والتجا باز کہ قاضی الحاجات ہے

میری دعائیں کی یارب قبول ہو　　آنکھو نکو سرمہ خاک مزار رسول ہو

آمین ہے

جلد دکھلا دے اے خدا مجکو　　روضۂ پاک مصطفیٰ مجکو

ثم آمین ع سوئے مدینہ دوستو اب قافلہ چلا۔ شکر ہے

غزل

پہلا شوق مدینا مجکو　　سخت دشوار تھا جینا مجکو
صدقے ہوجاؤن منادی تیری　　تحفہ ہے آدینا مجکو
ہیگا یہ ایک مہینے کا سفر　　سکھے دیناہے قرینا مجکو
کشتی نوح کی مانند خدا　　شدف ہوجائے سفینا مجکو
ہیگا معراج مدینہ کا عروج　　منزلین ہو گئی زینا مجکو

گام فرسائے مراحل اور مرحلہ پیمائے منازل ہوئے اسطرح رباعی

فاطمہ وادی وعصفان وقضیمہ رابق　　پہر مستورے پہر ینبع پہنچا محمل
صفرا وادی سے چلے پہر ملا بیر عباس　　تیرا مجنون سو مدینہ ہوئی دسوین منزل

:. اب اس اجمال کی تفصیل لیجئے کہ مدینہ منورہ مکہ شریف سے جانب شمال واقع ہے الغرض قریب ایک کوس کے شریف صاحب کا باغ اور چند سبیلین ملین پہر ایک گہاٹی ملی جسکا فرش سنگین تہا قریب تین کوس کے دو منارہ میقات اور مسجد عمرہ ملی یہان عمرہ لاتے ہین پہر چہوٹی چہوٹی پہاڑیونکا سلسلہ ملتا شروع ہوا چہہ کوس تک پہر ایک مسجد اور قتبہ سبیل ملا اسکو لوگ پرانا عمرہ کہتے تھے آدہی رات پر فاطمہ وادی مین پہنچے

منزل اول فاطمہ وادی قریہ ذرا فاصلہ پر ہے نہر کے قریب کہجوروں کا باغ ہے

وہین مقام ہوتا ہے بازار مین گوشت روٹی مرغی انڈے میسر آتے ہین اہل مکہ اور ہر
قسم کی اشیائے خوردنی لاکر فروخت کرجاتے ہین یہہ منزل آٹھ۸ نو۹ ساعہ کی ہی پہر
وہان سے بعد نماز ظہر روانہ ہوئے دو کوس پر ایک گہاٹی ملی دو پہاڑیون کے درمیان
دیوار دور تک ہے اور منتہائے گہاٹی پر ایک چہوٹی محراب واقع ہوئی ہے بوقت صبح
عصفان پہونچے جسکو بعض رسالون مین اسفہان لکہا ہے ؛

منزل دوم عصفان یہہ منزل سترہ۱۷ ساعہ کی ہی اسکو چارسی بہی کہتے ہین اس لئے
کہ اس مین چار کوے ہین ایک بیر طفلہ ہی کہ جسکا آب شور بہ برکت لعاب دہن رسول مقبول
صلعم کے شیرین ہوگیا تہا راستہ مین سلسلہ پہاڑون کا ملتا چلا آیا پہر وہان سے قبل
ظہر روانہ ہوئے چار گہڑی دن چڑہے قضیمہ پہنچے **منزل سوم قضیمہ** یہہ منزل بارہ۱۲
ساعہ کی ہی نصف راہ تک تو پہاڑ ملے پہر میدان شروع ہوا جانب شرق دور دور
پہاڑ نظر آتے تھے اور جانب غرب میدان اور سمندر رہتا یہان کوئی قریہ نہین فقط
ایک چاہ آب شور ہے بسبب قرب سمندر کے فقط مچہلی ملتی ہی یہہ دونون منزلین
دو منزلہ ہین اول کی منزل ہے درمیان مین مقام بیرشا ہے کے اور دوسری منزل
مین مقام خلیص ہے راستہ سے ذرا فاصلہ پر قریہ ہے یہان سے بعد نماز عصر روانہ
ہوئے قبل از نماز صبح رابق پہونچے **منزل چہارم رابق** بندر ہے یہہ منزل
تیرہ۱۳ ساعہ کی ہے جو برجی پختہ قلعہ بنا ہے فوج سلطانی وہان رہتی ہی قریہ بازار ہے
باغ کہجورون کے بکثرت ہین پانی ذرا شور ہے اشیائے مفصلہ ارزان رابق مین میسر
آتی ہین ۔ اسفنج یعنی ابر مردہ کف دریا پنج مرجان تربوز مسطورہ کی راہ مین تمام نمک
ــ رہے یہان سے بعد عصر روانہ ہوئے پہر رات باقی رہی مسطورہ پہونچے منزل
پنجم مسطورہ یہہ منزل گیارہ ساعہ کی ہے یہان بجز ایک کوے کے اور کچہہ نہین اسکا
بہی پانی کم اور کڑوا ملتا ہے مچہلیان البتہ میسر آتی ہین یہان سے بہی بعد نماز عصر روانہ ہوئے

پھر رات باقی رہی بیر شیخ پہونچے منزل ششم بیر شیخ یہان کا پانی اول
سے زیادہ خراب ہے ان دونون منزلون مین میدان غیر آباد ہے یہہ منزل بھی گیارہ بارہ
ساعۃ کی ہے یہان سے بعد ظہر روانہ ہوئے بوقت مغرب میدان منقطع ہوا پھر دونون
طرف سلسلہ پہاڑون کا شروع ہوا تہوڑی دور پر بیر حسان ملا یہہ جگہ بھی قافلے کے
مقام کی ہے اکثر پہاڑ رنگ برنگ سبز سرخ پتھر کے نظر آئے چوٹیان پہاڑون کی کنگرہ دار
تہین بوقت نماز صبح صفرا وادی پہونچے منزل ہفتم صفرا وادی یہہ منزل پندرہ
سولہ ساعۃ کی ہے درمیان دو پہاڑون کے یہہ قریہ آباد ہے یہان بازار ہے ہر قسم کی
اشیاء خوردنی ملتی ہے نہر کے کنارے کہجورون کے باغ ہین یہان کا روغن بلسان مشہور
ہے اور مہندی خوشرنگ ہے یہین مزار پر انوار ابو ذر غفاری صحابی رض کا قبرستان مین واقع
ہے یہان سے بعد عصر روانہ ہوئے اثنائے راہ مین قریہ جدیدہ ملا بروقت صبح بیر عباس
پہنچے یہہ منزل چودہ ساعۃ کی ہے —

منزل ہشتم بیر عباس یہہ بڑی مشہور جگہ ہے صفرا وادی سے یہان
تک دو طرفہ پہاڑ بلند بلند واقع ہین راستہ بہت تنگ ہے اکثر کج و پیچ واقع ہین ایک
قلعہ سلطانی بنا ہے ویران پڑا ہے ایک کوان آب شیرین کا بہت عمیق ہے یہان سے بیر کبر
پر شیخ سعدی کی گنہی ہے جو بدوون کا شیخ ہے اور یہہ ہی بارج راہ ہوتا ہے یہان سے
اور خلیص تک اکثر بدو قوم حربی آباد ہین اون سب کا یہہ شیخ ہے یہان سے بعد ظہر
قریب عصر روانہ ہوئے بوقت مغرب بیر روحا ملا صبح ہوتے ہوتے بیر علی پہونچے یہہ
منزل چودہ ساعۃ کی ہے منزل نہم بیر علی جسکو شہدا اور بیر مجنون کہتے ہین
ویرانہ ہے اور مقام سے کوا فاصلہ پر ہے وہان سے قبل از ظہر روانہ ہوئے مدینہ شریف
سے چار کوس ادہر بیر علی ملا یہہ جگہ قایم مقام ذو الحلیفہ کی ہے اہل مدینہ کا میقات
یہی ہے یہین سے احرام حج باندہتے ہین دو تین گہڑی رات رہے مدینہ طیبہ مین داخل

ہو کر مناخہ مین اوترے یہ منزل اونیس ساعت کی ہے الحمدللہ یہ بلدہ منورہ ایک وسیع
میدان غیر مسطح مین واقع ہے شہر کے گرد ایک شہر پناہ ہے پختہ مگر بعض جگہ دیوارین بہ
بسبب کہن سالی کے شق ہو گئین ہین مغرب کی طرف گوشہ بلند پر قلعہ واقع ہوا ہے
ترکی فوج اور توپخانہ رہتا ہے دوسری شہر پناہ مثل نصف دایرہ کے بیرون بلدہ
ہے اوسکو مناخہ کہتے ہین اسکی دیوار شہر پناہ کی غربی دیوار سے شروع ہو کر دیوار
جنوبی سے جا ملی ہے خاص مناخہ کے دروازہ چار ہین اول باب جزاران دوم باب
عنبریہ سوم باب القبہ چہارم باب العوالی اسی جگہ قافلہ اوترتا ہے اور شہر پناہ کے پانچ
دروازے ہین (۱) باب مصری (۲) صغیر (۳) باب شامی (۴) باب مجیدی (۵) باب
جمعہ جسکو باب البقیع کہتے ہین شہر کی آبادی پندرہ بیس ہزار آدمی کی ہوگی مکانات بلند
پختہ گلی کوچہ تنگ جگہ جگہ گلیون مین نہر جاری شہر مین حرم شریف جانب شمال واقع
ہے دروازہ حرم کے چھ ہین اور ایک دریچہ اول باب الرحمۃ دوم باب السلام
غربی سوم باب جبریل چہارم باب النسا جنوبی پنجم باب مجیدی ششم باب
زینت [illegible] دروازہ بند ہے شمالی ہین ہفتم دریچہ مینارہ اشکلیہ کے قریب ۵ مینارے
ہین چار تو چارون کونے پر اور پانچوان قریب باب الرحمۃ کے ۱ سلیمانیہ ۲ رئیسیہ ۳
باب السلام ۴ اشکلیہ ۵ باب رحمہ کل حرم مربع مستطیل ہے صحن کا فرش چارون طرف
تین تین ہاتھ سنگ سیاہ سے پٹا ہوا ہے بیچ مین گلابی ریت پڑا ہوا ہے صحن [illegible]
رسول اکرم ہے اوس مین کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا واقع ہے طول صحن کا
ایکسو بارہ قدم اور عرض صحن کا چہاسٹ قدم اور مسجد کا طول مع صحن [illegible] قدم
اور عرض ایکسو دس قدم اور طول و عرض بیرون حرم کا اسواسطے نہین لکھا کہ دیوار [illegible]
[illegible] مکانات و میدان مین ملحق ہو گئی ہین اب ہم خاص حال مسجد اقدس کا لکھتے
[illegible] قبلی صحن مین کھڑے ہو کر جو دروازہ یعنی محراب [illegible]

مسجد کا شمار کرو تو جانب یمین اور جانب یسار گیارہ گیارہ ہین اور قبلے مسجد شریف
کے دس اور اوس کے روبرو کے ساتھ بہت چوڑے ہین اس لئے کہ عرض انکا دس دس
ہاتھ کا ہی اور مسجد کے ستونون کا فاصلہ ساڑھے چھہ چھہ ہاتھہ کا ہے جانب یمین کے تین
درجہ ہین جنکے اونتالیس ۳۹ گول ستون ہین اور جانب یسار کے دو درجہ ہین جنکی چھتیس ستون
ہین اور روبرو یعنی جانب شمال کے سترہ ستون ہین جملہ بیاسی ۸۲ ہوئے اس کے علاوہ
جو دیوار کی محراب مین نصفی ستون واقع ہوئے ہین وہ علیحدہ ہین ہر چوکھٹ کے اوپر
گنبد واقع ہوا ہی خاص مسجد جانب قبلی کے بارہ درجہ ہین دسوین درجہ کے ستونون
مین پیتل کی جالی قد آدم سے ذرا کم مقبرہ اقدس کی دیوار سے منتہائے مسجد تک ہی اور اس
مین پانچ دروازہ خوشنما ہین اسی جالی کے متصل اول محراب رسول کریم ہی وہان
منبر واقع ہوا ہے جسپر حضرت صلعم خطبہ پڑہا کرتے تھے اس کی برابر دوسری محراب
ہی جو حضرت عثمان رضہ کے وقت مین بڑہائی گئی تیسرا منبر سلطان سلیمان خان کے وقت
کا ہی اس جالی کے اوپر دو درجہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت مین بڑہائے
گئے اسکو مسجد عثمانی کہتے ہین منتہائے مسجد عثمانی کی دیوار روشندانون مین کانچ رنگین
واسطے روشنی کے لگائے ہین اور سنہرے حرفون سے بخط جلی آیات قرانی لکھی ہین اُن
درجون مین ستون سنگ مرمر کے منقش بنے ہین نیچے چھہ چھہ ہاتھہ تو سنگ مرمر ہی باقی
اوپر سنگ سادہ اس کے سوا جو دیوار روضۂ اطہر مین لگے ہین وہ جدا ہین کل مسجد شریف
کے ستون گول ہین مگر دسوین درجہ کے جہان پیتل کی جالی ہی وہ ہشت پہلو ہین گنبد پر
مین سپید حرفون سے بخط جلی قران مجید من اولہ الی آخرہ لکھا ہے روضۂ اطہر مسجد
اندر جانب یسار واقع ہوئی اسطرح کہ جانب یمین روضہ کی مسجد کے تین درجہ ہین اور
جانب یسار ایک درجہ وسیع اور روبرو یعنی جانب قبلی کے دو درجے مسجد عثمانی کے
ہین غرض کہ چارون طرف مسجد واقع ہوئی ہی اندر روضہ کے تین طرف ستون ہین جملہ

مسجد اور گرد حرم کے دو سو چوبیس ۲۲۴ تفصیل ذیل مسجد کے ایک سو باون اور حرم کے
تینون دالانون کے بہتر ۷۲ جنمین سنگ مرمر کے ہین ۲۰ سنگ سادہ کے جنپر سنہری جدول
ہی اونیس ۱۹ باقی کل کے منقط گردانی مطلا رنگ گلابی طول ستون کا چودہ ہاتھ اور دو دانگا
نو ۹ بالشت کا جملہ ہانڈی چہ سو بیس روغن زیتون سے روز روشن ہوتی ہین مسجد خاص
مین اکثر اور تینون دالان گرد حرم کے باہر کے درون مین تین تین ہانڈی ہین اور باقی
مین ایک ایک اور دروازون مین آمد و رفت کے چار چار ہانڈی واقع ہین فی مسجد
چار سو نوے اور دالان حرم وغیرہ اکیسو تیس ۱۳۰ سب ہانڈیون کی زنجیرین نقرئی ہین جہاڑ
جو روز روشن ہوتے ہین ۳۸ ہین ایک سپید اسی ۸۰ بتی کا دو جہاڑ سرخ اونتالیس ۳۹
بتی کے ہین چاندی کی ڈال کے چہہ ایک سونہری ڈال کا مواجہ شریف کی طرف باقی سب
چہوٹے ہین لیکن بارہ بتی سے کوئی کم نہین سب پر کافوری بتیان صبح تک روشن رہتی
ہین اور چار جہاڑ فرشی ہین دو بڑے جو چوبیس ۲۴ بتی کے اور دو چہوٹے چہہ بتی کے سنگ
مرمر کا جو خانہ چوان ہے اوس پر قالین کا فرش گرد صحن کے محرابون پر بجائے کنگرہ لوہے
کے جالی سبز رنگ ہے اور ہر محراب پر ایک ایک پتھر کا جنگلہ خوشنما ہے جس سے وہ جالی
مربوط ہے جملہ جنگلہ اونتیس ۲۹ ہین درمیان ہر دو محراب کے ایک گول حلقہ رنگین جسمین نام
اللہ و محمد و اصحاب کبار کا بخط سنہری لکہا ہے۔

روضہ شریف

مربع مستطیل ہے طول مین تین تین محراب کلان واقع ہوئی ہین اور عرض مین دو دو
محراب اور ہر محراب کے بیچ مین ایک ایک ستون سنگ مرمر کا ہے چارون طرف صندوق
شریف کے جالی ہے جانب مواجہ یعنی جانب قبلے پیتل کی ہے اور تین طرف فولادی مطلا
ہر محراب مین دو دو پردہ سبز ریشمین پڑے ہین گرد جالی کلابتون کی لگی ہے

ان پردون کو ستارہ کہتے ہین ایک دروازہ جالی شمالی مین واقع ہے اسی دروازہ کی
راہ سے خدام ساہان جلوس لاتے لیجاتے ہین دوسرا دروازہ جالی مین شرقی ہے اس راہ
سے داخلی ہوتی ہے اور اسکے روبرو حجرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے اور بروقت روشنی
کے اسیطرف سے جاتے ہین طریقہ داخلی کا یہ ہے صاحب داخلی کو لباس خواجہ سرا کا پہنا
کر اور بتی موم ہاتھ مین دیتے ہین اور تاکید کردیتے ہین کہ بہت باادب ادہر ادہر مت
دیکہنا مزار شریف کو مس مت کرنا پہر آ گے پاس خواجہ سرا کے شمعدان لئے ہوتا ہے اون کے
پیچہے خواجہ سرا اور داخلی والے ہوتے ہین اندر جاکر ہانڈیون اور جہاڑون کو جو طلائی زنجیر لئے
مین آویزان ہین روشن کر کے مواجہ شریف کی طرف کہڑے ہوکر سلام آہستہ آہستہ پڑہکر
دست بستہ باہر آجاتے ہین مزار شریف چارون طرف سے بند ہے اوس پر لہردار سبز
غلاف مخملی پڑا ہے اندر اوس کے تین قبرین ہین اول جناب رسول صلعم کی اوسکی برابر ذرا
ہٹی ہوئی حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اوس کی برابر اوسیطرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کی جیسا کہ کتب مبسوط مین لکہا ہے اور نقشہ مین موجود ہے جانب شرق مزار شریف سے
جالی کا فاصلہ تین ہاتہہ کے قریب ہوگا اور جانب مغرب اور جنوب قریب سات آٹھ ہاتھ
کے فاصلہ ہوگا اور شمال کیطرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حجرا ملحق ہے مزار شریف
کے گوشہ غربی او شمالی مین جہان واقع ہے یہین مدفن عیسیٰ علیہ السلام ہوگا مواجہ شریف کی طرف
جواہرات بیش قیمت لگے ہین اور اسطرف کی جالی مین ہر محراب کے اندر دو دو گول
روشن دان ہین وہین سے لوگ زیارت کرتے ہین یہان کا بہی کل اہتمام خواجہ سراؤن
کے حوالہ ہے تفصیل مزارات اندرون بلدہ مکانات و مساجد و مناخہ اول عبد اللہ والد
رسول کریم محلہ اطول مین واقع ہے دوم مالک بن سنان پدر خدار رسول کریم صلعم
واقع محلہ دکاک مالک مین ہے سوم حضرت اسمعیل بن امام جعفر باب بقیع کے قریب لوگ
اسمعیل انہین کو مانتے ہین چہارم زاویہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ امیر مین جنکا

حضرت عثمان رض واقعہ قلعہ باب صغیر کے قریب واقع فی المناخہ ۱ مسجد علی رضی اللہ
عنہ سانک دوکی ہے ۲ مسجد ابابکر رض ۳ مسجد غمامہ تین درجہ کی ہے ۴ مسجد بلال رضی اللہ
عنہ واقعہ دارالشفا سلطانی ۵ مسجد عمر رضی اللہ عنہ ۶ جانب بقیع خارج بلد قبہ
مزار عمات رسول کریم ہے دوم جنت البقیع - یہہ قبرستان قدیم جانب شرقی متصل
دروازہ بقیع واقعہ ہے اس کی دیوار مستطیل ہے منتہاے دیوار گورستان پر قبہ مزار
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہے معلم سلام اسی طرف سے شروع کرتے ہین اس کے قریب
قبہ حلیمہ سعدیہ رسول کریم صلعم ہے بعدہ گنج شہیدان کا چبوترہ ہے بعدہ قبہ حضرت ابراہیم
ابن رسول اللہ صلعم ہے بعدہ دو مقبرہ متصل ہین پہلا حضرت نافع مولاے عمر رضی اللہ
عنہ کا دوسرا امام مالک کا پھر دو مقبرے قریب قریب ہین اول حضرت عقیل
رضی اللہ عنہ برادر علی رضی اللہ عنہ دوم ازواج مطہرات کا یعنی حضرت عائشہ رض
اور حضرت حفظ اور حضرت سودہ اور ام حبیبہ اور ام سلمہ اور صفیہ اور زینب اور میمونہ
اور جویریہ اور ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہ اور حفیہ اور عاطفہ رضی اللہ اجمعین اس کے بعد
قبہ بنات رسول اکرم صلعم ہے حضرت زینب اور ام کلثوم اور حضرت رقیہ اس کی
برابر ایک بڑا قبہ اہل بیت ہے اس مین حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور امام حسن علیہ السلام
اور امام زین العابدین اور امام جعفر صادق اور امام باقر رضی اللہ عنہ ہین اور یہین قبر حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہ ہے اس کے قریب بیت الحزن حضرت فاطمہ ہے پھر دیوار کے باہر
ذرا فاصلہ پر دو قبہ ہین ۔ ایک ابا سعید خدری کا دوسرا فاطمہ بنت اسد والدہ
حضرت علی کا اوس سے جانب شمال نخلستان سے ملی ہوئی مسجد مائدہ ہے اوس کے اندر
سنگ سیاہ مین بطور پیالون کے بنے ہوے ہین اونہین لوگ کھجور وغیرہ تبرکاً بھر کر
کہاتے ہین اوس کے قریب دو مسجدین اور ہین ایک مسجد فاطمہ دوم غمامہ اوس کے
قریب پتھر پر نقش سم نعال اور نقش پاے ناقہ ہے سوم مزار امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

مدینہ منورہ سے دو کوس جانب شمال کوہ احد کے دامن میں واقع ہے اثنائے راہ میں
ایک جگہ ہے بطور مسجد کے جہاں رسول اللہ صلعم بیٹھے تھے دیوار سے تکیہ لگا کر اب
بھی وہاں لوگ تبرکاً بیٹھتے ہیں اول قبہ سابق مدفن جناب امیر ملتا ہے اس لئے کہ بسبب
سیلاب کے نعش مبارک باہر نکل آئی تھی پھر اسکو اس جگہ دفن کیا جہاں اب مزار پھر
قبہ کے اندر پیتل کی جالی میں قبر ہے اوس کے متصل اسی قبہ میں عبداللہ بن جحش اور
مصعب بن عمیر کی قبریں ہیں اس کے قریب ایک وسیع مسجد ہے اوس میں ایک منارہ ہے
جگہ ہر سال شب برات کو ایک میلہ ہوتا ہے متصل اس کے دو چہار دیواری ہیں گنج
شہیدان شہدائے جنگ احد ہے اوس کا قبہ بنایا ہے بعدہ دندان مبارک رسول کریم ہے
اوس کے آگے پہاڑ احد ہے جہاں لڑائی ہوئی تھی چہارم مسجد قبلتین مدینہ منورہ جانب
مغرب دو اڑہائی کوس اثنائے راہ میں [illegible] واقع ہے اوس کے دامن میں جہاں
جنگ احزاب واقع ہوئی اب [illegible] کا نشان باقی ہے مگر جہاں جہاں کہ خیمے
واقع تھے اوس جگہ مسجدیں [illegible] اول [illegible] مسجد ابابکر رضی اللہ عنہ
ہے بعدہ مسجد عمر رضی اللہ عنہ [illegible] مسجد سلمان فارسی ہے پھر مسجد
ابابیہ ہے یہاں سے ایک کوس [illegible] قبلتین ہے فقط ایک دروازہ ہے اور
باہر چہار دیواری میں ایک محراب [illegible] بیت المقدس وہاں سے ذرا دور رمائل الجمال
پھر دو بان یعنی بیر عثمان ہے شامی قافلہ یہیں اوترتا ہے لوٹتے وقت مدینہ منورہ کی
راہ میں حضرت زکی الدین [illegible] صادق کا قبہ ہے چہارم قوۃ الاسلام یعنی
اچھی مسجد ہے کہ جسکا مذکور قرآن شریف میں آیا ہے مدینہ منورہ سے جانب جنوب ڈیڑھ کوس
اثنائے راہ میں مسجد بنی نجار باغ میں ملتی ہے اس سے تھوڑے فاصلہ پر مسجد جمعہ ہے یہاں
پہلا جمعہ حضرت نے پڑھا تھا شاید اسکو مسجد شمس بھی کہتے ہیں اس کے آگے قصبہ قوہ ہے یہ بڑا
قصبہ پہونچا تھا حضرت رسول اللہ صلعم پہلے پہل یہیں فروکش ہوئے تھے مسجد قوہ اسی

قصبہ مین واقع ہے ترمیم اس مسجد کی مصطفیٰ اعرب پاشا نے بحکم محمود خان سلطان ۱۲۷۵ھ مین
کی ہے اس مسجد کے تین درجے ہین آٹھ آٹھ در کے ستون گول تین طرف دالان واقع ہین بیچ مین
چوک ہے درمیان مین چشمہ نہر واقع ہے مسجد کے اندر بائین طرف ایک محراب ہے اوسکو طاق [illegible]
سے کہتے ہین اور باہر کے در کی محراب مین ایک اور چھوٹی محراب ہے وہان آیۃ انما تطہیر نازل ہوئی
تھی اور وسط چوک مین چبوترہ مختصر ہے وہین اول حضرت کی اونٹنی بیٹھی تھی جب آپ مکہ معظمہ
سے تشریف لائے تھے اس مسجد کے گوشہ پر ایک منارہ بلند ہے اس کے قریب مسجد علی ہے اوس کے
پس پشت مسجد فاطمہ اور اوس کے قریب مسجد عمر مین کلام ہے اور جانب غروب اس کے
بیر خاتم رسول ہے اوسکی قریب ایک چاہ ہے اسمین دو نہر کا پانی گرتا ہے ایک کا شیرین اور
ایک شور اوس کے قریب ایک کھجور ہے کہ بطور حلقہ کے زمین پر پڑی ہے پنجم تفصیل اسمائے
ہفت بیر یعنی چاہ جنکا پانی تبرکاً حجاج لیجاتے ہین اول بیر فاطمہ واقع چوک حرم [illegible]
رسول دوم بیر حا باب مجیدی کے قریب سوم بیر بوداعا قریب باب شامی چہارم
بیر عثمان قریب مسجد قبلتین پنجم بیر خاتم واقع فی القوہ ششم بیر المغسل ہفتم بیر الغرس
قریب [illegible] قریہ قربان ہین -

تفصیل تبرکات مدینہ

۱ آب ہفت چاہ ۲ خاک مزار ۳ عود مزار ۴ موم بتی مزار ۵ آب غسل مزار ۶
پارچہ غلاف ۷ خاک شفا ۸ مہدی ۹ آسنان ۱۰ کھجور معجزہ کا سوختہ و بیدانہ وغیرہ
کھجورین مدینہ منورہ مین بہت قسم کی ہوتی ہین منجملہ اون کے نامی اور عمدہ یہ ہین - برنی صیحانی
حلاوی تر برنی حلوہ سکریہ افندیہ بیاضی زرقہ حلوہ ریحانی حلبیہ شلبی سیاہ
آب وہوا مدینہ طیبہ کی نہایت خوش آیندہ اور معتدل ہے اس لیئے کہ ملک شام سے قریب
ہو بہ نسبت مکہ معظمہ کے کہ وہان کمال حار یابس ہے گیہون جوار باجرا وغیرہ ہوتی ہے

بلکہ چقندر نہین ہوتے ترکاری ہندی بیگن مولی شلجم وہنی سبز ہوتی ہین انگور انار بھی ہوتے ہین مگر اچھے نہین گائین بکریین یہان کی بہت دودھ دیتی ہین آدمی بڑے خلیق لباس اور طریقہ سب بطور اہل مکہ کے ہے الغرض ۲۳ تاریخ سلام وداع پڑھکر یہہ قطعہ وداعیہ عرض کیا:

قطعہ

یہہ خاکسار اس درِ دولت پہ دور سے — قابض ہوا تھا کیسی خوشی کس سرور سے
دس دن بھی خادمون نے نہ رہنے دیا مجھے — لیجیے سلام ہوتا ہون رخصت حضور سے

پھر باادب کھڑے ہوکر یہہ قصیدہ گزارش کرکے بادلِ فگار اور چشمِ اشکبار رخصت ہوا

قصیدہ

اے ذاتِ پاک باعثِ ایجادِ کائنات — وے شخص محامد و مستجمع الصفات
عقدہ کشائے خلق ہے حلالِ مشکلات — ہر ذی حیات کا ہے تو ہی باعثِ حیات
ہوتا نہ تو تو ہوتا یہہ کون و مکان نہین — کیونکر کہون تجھے کہ تو جانِ جہان نہین
کیا طاقتِ بشر ہے کہ چون و چرا کرے — تیری ثنا قرآن مین جب خود خدا کرے
جیسکہ چاہئے اوسے ویسے ادا کرے — کس منہ کی بات ہیگی کہے جو کیا کرے
ہئی تو ایک بات نکالی ہے سو بحکم — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
عرض کرتا ہون یا رسول خدا اپنا حال — افعال ناسزا سے مین ہون خجل کمال
اعمال بد کا اور گناہون کا ہے ملال — از پا فتادہ ہون گا خبر جلد لے سنبھال
کس سے کہون مین اور ہے تیرے سوا کوئی — بتلا دے تو ہی شافعِ روزِ جزا کوئی
رک رک کے کہتے آپ ہی کب تک کہا کرون — کس سے کہون یہہ حال مین کسکی دوا کرون
کب تک مین درد و رنج و الم کو سہا کرون — تم سے گر التجا نکرون مین تو کیا کرون

مین تشنہ لب تو چشمۂ آب حیات ہے ۔ لب کا ہلانا تیرا میرے حق مین بات ہے
چارون طرف سے اوٹھے ہین طوفان فتنہ زا ۔ دریاے بے کنار مین ساحل کا کیا پتا
امواج فتنہ خیز ہین گرداب ہین بلا ۔ آفت مین ہون پھنسا یہ بھروسا ہے آپ کا
کشتی شکستہ ہے میری اور منجدھار ہے ۔ گر لطف کی نظر ہو تو بیڑا ہی پار ہے
مجھسا نہین ہے کوئی بھی دنیا مین روسیا ۔ افعال زشت میری برائی کے ہین گواہ
اعمال بد نے زندگی ساری کری تباہ ۔ اپنے کیے سے آپ پشیمان ہون عفو خواہ
تجھسا شفیع ہیگا نہ مجھسا گنہگار ۔ حاضر ہون آستانہ پہ میری سنو پکار
حاضر ہوا ہون در پہ ترے شاہ ذوالمنن ۔ اہل وعیال چھوڑ کے گھر بار اور وطن
باحال زار خستہ و تنہا و بے وطن ۔ سوزش ہے میرے سینہ مین دل مین ہے جلن
بیمار ہون مین مرتا ہون میری دوا کرو ۔ صدقے سے اپنی آل کے بہر خدا کرو
طفلی گنوائی ہائے رہی سب کھیل کود مین ۔ کھویا شباب غفلت مین بیٹھے نمود مین
پیری مین رفت و بود کے ہون تار پود مین ۔ مطلق نہ فرق سمجھا زیان اور سود مین
نقارہ کوچ کا لگا بجنے سحر ہوئی ۔ افسوس کب یہ آنکھ کھلی کب خبر ہوئی
صدمہ اوٹھائے راہ کے کلفت جہان کی ۔ تکلیف جو ہوئی وہ خوشی سے سبھی سہی
بیکسی پہ دل کی کسی سے نہ کچھ کہی ۔ ہو چشم التفات ادھر بھی کبھی کبھی
کلفت ہو دور میرے دل ناصبور کی ۔ اپنی تو یہ ہے عرض پہ مرضی حضور کی

القصہ مکہ شریف کو صفرا وادی تک اوسی راہ سے معاودت کی پھر یہان سے از راہ بدر روانہ ہوئے راستہ مین قریہ حسینیہ اور قریہ الفا اور برکہ صغیر اور کبیر تھوڑی دور پر ملتے گئے بر وقت ظہر کے قصبہ بدر ملا پشت بدر کے شہداے جنگ بدر کا گنج شہیدان بندر ینبوعہ دو منزل ہی یہان سے بسبب قرب سمندر کے ریگستان شروع ہوا

بوقت شام مجر یہہ پہنچے یہان سے بندر الیس بارہ۱۲ ساعۃ ہے بالکل ویران پڑا ہے
یہہ منزل بارہ۱۲ ساعۃ کی ہی علی الصباح یہان سے کوچ کرکے نصف شب کو سطورہ
پہونچے یہہ منزل اٹھارہ۱۸ ساعۃ کی ہی پہر بفضلہ تعالی ازراہ رابق داخل مکہ معظمہ ہوئے
فائدہ مکہ لغایت مدینہ منورہ تک اکثر زمین ڈہلوان ہی کہین کہین فراز بہی ہی پر
یکسان نہین ہی حال ممالک کا ہی ریتیس ؛؛ ظاہر ہوا زمین کے نشیب و فراز سے ؛
اور یہہ منازل جو مذکور ہوئین درب سلطانی کی ہین شاہ راہ کو درب سلطانی کہتے ہین
اس کے ماسوا اور بہی راستے ہین منجملہ انکے راستہ شرقی ہی جو طایف کی راہ سے
ہوکر لوٹتا ہی باقی کل راستہ رابق سے جدا ہوئے ہین فراہ کا راستہ حضر بغابہ
وغیرہ تفصیل انکی اسواسطے نہ لکہی کہ وہ راستے مسدود ہین چلتے ہین فائدہ بدو و
اہل بادیہ کو کہتے ہین کل ملک عرب مین یہی ہین بعض نے انکی تعداد چار کروڑ لکہی
ہی زبان سب کی عربی الاسبب اختلاط ترکون کے حروف فارسی بہی مختلط ہوگئے
مثل کاف اور پے اور چے وغیرہ اکثر سپاہی پیشہ لوگ ہین بعض تجارت اور کہیتی بہی
مجبوری کرتے ہین اکثر درشت مزاج کینہ کش بہادر ہوتے ہین جوان ضعیف الجثہ
زور آور قانع مزاج بہوک پیاس پر صابر ہوتے ہین سخی مہمان نواز اگر گہر مین کچہہ
نہو تو مہمان کیواسطے بکری اونٹ ذبح کردین حاتم طائی انہین کی قوم کا تہا ننگ
یہان کے بدون کا گندمی ریش کم گہونگر والے بال بجز ایک تہبند کے اور کپڑے
نہ دارد بعض کے سر پر رومال اور سیلی یا لوشی اکثر انکی اشیا جہبہ دار ہوتی ہین
کمر مین تسمہ اور جنبیہ رکہتی ہی بندوق توڑہ دار ہوتی ہی سست انداز ہین اونٹ
اور بکریون پر ان کی گذر اوقات ہی قومین انکی علیحدہ علیحدہ آباد ہین جیسے قوم ؛
احربی بیر عباس اور صفرا وادی سے لیکر سمندر کے کنارے کنارے تا بہ رابق آباد
ہے اور رابق سے ادہر قضیمہ اور خلیص کے اطراف مین قوم جبارین ہی علی ہذا القیاس

سب قوم آپسمین متفق رہتی ہی اگر ایک آدمی سے بگاڑ ہو تو کل قوم بگڑ جاتی ہے اکثر نمازی
ہوتے ہین لڑائی بھڑائی مین گالی نہ دیوین گے درود پڑہین گے اور ڈنک مارین گے
پردہ عورات کا موافق شرع ہی شادی بیاہ مین کفو کی زیادہ رعایت کرتے ہین - اہل
مکہ کا بہت ادب کرتے ہین خصوص شریف صاحب کا بعض نہین بسبب افلاس کے مسافرون
کو لوٹتے ہین عرب جو حیدرآباد مین آباد ہین اکثر حضرت سوت کے باشندے ہین بحمد اللہ
کہ مکہ شریف پہنچکر طواف سے مشرف ہو کر طائف کی زیارت کی طایف وجہ تسمیہ اس کی
یہہ ہے کہ اس زمین کو حضرت جبرئیل نے بحکم خدا ملک شام سے لاکر اور کعبہ کا طواف
کرا کر یہان رکہا - مکہ شریف سے تین منزل جانب شرقی ہی اس راہ سے قافلہ اور
اونٹ جاتے ہین اور جبل کرہ کی راہ سے دو منزل ہی از راہ عرفات اس راستے
خچر اور گھوڑے جاتے ہین طایف پہاڑون کی بلندی پر زمین ہموار مین واقع ہی آب و
ہوا خوش آیند و معتدل ہے اہل مکہ گرمی کی موسم مین یہان آکر قیام کرتے ہین اکثر
نے باغات بنوائے ہین میوہ ہر اقسام کا عمدہ ہوتا ہے انگور کشمش انجیر انار بہ وغیرہ
غلہ اناج ترکاری افراط سے پیدا ہوتی ہے تین نہرین ہین ایک قدیمی اور دو دیگر
شریف عبد المطلب کی تیسری شریف عبد اللہ کی شہر مین ڈیڑہ دو ہزار
آدمیون کی آبادی ہوگی شہرپناہ بھی ہی اوس سے ملحق ایک مسجد کلان کی جانب
شمال ایک قبہ مین قبرین مفصل ذیل ہین اول سب سے بہتری روروکی حضرت
عبد اللہ ابن عباس کی ہے اور دو آپ کے صاحبزادون کی اور محمد حنیف ابن علی رض
اور ایک بادشاہ کی اور دو حضرت رسول صلعم کے صاحبزادے حضرت طیب
و طاہر کی اور زبیدہ خاتون کی قبر مین شک ہی الحال اسمین شریف عبد اللہ مدفون
ہوئے شہر کے چار دیوار سے ملی ہوئی قبرین اصحاب بدر کی ہین اوس کے قریب
عبد اللہ ابن مسعود اور ایک اور صحابی ہین اور جانب جنوب ایک میل کے فاصلہ پر

دو مقام معجزہ ہین ایک حیرۃ الشاش دوسرا مضمضہ الغزالہ پہاڑون
کے قریب ایک قریہ مین سر طفل ہے اوس سے آگے ایک مسجد مین وہ پتھر ہے جو حضرت
پر کفار نے پہاڑ سے ڈہلکایا تہا اور وہ بحکم خدا معلق رہگیا طایف سے تین کوس جانب شرق
وادی نخل ہے اس کے کوہستان جنوبی مین قوم بنی ثقیف رہتی ہین جو ختنون مین تمام زیر
ناف کا چمڑہ چھلواتے اور جز سمجھتے جاتے ہین

منزل دوم مصر و شام

جدہ سے بعد الفراغ حج ثانی اور براہ ینبوع ۲۴ گھنٹہ کی راہ ہے بندر سے لوگ مدینہ
منورہ کو کہ چار منزل ہے جاتے ہین اوس کی برابر سے ہوتا ہوا روانہ ہوا وہان سے دوسرے
دن جانب جنوب ملک قیصر علاقہ مصر کے پہاڑ نظر آنے لگے آگے دو پہاڑیان چھوٹی چھوٹی
ملین ایک زرد پتھر کی سطح آب سے اونچی دوسری پہاڑی پر کچھ نشان لالٹین کا بنا ہوا ہے
کہین کہین جانب شمال ملک شام کے پہاڑ بھی نظر آنے لگے۔ کہین پہاڑ کہین میدان
یہان تک کہ ہم تین روز مین برکہ فرعون سے گزر کر چوتھے دن بندر سوئیس مین پہنچے۔
یہانپر ملک شام اور مصر مل گیا ہے اور بحر عرب یعنی بحر احمر تمام ہوا سوئیس
یہ بندرگاہ قریب بہت بڑے بلند پہاڑ کے واقع ہے علاقہ خدیو مصر کا ہے۔ آٹھ یا دس
ہزار آدمی کی آبادی ہوگی مکانات بھی بلند اور بازار بھی اچھا ہے اور دن پر دن
ترقی ہے۔ نہر یہین سے کہدکر بحر روم مین گئی ہے جسمین بخوبی جہازرانی ہوتی ہے
یہ نہر اسکو نوے میل ہے اس کی کیفیت آیندہ لکھینگے۔ اور دوسری نہر آب شیرین
کی یہان ہے جو رود نیل سے آئی ہے یہان مصر کی ریل پر نو بجے سوار ہوا بعد مغرب
مصر مین پہنچا اثناے راہ مین اٹھارہ اسٹیشن ہین جنکو یہان محط کہتے ہین اور ریل
کو بابور البر نی اور ریل کی سڑک کو سکۃ الحدید کہتے ہین تیسرے درجہ کا

محصول فی نفر ساٹھ روپیہ چار آنہ ہے اور درجہ دوم و اول کا وہی سررشتہ
ہے جو ہندوستان مین ہے اسویس ۲ اور ۳ محمول الاسم ۔ ۴ فائدہ
۵ محمول ۶ نفیشا ہمین سے ریل کی ایک شاخ اسمعیلیہ کو گئی ہے قریب دو میل
کے ہوگی ۔ یہہ بندر اسمعیل پادشاہ نے فی الحال ہی آباد کیا ہے مختصر خوشنما ہے
ریل آتی ہے اور پھر اوسیوقت لوٹکر نفیشا کو جاتی ہے ۔ اس اسٹیشن کے پل کے قریب
اسمعیل پادشاہ نے ایک باغ کلان بہت عمدہ لگایا ہے ۷ سحوۃ ۸ محسنہ ۹ پہنچے
مین نہ آیا ۱۰ ابوحماد ۱۱ زقازیق صدر اسٹیشن بہت بڑا قصبہ ہے یہان ہی گاڑی
سیدہی اسکندریہ کو کہ پانچ اسٹیشن ہے جاتی ہے اور مصر کے جانیوالے دوسری
گاڑی مین سوار ہوکر مصر مین آتی ہین ۱۲ ابورون ۱۳ املیس ۱۴ انشاص ۱۵
اسٹیشن قناطرہ ۱۶ اناوہ ۱۷ قلیوب ۱۸ مصر ہندوستان کی ریل مین اور اسمین
ذرہ صفائی کا فرق ہے اور ایک ترک ان گاڑیون کا انتظام کیا کرتا ہے وہی ٹکٹ
لے لیتا ہے اور کسی طرح آنے جانے مین اسٹیشن پر روک ٹوک نہین نہ
ٹکٹ لو جاؤ ٹکٹ دو جاؤ مصر فرعون کے وقت مین اسکا نام قاہرہ تھا انگریزون
نے اس کا نام کیرو رکھا اہل اسلام اس کو مصر کہتے ہین یہہ شہر پرانا ہے اور آثار
عمارات پرانی ابتک موجود ہین اس کا تذکرہ آیندہ مجملاً ہوگا اسمعیل پادشاہ خدیو حال
مصر نے عمارات شہر کو بطرز اہل عرب تھی اکثر توڑ واکر بطور فرانس و انگلستان
بنوائی اور بنتی جاتی ہے بازار وسیع کر دیے شہر مین گیاس کی روشنی ہے
ایک صاحب کہتے تھے کہ ساڑھے لاکھ آدمیونکی آبادی ہے دوسرے صاحب بیان
کیا کہ نو لاکھ کی آبادی ہے قول فیصل یہہ کہ نہ اوس سے زیادہ نہ اس سے کم تفصیل
اون مزارات متبرکہ کی جنکی زیارت اس نیازمند کے نصیب ہوئین ؛

تفصیل مزارات ۔ اول ۔ مزار پر انوار سر مبارک سید الشہدا حضرت

امام حسین علیہ السلام بروایت صحیح محلہ خان خلیل کے ایک عالیشان مسجد مین
واقع ہی اس کے اندر قبہ خرد ہی اوسکے گرد جالی پیتل کی لگی ہوئی ہی مزار
پر غلاف سرخ کاشانی مخمل کا زر کار پڑا ہی کل مسجد مین قالین کا فرش ہی دوم
مزار حضرت زینب بنت فاطمہ علیہ السلام واقعہ سلیبا اس کی بھی وہی طرز ہی
سوم مزار حضرت سکینہ بنت امام حسینؑ واقعہ محلہ لغلو چہارم مزار حضرت
رقیہ بنت امام حسن رضی اللہ عنہ واقعہ آیتہ بیتی مصر کہنہ پنجم مزار حضرت
نفیسہ بنت فاطمہ واقعہ ایضاً ششم مزار امام شافعی رحمتہ اللہ واقعہ قبرستان
ہفتم مزار جلال الدین سیوطی واقعہ آیتہ ہشتم مزار ابولیلا صحابی واقعہ محلہ
بلاق شہر سے جانب شرق چھوٹی سی پہاڑی پر شہر سے ملا ہوا قلعہ ہی یہ وہ
جگہہ ہے کہ یہان زلیخا نے انتظار یوسف مین رفع وحشت کے واسطے قیام کیا تہا اور
یہین حضرت یوسف علیہ السلام کو کوئین مین قید کیا تہا وہ کوا ابھی تک موجود ہی
بعد حضرت یوسف نے وہان قلعہ بنوایا اور مسجد ابھی تک موجود ہی اوس کا قبلہ بیت
المقدس کی طرف ہی البتہ حمام ٹوٹ گیا اوس کا ایک ستون جو تین آدمی کے
آغوش مین آئے دروازے کے روبرو پڑا ہی لبعدہ اس قلعہ کی ترمیم سلاطین
متفرقہ کے وقت مین ہوتی رہی یہان تک کہ محمد علی پادشاہ نے خوب درست
کیا اور ایک مسجد جامع بنوائی اوسمین عجیب قسم کا سنگ مرمر ہے یعنی سفید پتھر زرد
سنہری ابر مین قابل دید یہانکی مسجد ونکی کچھ اور ہی قطع ہے مجملاً اس مسجد کا حال
لکھتا ہون اسی پر قیاس کر لیجے کہ صحن مسجد کے چار طرف دالان سنگ سپید کے
ہین ستون گول اوپر لداؤ محراب بیضاوی شکل۔ فرش بھی سنگ سفید کے مربع
تختون کا ہی بیچ مین بجائے حوض ایک قبہ ہی سنگ سفید کا بہت عمدہ بنا ہی چار طرف
اوسکے ٹونٹی سقاوہ پیتل کی جسمین جانورونکی شکل بنی ہی وضو کے واسطے جانب

کعبه مسجد لطور مقبره هندوستان واقع هی جسمین بڑے بڑے ستون سنگ مرمر کے ابر
دار هین اونپر نقشون کا لدا هی دیوارون مین اوپر روشندان هین اونمین رنگین
آیئنے لگے هوے هین فرش قالین کا بچها هوا هی پانچ جهاڑ عمده ایک قبه کے وسط مین
آویزان هین بیچ کا جهاڑ بهت بڑا نهایت عمده هی مسجد کے گوشه مین مسجد قبر محمد علی پادشاه
کی هی اس مسجد نادره کے قریب ایک مکان بهت عمده هی جسمین تمام تکلفات خدیویه
هی اس مین حمام واقعه هی یهان سی تمام شهر اور رود نیل اور اهرام نظر آتے
هین وسط شهر مین وه دروازه بازار یوسفی ابهی تک قایم هی جهان زلیخا نی حضرت
کو مول لیا تها اور راسته مصر کے راسته مین حمام فرعون ابهی تک قایم
هی رود نیل کنارے سی عجائب خانه منجمله اور عجائبات کے لعبت سنگی فرعون سنگ سیاه
کی هی جو اوس نے اپنی پرستش کے واسطے بنوائی تهی اور اس لعبت کے مقابل
رود نیل کے پار باغ اسمٰعیل پادشاه کا هی اب محل سکونت بهی وهین هی اسکا نام خزیره
هی شهر کے بازاران گنت هین دس هزار مسجدین لوگ اس شهر مین بیان کرتے
هین اسپر شهر کی آبادی کا قیاس کر لیجے اهرام چه عجیب مکان بطور پهاڑون
مصنوعی کے مصر سے چهه کوس گوشه غربی اور جنوبی مین واقع هین کیفیت انکی
کچه نقشه کے دیکهنے سے معلوم هوگی دو بڑے ایک چهوٹا هے -

نقشه

انکو زبان یونانی مین پرمڈ لکھتے ہین چوگرد انکے سیڑہین پتھر کی بنی ہوئی ہین بلندی
سیڑہی کی آدمی کی چہاتی تک برابر ہے نیچے نہایت چوڑا ہے اور جسقدر جاوے عرض کم
ہوتا جاتا ہے قریب دو سو اسی گز کے نیچے سے چوڑا ہے اور بلندی اوسکی قریب ایک
سو پچاس گز کے ہے انکے اندر جانے کا راستہ ہے اور یہہ بطور جنون اور مقبرون کے
ہین مصر کے عجائب خانہ مین جو لعبت مُردون کے اور نعشین ہین وہ سب انہین
اہرام کی ہین اس کو چیوپس پادشاہ مصر نے بنوایا تھا ایک مسجد نایاب مصر مین اسمعیل
پادشاہ کی والدہ بنوا رہی ہین لیکن ابھی تک ناتمام ہے کچہری کی عمارت کے قریب لعبت
ابراہیم پادشاہ کی ایک گہوڑے پر سوار ہے پھر مصر سے ریل پر سوار ہوکر روانہ اسکندریہ
ہوا درجہ سویم کا کرایہ ریل فی نفر تین ریال ہے پہر دن باقی رہے وہان پہونچا
اثنائے راہ کے اسٹیشن ۱ مصر ۲ قلیوب ۳ طوخ ۴ تبت ۵ برکالسیا
۶ طنطہ ۷ کفر الزیات ۸ انباے بارود ۹ دمہور ۱۰ ابو حمص ۱۱ الکفر والدوار
۱۲ اسکندریہ سکندر نے اوسکو آباد کیا ہین لاکھ آدمیون سے زیادہ یہان ہونگے
فرش بازار کا نہایت خوشنما سنگین عمارت دلکش مزارات ۳ مزار حضرت ابو بکر
صحابی کا ہے اونہون نے قصیدہ رسول صلعم کی شان مین کہا تھا شاید وہی مسجد مین
سطلاکندہ ہے اوس مقبرہ سے ملی ہوئی سنگ مرمر کی ایک جامع مسجد بہت خوش
وضع واقع ہے سلطان عبد العزیز خان نے ایک جہاڑ روشنی کا زیارت پر چڑہایا
ہے اور وہ اوسی مسجد مین آویزان ہے جسمین پتے پہل پہول سب موجود ہین یہہ مزار
محلہ بحری مین واقع ہے اس کے متصل حضرت عباس اور ابو العباس تابعی کا مقبرہ
مزار ہے ۳ اوسی محلہ مین حضرت یعقوب دمشقی کا مزار ہے ۴ مزار حضرت
دانیال علیہ السلام محلہ باب بلدیہ مین واقع ہے ۵ مزار حضرت لقمان یہہ دو نو جگہ
تہ خانہ مین ہین ۶ اسی کے قریب کیا بلکہ متصل مقبرہ سعید پادشاہ کا ہے اوسمین مجمر

سنگ مرمر کے مطلا معبد او نکی لواحقون کے بنے ہین ۷ مزار اسکندر ذوالقرنین
محلہ دریاے جدید مین ہے ۸ ابو وقاص صحابی بازار مصر مین ہی۔ اسمار بازار
امنشیا فرنگی بازار اسمین لعبت محمد علی پاشا معہ گہوڑے کے ہے ۲ سکہ جدید
فرنگی ۳ سکہ جدید عربی ۴ سکہ میدان ۵ سوق عصر ۶ سوق ترکی وغیرہ
شہر پناہ اور قلعہ زمین دوز ہی نہایت عمدہ ہے تمام توپخانہ چوطرفہ لگا ہے
سمندر کے کنارے کل سو رپے توپون کے بنے ہین رود نیل کی نہر کا پانی جا
بجا ہے انجیرون کی یہان بہت کثرت ہے یہان کے عجائبات سے عمود صوارہ
یعنی ستون اسکندر ہے کہ ایک ڈال پتھر کا زمین سے ڈیڑہ سو گز اونچا اوسقدر نیچے
مین جو دفن ہی وہ علاوہ کسی پادشاہ نے اوسکو کہود کر لیجانا چاہا تہا مگر جب نیچے
پر اوتارا وہ پہر سیدہا کہڑا ہو گیا اوس پر ایک آئینہ منظرا جدیا تہا اور اکثر حال
ملک فرنگ کے لیے نصب تہا مصر کا تاریخی حال بباعث طوالت لکہنا چندان
ضرور نہین مگر اس قدر لکہنا کافی ہی کہ مصر کو سلاطین غوریہ سے سلطان روم
نے لیا دولت عثمانیہ کی طرف سے یہان اول ابراہیم پادشاہ حاکم مقرر ہو کے
اون کے بعد محمد علی پاشا اون کے بیٹے ہوے پہر سعید پاشا اونکے بیٹے پہر
پہر ابراہیم پاشا ثانی بن محمد علی کے بیٹے اسمعیل پاشا حال خدیو مصر مقرر ہوے
یہ شخص بڑا منتظم اور بیدار مغز ہے اس کے کارخانہ مین اول الی آخرہ سب
درست چہپن ۵۶ ہزار فوج قواعد دان علاوہ فوج بحری کے ہے اپنے اپنے
عہد دولت مین بہت ملک حبش کا فتح کیا اور وہان تک ریل جاری کی رود نیل
سے جسکا منبع ملک حبش ہے تمام ملک شاداب ہے ہزارون نہرین اوس مین سے
کاٹ کر سارے ملک مین جاری کر دین ہین تہوڑی بہی زمین غیر مزروعہ نہوگی زمین
کی رنگت سیاہ مثل ملک مالوہ کے ہے لیکن افسوس بارش موسم پر نہین ہوتی اسواسطے

فصل ربیع و خریف دونون نہر کے پانی سے ہوتی ہین غلہ سب قسم کا پیدا ہوتا ہے
مگر غلہ مکئی کثرت سے اور جوار بہت کم ہوتی ہی ہر قسم کے انگور اور انجیر بکثرت
ہین انار کم اور عمدہ نہین آب کے درخت مصر اور اسکندریہ مین چھوٹے چھوٹے
دیکھے ہاتھی یہان بالکل نہین جو دو چار ہاتھی تھے وہ خدیو نے خرطوم مین بھجدے
بھینسین بھی ہوتی ہین چھوٹی اور گھوڑے تو یہان ایسے ہوتے ہین کہ دیدہ ہے نہ شنیدہ
جزیرہ استنبول کے نہایت شیرین بکثرت ملتے ہین - زیتون کے درخت بھی ہین
غرض بوقت عصر آگبوٹ پر سوار ہوکر روانہ بندر پرتہ سعید ہوا علی الصباح
پہر دن چڑھے بندر پرتہ سعید مین پہنچا بندر پرتہ سعید علاقہ خدیو مصر ہے اس
کے دو محلہ ہین ایک مین کل مسلمان رہتے ہین جامع مسجد بھی وہان بنی ہی اور دوسرا
محلہ جواب دریا دہانہ نہر پر ہے اوسکو فرانسیسیون نے آباد کیا ہے اوسمین سب
عیسائی قومین رہتی ہین یہہ محلہ بہت صاف اور خوش فضا ہے ہر قسم کا دوکاندار
یورپین ہے ہر شخص نے اپنی اپنی دوکان کو بہت خوبصورتی سے آراستہ کیا ہی
قریب پانچ چھہ ہزار آدمی کے آبادی ہوگی اور دن بدن ترقی پزیر ہے رود نیل
کی ایک شاخ یہان بھی ہی اور سویز کی نہر بحر روم مین یہین ملی ہے غرض کہ
یہان سے بہ سبب نہ میسر آنے آگبوٹ کے مرکب بادی پر سوار ہوکر یافہ پہنچا
اور اوسیوقت گھوڑے کرایہ کرکے بیت المقدس کو کہ یہان سے بارہ ساعۃ ہے
(ایک ساعۃ قریب ڈھ کوس کے ہوتا ہی) روانہ ہوا از راہ رملہ یافہ کے متصل نارنگی
کی بہت کثرت ہی جہان تک کہ باغ ہین وہان تک تو زمین پیلی رنگت کی سرخی آمیز
ملی پھر وہان سے سیاہ رنگ شروع ہوئی جوار باجرہ کے کھیت سے تمام زمین
آباد ہی پھر وہان سے زیتون کے درخت ملنے شروع ہوئے دور سے بڑا نی
چھوٹی املی کی طرح معلوم ہوتے ہین اوسیطرح درخت مجوف ہوتا کہ شاخین کم

پتہ دو انگل کے قریب لانبا کنیر کی وضع کا نوک دار تخم اوس کے تخم نیب سے کچے
اور بروقت پختگی کے سیاہ ہوجاتے ہین۔ یافہ سے بیت المقدس تک سڑک پختہ
بنی ہے۔ گہر گہر روغن زیتون کا جلتا ہے اور رملہ سے دوسرا راستہ خلیل الرحمن
کو گیا ہے سڑک کے فی میل چوکی پختہ بطور برج کے بنی ہے۔ راستہ مین نشیب
وفراز بہت ہین لیکن چڑہاؤ زیادہ اوتار کم رملہ سے دو ساعت اور یہان سے پہر تا
بیت المقدس پہاڑ کی چڑہائی ہے فقط آب و دیگر اشیا ملا ایک قریہ ارس کی بید
قریب پہر بیت المقدس تک پہاڑ دن مین چند سہر دیکہے زیتون ہی زیتون ہے علی
الصباح داخل بیت المقدس ہوا۔ بیت المقدس سابق کعبہ کل انبیا ملک
شام مین واقع ہے یورپین اوسکو اورشلم اور ایلیا لکہتے ہین اور یہان قدس مشہور
ہے یہ شہر بہت پرانا ہے اور کعبہ کل انبیا کا یہی تہا پہاڑ کے سرے پر بالکل
بلا نشیب آبادی ہے شہر پناہ پختہ اور سنگین ہے بنا اسکی حضرت سلیمان کے وقت
مین ہوئی تہی پہر ترمیم اس کی سلطان سلیمان خان کے عہد مین ہوئی گرداشہر پناہ کا
قریب تین چار میل کے ہے یا کچہ زاید ہو تخمینا چالیس ہزار آدمی کی آبادی ہوگی
دروازے شہر پناہ کے مشہور چہہ ہین اول باب خلیل غربی دوم
باب عمود شمالی سوم باب طاہرہ شمالی چہارم باب ستنا مریم شرقی
پنجم باب داؤد جنوبی قبلی ششم باب مغارب۔ شہر اور باہر شہر
کے قوم مسلمان۔ یہودی نصاری۔ اور بعض سامری آباد ہے۔ اکثر بازار اور
شہر مین چہت پختہ بنے ہین۔ کل فرش شہر کا سنگین اور پٹاؤن ہے۔ تمام
شہر مین اوتار چڑہاؤ ہے بجز حرم شریف کے ہموار زمین کہین نہین کل سلاطین یورپ
کے گرجا شہر سے باہر بنے ہین سب سے عمدہ اور کلان گرجا روس کا ہے البحال اوس
کا بادشا گرادیا ہے اور شہر مین ایک قدیم گرجا ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

عہد مین چہوڑا گیا تہا اب اس مین تمام عیسائی قومین عید کرتی ہین شہر کے منتہائے گوشۂ جنوب مین حرم واقع ہوا ہے یہہ حرم بہ نسبت حرم کعبہ کے بہت بڑا الضعاف عنف ہے اس کی جانب شمال و مغرب اور اضعف جانب جنوب شہر ہے اور شرقی طرف جو دیوار قلعہ ہے ملحق جانب کوہ طور ہے غار واقع ہوا ہے اور اوسکو غار جہنم کہتے ہین دروازے حرم شریف کے گیارہ ہین اوّل باب العراق ۲ باب السلسلہ ۳ باب سکینہ ۴ باب المطہرہ ۵ باب القطنین ۶ باب الحدید ۷ باب الناظر ۸ باب الغانم ۹ باب النعیم ۱۰ باب الحطہ ۱۱ باب الاسباط - جانب شرقی اور کچہہ جانب جنوب تو بالکل میدان ناہموار پڑا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہان کے مکانات کسی زمانہ مین گرا دیئے گئے ہین شاید یہہ خرابی بخت نصر کے وقت کی ہو اب کچہہ ہموار کئے ہین باقی جانب شمال مکانات شہر کے حرم سے مل گئے ہین وہ حد فاصل ہین اور جانب غربی بڑی بڑی محراب دار خلوہ نبی ہوئی ہین جانب جنوب مسجد اقصیٰ ہے کل حرم مین چار مینار ہین تین تو تینون گوشون پر اور چوتہا جانب غربی اسواسطے کہ شہر کی آبادی اور طول حرم اسی طرف واقع ہوا ہے گوشۂ شرقی جنوبی مین بسبب غیر آبادی کے کوئی مینار نہین وسط صحن مین تخت رب العالمین واقع ہوا ہے اس کا صحن کل زمین حرم سے اونچا ہے مسجد اقصیٰ کی جانب اسکے تیرہ ۱۳ زینے ہین اور شمال کی جانب پانچ زینے ہین اوس طرف بہی اسیقدر ہین صحن سب سپید پتہر سے پٹا ہے طول اس کا مشرق اور مغرب کی جانب دوسو تینتیس ۲۳۳ قدم و شمال اور جنوب کی جانب دوسو بائیس ۲۲۲ قدم جملہ نوسو لو قدم ہوا اور اگر صحن کے نیچے سے ناپا جاوے تو اور زیادہ ہو اس صحن کے چارون طرف کشادہ محراب دار دروازے ہین فقط لداؤ محراب بطور احاطہ کے دروازے کے ہے جانب جنوب دو دروازے ہین فی دروازہ چار چار محراب اور شرقیا

کی جانب ایک دروازہ ہے جسمین پانچ محراب اور شمال کی جانب دو دروازے
ہین تین تین محراب کے اور مغرب کی جانب تین دروازے ہین ایک تین محراب
اور دو چار چار محراب کے جملہ آٹھ محرابین ہوئین صحن کے بیچمین ایک قبہ عالیشان
بنا ہے جسکا ۲۳ قدم کا دور ہے شاید بنا اسکی خلفاے بنی امیہ کے وقت مین ہوئی
ہے پھر سلطان عبدالعزیز خان نے اسکی ترمیم کی اور ایک جھاڑ بہت بیش قیمت
چڑہایا - اس گنبد کے چار دروازے ہین ۱ جانب شمال باب الجنہ - جانب
شرق شرقی اور جانب غرب غربی اور جانب جنوبی قبلی اسواسطے کہ قبلہ یہان
سے جانب جنوب ہے بیچمین گردگول ستون ہین اونکے وسط مین ایک چٹان
سپید پتھر کی مائل بزردی غیر ہموار قریب قدآدم بلند واقع ہے گرد اوس کے
اتنی بڑی دیوار ہے کہ آدمی اونچا ہاتھ کر کے اسکو چھو سکتا ہے ایک جانب کم
اور ایک جانب زیادہ معلوم ہوتی ہے سوئے بیچ کا موٹا دل قریب ڈیڑہ ہاتھ
کے ہوگا جو سوراخ مین سے نظر آتا ہے لوگ کہتے ہین کہ آگے یہہ سخرہ معلق کا تہا
سید محی الدین عربی نے واسطے رفع خدشہ زایرین کے یہ دیوار بنوا دی جانب
جنوب اوس کے اندر جانے کا دروازہ ہے اور بیچمین اوس کے ایک گول سوراخ
ہے سخرہ کے اندر یہ زیارتین ہین ۱ تخت رب العلمین ۲ قدم رسول صلی
اللہ علیہ وسلم ۳ محراب امیر حمزہ رض ۴ پنجہ جبرئیل واللہ اعلم ۵ مکان جہان
جہان حضرت نے سب انبیاؤن کو نماز پڑہائی ۶ قدم ادریس ع ۷ زبان تخت
رب العالمین ۸ محراب سلیمان علیہ السلام ۹ نشان سر رسول صلی اللہ علیہ
وسلم ۱۰ محراب خضر علیہ السلام ۱۱ مقام شفا جبرئیل علیہ السلام ۱۲ محراب
خلیل علیہ السلام ۱۳ محراب داؤد ۱۴ مقام ارواح امت محمدیہ ۱۵ اشتکاف
سنگ کہ حضرت معراج کو یہین سے تشریف لے گئے تھے تفصیل زیارات

فوق صخرہ واقع قبہ ۱ محراب امام اعظم رح ۲ باب الجنتہ ۳ نمونہ شمشیر علی
رضی اللہ عنہ ۴ درخت حدید ساخت حضرت داؤد علیہ السلام ۵ موے مبارک
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبہ کی چھت تمام مطلا ہے اسی قبہ کے متصل جانب
گوشہ جنوب مین ایک چھوٹا قبہ کشادہ گول ستون پر بنا ہے وہ حضرت داؤد
علیہ السلام کی عدالت کا مقام ہے صخرہ سے جانب جنوب قریب سو قدم کے
فاصلہ پر مسجد اقصیٰ واقع ہے مسجد کے باہر سے سات دروازے نظر آتے ہین
بیچ مین کا دروازہ بڑا ہے یہ دروازے مسجد کے بطور غلام گردش کے واقع ہوکر
ہین اندر کے دروازون مین جو ان کے مقابل ہین اونمین آئینون کے کواڑ بطور
انگریزی لگے ہین اندر تمام ستون ہی ستون ہے اونیز محرابین عرض کے تو ساتا
درہین اور طول کے جو جانب قبلہ واقع ہوا ہے نو در ہین اور تنہا ے دیوار
مسجد مین بڑے روشندان ہین جنمین آئینون کی رنگین جالی لگی ہے خصوص جہان
کہ امام کھڑا ہوتا ہے وہان روشندان کی جالی کیفیت دیتی ہے تفصیل اون مقامات
کی کہ جنکی زیارت مسجد مین سب کرتے ہین ۱ قریب دروازے کے نشان ہارون
علیہ السلام کا ہے جسکے گرد لوہے کا کٹہیرا بنا ہوا ہے ۲ متصل دو ستون ہین کہ اونکے بیچ
سے آدمی نکلتے ہین ۳ محراب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۴ محراب حضرت موسیٰ
علیہ السلام ۵ منبر عمر رضی اللہ عنہ چوبی کندہ بہت عمدہ ہے جسپر امام جمعہ کا خطبہ
پڑھتا ہے ۶ مصلی شافعی رحمتہ اللہ علیہ ۷ مسجد عمر رض اللہ عنہ اسی مسجد کے جانب
چپ ایک مسجد چونہ گچھ کی ہے جسمین پتھر کا کچھ کام نہین ۸ مقام اربعین اصحاب
تابعین و ملحق مسجد و مساجد ۹ محراب حضرت یحییٰ ۱۰ محراب حضرت زکریا یہ مسجد
جدید بنی امیہ کی خلافت عبد المطلب مین بنی ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام
کے وقت کی مسجد اقصیٰ اس کے نیچے ہے اوسکی بنا پر اسکی بنا ہے اسکی محراب

طولاً اور عرضاً اوسیقدر ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اوپر سے گول اور بعض ایک
ڈال پتھر اور چو پہلو پتھر کی بنی ہوئی ہے دیوارون مین اکثر شہتیر اتنا طویل اور
عریض پتھر لگے ہوئے ہین ہر ایک ساتھ ہاتھ لمبی اور چار ہاتھ چوڑی چٹان ہو
ہے اس مسجد مین بھی دیوار جنوبی کی جانب سنگین جالی بمنزلہ روشندان ہے جس مین
سے روشنی آتی ہے کیونکہ وہ طرف قبلہ رو غار پہاڑ سے واقع ہے اور تین
طرف مسجد پڑتی پڑتی زمین کی برابر ہو گئی ہے منتہائے گوشہ مابین جنوب و مشرق
منتہائے دیوار حرم برج قلعہ واقع ہے اوسمین مہد عیسیٰ یعنی گہوارہ ہے جو ڈیڑہ
ہاتھ لمبا اور ایک ہاتھ چوڑا ایک بالشت سے زیادہ گہرا پتھر ہے اوسمین سے مسجد
سلیمانی کے جانے کا راستہ ہے یہ بھی زمین کے اندر اوسیطرح اور اوتنی ہی
بڑی طولاً اور عرضاً ہے اس کے اور مسجد اقصیٰ کے درمیان مین جو اوپر میدان ہے
اور اندر اوسکے اور مکانات ہین۔ **تفصیل مکانات قابل زیارت** ۱۔
پل صراط ۲ حوض کوثر مابین صخرہ و مسجد پتھر کا حوض ہے اوسمین کچھ بطور فوارہ
بنا ہے ۳ باب التوبہ ۴ باب الرحمۃ ۵ تخت سلیمان علیہ السلام ۶ باب الاسباط
خارج بلد قدس ۷ قبر مریم مابین جبل قدس و طور کے ہے جو غار مین واقع ہوئی
ہے اوس مین نشیب ہے پھر اوس نشیب اندر بطور باؤلی کے اوترنا پڑتا ہے
چار زینے ایک مختصر چوک تک ہین پھر اور سینتالیس زینے بہت چوڑے
کب سیر سے گہرا انجوبی اوبر جائے سنگین بنے ہین اندر ایک مختصر حضرت
مریم کی قبر ہے سنگ مرمر کی اور اوسکی پشت کی جانب مختصر آپ کی تصویر
اسطرح بنائی ہے کہ حضرت عیسیٰ آپ کی گود مین بیٹھے ہین تھا اور اوس کے اثنا الیق برا
روم کے نصاریٰ مین پہر دن چڑھے تک وہ عبادت کیا کرتے ہین کسیکو
جانے نہیں دیتے پر اجازت عام ہے جہاڑ فانوس چاندی کے بسبب اندھیرے

کے رات دن روشن رہتے ہین ۲ قبر داوٗد علیہ السلام جانب جنوب متصل دروازہ باب
داوٗد آپ کی قبر شریف ہے اس محلہ کا نام صیحون ہے قبر پر قبہ ہے اور مسجد بنی ہے
غلاف زرکاری پڑا ہے ۳ حضرت عزیز دروازہ شرقی کے باہر مائل جنوب قبہ عزیز ہی
متنبیہ اور قریہ اوزیرین جو اوزیر علیہ السلام ہین وہ اوزیر بالف مقصورہ ہین
جبل طور پہاڑ قدس سے جانب شرق بیت طور زیتون ہے وہ طور سینا
نہین جہان حضرت موسےٰ علیہ السلام کو دیدار ہوا تہا وہ سویس کے قریب مصر کی راہ
مین واقع ہے غرض یہ بہی متبرک ہے بیت المقدس سے مابین جبل قدس اور مکان فرعون
بطور گنبد بنا ہے اسپر نصاریٰ کنکا پہونچتے ہین یہہ پہاڑ بہت اونچا ہے یہان سے تمام
شہر قدس نظر آتا ہے ۳ اسی پہاڑ پر قبر حضرت سلمان فارسی کی ہے چہوٹا گنبد قبر پر بنا ہے
مابین کوہ بیروت اور دمشق کے ایک قوم ہے درویزی بکثرت آباد ہے اونکا یہہ مذہب
ہے کہ حضرت سلمان فارسی نبی آخر الزمان ہین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہی
نبی تہے کوئی احکام شرع کی پابندی نہین ۳ مسجد عیسیٰ جہان سے آپ نے آسمان پر
صعود کیا تہا پتہر پر نقش قدم موجود ہے اسپر گنبد بنا ہے ۴ شیخ محمد علی ۶ حضرت
رابعہ بصری ایک گنبد مین مدفون ہین یہان طور سے پانچ کوس جانب شرق جبل ریحا
قبہ ویرانہ مین قبر حضرت موسےٰ ہے اس قبر کے قریب ایک جہیل ہے سمندر بہت بڑی
آب شور کی ہے قوم لوط یہین پر غارت ہوئی تہی حضرت موسیٰ کی قبر کے قریب ایک پہاڑ
ہے جسمین سے سنگ سیاہ نکلتا ہے اور اوسکے ظروف طرح طرح کے
بنواکر تبرکاً لوگ اطراف و جوانب کو لیجاتے ہین اگرچہ ان پہاڑون میں سپید پتہر بہی
پیدا ہوتا ہے مگر سیاہ پتہر جو نامزد حضرت موسیٰ کے ہے اسلیئے سیاہ پتہر کو سنگ موسیٰ کہتے
ہین بعد نماز جمعہ قدس سے جانب خلیل الرحمٰن کہ سمت کعبہ واقع ہے اور چہ ساعت کا
فاصلہ رکہتا ہے روانہ ہوا اثناء راہ مین خلیل الرحمٰن کے قریب ایک نہر ہے اور متصل

بلندی پر حضرت سموئیل کا مزار ہے اُس سے نیچے گانون کے قریب مسجد مین حضرت
سمائیل نبی ہین اور جبل خلیل پر قریہ حلحل مین حضرت متی ابن یونس ہین اُس کے
قریب حضرت یونس کا قبہ ہے اُسکے قریب نبی صعمر بن حضرت عیص برادر یعقوب
ہین **فائدہ** جو پہاڑ کہ بیت المقدس کے قریب ہین اونکو جبل قدس کہتے ہین اور
خلیل الرحمٰن کے قریب جو ہین اونکو جبل خلیل کہتے ہین **خلیل الرحمٰن** اُسکو
کنعان کہتے ہین قدس سے چھ ساعت جانب جنوب پہاڑ کے نشیب مین واقع ہے شہر
کنعان بیت المقدس سے چھوٹا ہے مکانات یہان کے سنگین و پختہ بنے ہوئے ہین
وسط شہر مین مزارات متبرکہ مفصلہ ہین بلندی جنکی اٹھائیس زینے ہین خاص مسجد
مین دو قبہ چوبی بنے ہوئے ہین ایک قبر مین قبر حضرت اسحاق علیہ السلام کی ہے اور
دوسرے مین آپکی بی بی رقبہ مدفون ہین اس سے ملے ہوئے دو مقبرے محاذی متقابل
واقع ہوئے ہین ایک مین قبر حضرت ابراھیم علیہ السلام ہے اور دوسرے مین
قبر حضرت سارہ کی ہے اُس سے آگے ایک مکان دو قبہ اور ہین ایک مین یعقوب
علیہ السلام دوسرے مین حضرت یوسف علیہ السلام ان سب مزارات پر غلاف مخملی و زر
دوزی پڑے ہوئے ہین شہر گوشہ پہاڑ کی جانب حضرت ابو بکر شبلی کا مزار ہے —
خلیل کے اطراف و جوانب مین تمام پہاڑ پر انگور اور انجیر اور انار کے باغات ہین
پہاڑ مین پختہ زمین اسطرح بناتے ہین کہ پہاڑ مین جہان نشیب ہو اول اُس پہاڑ
مین اکثر نشیب ہی ہوتا ہے وہان کے بڑے بڑے پتھر توڑ کر اُن پتھرون کی دیوار بناتے
ہین اور زمین کو صاف کرتے ہین درخت کے قلم لگا دیتے زیتون کو بھی علاوہ خود رو
ہونے کے اسی طرح لگاتے ہین انگور عمدہ خلیل الرحمٰن سے اطراف و اکناف کو جاتے
ہین ایک پیسے کے انجیر تیس سے زیادہ اور انگور آدہ سیر سے زیادہ ملتے ہین زمین
کی رنگت اکثر سیاہ اور بھوری اور بعض جگہہ سرخ پتھرونکی رنگت سپید وہان ہی سیاہ

موضع زکریا بسمت یافہ روانہ ہوا۔ اس موضع مین حضرت زکریا نبی ہین اور زکریا مین

فائدہ ایک ایک نام کے کئی کئی نبی ہین چنانچہ واسطے تحقیق اور توضیح کلام کے

دو چار انبیا کا مذکور کرتا ہون منجملہ اونکے حضرت ذکریا بہی ہین کہ تین ایک کا تو مذکور

ہوچکا دوسرے زکریا مرسل مشہور ملک شام مین آس لسطویہ کے غار مین مدفون

ہین وہین چند حضرت یحییٰ ہے اور تیسرے زکریا حلب مین یہان سے رملہ آیا

رملہ بہت بڑا قصبہ قدیم ہے مکانات پختہ اکثر ویران ہین یہان دو نون رستہ

خلیل الرحمٰن کہ دس ساعۃ ہے اور قدس نو ساعۃ آکر مل گئے ہین یہان سے یافہ

تین ساعۃ ہے یہان ہزارون مزارات اولیاء اللہ کے ہین لیکن جو یہان زیادہ مشہور

ہین شہر کے کنارے مزار حضرت فضیل بن عباس اور اُم الفضل کا ہے اور آگے

بڑہکر سڑک کے بائین جانب حضرت صالح علیہ السلام کا مسجد ابیض کی قریب

مزار ہے اسکا منارہ ابیض دور سے نظر آتا ہے وہان سے یافہ آیا یافہ یافث

بن نوح نے اوسکو آباد کیا تہا خاص شہر مین تو کوئی نبی یا کوئی زیارت بجز اس مسجد

کے جہان مائدہ حضرت عیسےٰ پر نازل ہوا تہا نہین لیکن قرب و جوار مین ہزارون

انبیا اور اولیا ہین۔ ا۔ حضرت لقمان حکیم اور اونکے فرزند مشکن جنکا مذکور قرآن مجید

مین ہے قریہ سرفی مین دو نون مدفون رملہ یہان سے قریب ہے اس کے

قریب قصبہ یہود مین یونان مین انکا نام کشجر ہے اُسکے قریب آدہ کوس پر

حضرت ذی الکفل ہین اُسکے قریب قریہ کفرسات مین بن یامین برادر خورد یوسف

ہین اُسکے قریب قریہ قلقیل مین شمعون بن یعقوب ہین اُسکے قریب قریہ

طیبہ مین مسعود نبی ہین یافہ سے تین کوس جانب جنوب میدان مین حضرت روبیل

نبی ہین اُن کے قریب قریہ قوبیبہ مین قندنی ہین اونکے قریب حضرت ابو

ہریرہ صحابی راوی حدیث ہین اُسکے آدہ کوس پر بیت شیث مین حضرت شیث

پیغمبر ہین کہ جنکو شیث کہتے ہین اونکے نزدیک ایک موضع جبرقہ ہین برقہ نبی
ہین برادر یونس پیغمبر یافہ سے عسقلان کے رستہ مین ہین عسقلان قصبہ چھوٹا
سا قدیم مردم خیز ہے یافہ سے نو ساعہ وہان نبی برہان کا مزار ہے اور ہزارون مزار
اولیاء اور شہداء کے ہین اوسکے قریب موضع جبرجلیس مین بھی نبی اور مخصوص
نبی ہین قریہ غزہ جو عسقلان سے قریب ہے وہان حضرت ہاشم حضرت صلی اللہ علیہ
کے جد کی قبر ہے اوسکے قریب حضرت نبی بطیمہ اور سام اور حام اور یافث پسران نوح
علیہ السلام کی قبرین ہین یافہ سے مائل جانب مغرب تین کوس دریا پر سیدنا علی ابن علیل کا
مزار ہے اوسپر ابن قلیل جو کندہ ہے غلط ہے آپ بڑے کاملین سے گذرے ہین اس
ملک کے لوگ آپکے بڑے معتقد ہین ہرگز آپکی قسم نہ کہاوینگے عبالیسین عمر رضی اللہ
عنہ کی اولاد سے ہین حضرت عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی چار برس کے تھے کہ آپکا
انتقال ہوا تھا فح دو ہین صاحب سفینہ اور مرسل الکرک یافہ سے تیرہ ساعہ اور
اور دوسرے نبی قریہ ذو ہین اور ذی الکفل پانچ ہین مرسل ابن ایوب اور جبل نابلیس ہے
یافہ سے چہ ساعہ قریہ کفر بارس مین اونکا مزار ہے اور دو دمشق مین تین موصل مین چار
نصیبین مین پانچ غزہ کے قریب پانچ یافہ کے پہر اگنبوٹ نیما پر سوار ہوکر شنبے علی الصباح
پورٹ سعید مین پہنچا یہان سے بوقت ... بوسطیمری پر سوار ہوکر ابراہ علی الصباح اسمعیلیہ پہنچا
وہان سے قریب شام ریل پر سوار ہوکر سویس پہنچا یہ نہر سکندر کے وقت مین کہودی گئی تہی اور وہ نہر پہر
ہر چند تلاش کی تہی پہر عہد سلطان عبد المجید مین قوم فرانسیس نے ۹۵ برس کا ٹہیکہ لیکر کہودنا شروع کیا
اسمین انگریز بہی شریک ہوگئے تہے اسپر اخیر خود خدیو مصر بہی انگلش کی دیکہادیکہی تا انہی مین شامل ہوگئے تہے تہوا
فرانسیس بغیر شرکت انگلش کے اسکا انصرام ہوتا دشوار تہا بارہ برس مین کہد کر تمام ہوئی سنہ
برس سے اسمین جہاز رانی شروع ہوئی ہے سب اونیس سال ہوئے بیسوان سال
شروع ہے آٹھ ہزار قدم سے اسکا عرض کم نہوگا بڑے جہاز اسمین با آہستگی دن کو

چلتے ہین اور شب کو ٹھہر جاتے ہین جب دو جہاز مقابل ہین آتے ہین ایک کو ٹھہرا دیتے
ہین جب وہ نکل جاتا ہے تب اوسے چلاتے ہین طول اوسکا ایکسو چالیس میل کا ہے اب
ہم اون فوائد کا بیان کرتے ہین کہ آگاہی اونکی واسطے آسایش سفر کے ایک مایہ بکتفی ہے۔

دمشق

سنہ ۱۸۸۷ء مین جبکہ نواب محمد عمر علیخان صاحب بہادر والی ریاست پاسودہ کو سفر یورپ سے
معاودت کا اتفاق ہوا۔ تو نواب صاحب ممدوح نے بعض مقامات متبرکہ مثل دمشق وغیرہ
کے حالات سیاحت فرما کر کتاب فرہنگ فرنگ مین درج فرمائے لہذا اوس مین سے انتخاب
کرکے لکھا جاتا ہے۔

صبح آٹھ بجے دمشق شام پہونچے۔ بیروت مین دو زیارتین ہین۔
جامع بیروت مین حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ہاتھ مدفون ہے۔ دوم امام
اوزاعی محدث ہین۔ بیروت سے روانہ ہوکر تھوڑی دور قریب دو تین میل
کے جبل البنان کی چڑہائی شروع ہوئی عرض اس پہاڑ کا ایک فرسخ۔ اور طول ۵ فرسخ
اسکے بعض بعض چوٹیون پر ابھی تک برف ہے۔ جو لوگ لاکر ابھی تک بیروت اور دمشق
مین استعمال کرتے ہین۔ تمام پہاڑون پر پانی۔ اور چوٹیون تک آباد۔ ابھی گیہون
کٹ رہے ہین اور کہین کہین سبز بھی ہین۔ چنے بھی سبز۔ ہولا بھی بکتا ہے مصر مین
بھی کھلیان دیکھکر آئے تھے۔ جولائی اور اگست مین یہان ذرا گرمی پڑتی ہے۔
یہہ وہی کوہ لبنان ہے کہ جہان ہزارون اولیاء اللہ کا مسکن رہا اور اسی کا ذکر
حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔
بیروت مین ریل بن رہی ہے جو یہان سے مکہ اور جدہ کے قریب سی جاتی ہے
وہان سے ایک شاخ یافہ کو جاوے گی۔ اور دوسرے شام کو جبل لبنان کے

اوپر دمشق کیجانب میدان ہموار ملا - محمودیہ خان تک پہر دمشق تک کوئی قصبہ
نہین بجز قریات صغیر کے اور پہاڑون کے - دو تین میل سے پہاڑ کا اوتار و نشیب
شروع ہوا تہا اور جس قدر ہم شام کے قریب ہوتے جاتے تہے اوسیقدر
پانی کی کثرت اور باغات زیادہ ہوتے جاتے تھے - یہانتک کہ ہم ایک میدان
وسیع مین پہونچے - یہان نہر کے دونون طرف قریب تیس توپون کی رکھی ہوئی تہین
اور وہ میدان قواعد تہا - یہان سے آبادی شہر کی شروع ہوئی اور اوس سبزہ مین
مکانات کی سپیدی کی چمک کا عکس نہر مین پڑنے لگا **لمولفہ**

ایک عرصہ سے تھا دل مین دیکھنے کا اِس کے عشق
بعد مدت کے دکہائی حق تعالےٰ نے دمشق

جو شہر کسی زمانہ مین آپ اپنا نظیر تہا اور عہد خلفاے بنی اُمیہ مین دارالخلافت
رہ کے زمین مجمع علم اور مجمع فضل و ہنر رہا ہے - مسکن اولیا و انبیا مدفن اصحاب
عظام معدن اہل البیت کرام ہے اور باوجود اِس شرف و بزرگی کے لطافت
و نظافت مین بہی **لمولفہ**

ساری دنیا مین پہر کے نہ دیکھے گا کبہی + جسنے دیکھی ہو فضائے فرحت افزا شام کی

کوئی عمارت عالیشان کیا بلکہ کوئی گہر کا شانہ کوئی صحن خانہ کیا پاخانہ تک نہ بچا ہوگا
جسمین سے نہر جاری نہو - صحن مین بڑے حوض جسمین فوارے پانی کے بہہ کر
موریون کے ذریعہ سے چلا جاتا ہے اندر مکانون کے چہوٹے حوض واسطے استعمال
ظروف کی ضرورت ہی نہین - گہڑے مٹکون کی یہان مٹی خراب - پانی برف کا -
تمام صحن مین درخت میوے کے اور پہول -

فائدہ - پہاڑون سے دو بڑی نہرین آکر پہلے ایک ہو گئی ہین - اوسکا
نام بردا ہے پہر اوسکی شاخین ہوکر اسمار مختلف سے تمام شہر مین جاری ہین -

شہر کے ایک کونے پر جبل الصالحین جہاں مدفن انبیا ہے واقع ہوا ہے جسکا مذکور حدیث شریف مین آیا ہے سب سے پہلے ہم تفصیل بازار شہر کی شروع کرتے ہین -

پہلے - سوق قہاوی کلان باب الثریا - اسمین پہلے گاڑی سے اترتے ہین اسکے قریب دارالامارت ہے جسکے روبرو میدان وسیع اسمین حوض ہے اسکے روبرو چمن -

دوم - سوق مصوغ دار - یہان زیور وغیرہ فروخت ہوتا ہے -

سوم - سوق القلعہ - اسمین ہتہیار - بندوقین طمنچہ بکتے ہین

چہارم - سوق قمیلی - اسمین پارچہ وغیرہ لباس پوشیدنی بکتے ہین -

پنجم - سوق الدرویشی - اسمین قہوہ اور سگار - تماکو فروخت ہوتی ہے اور ظروف قہوہ

ششم - سوق باب جامی - اشیائے اکل وشرب فروخت ہوتا ہے -

ہفتم - سوق سنانی - سنانی پاشا حاکم دمشق نے اپنے عہد حکومت مین یہہ بازار اور جامع بنائی تہی - اسمین جوتے موزہ اور اشیای چرمی فروخت ہوتی ہین -

ہشتم - سوق المیدان - اناج وغیرہ اطراف ملک خصوص حوران سے اکر یہان بکتا ہے

نہم - سوق شاغور - طعام وغیرہ حلویات یہین فروخت ہوتے ہین

دہم - سوق الشحم - لحم وغیرہ اکل وشرب یہین میسر آتا ہے -

یازدہم - سوق البزوری - حلویات - مربیات بکتے ہین -

دوازدہم - سوق باب البریت - ملبوسات -

سیزدہم - سوق حمیدی - جدید ملبوسات -

چہاردہم - سوق الحدید - انگریزی بوٹ اور اسباب چرمی اصپان گہی وغیرہ -

پانزدہم - سوق اروام والخرج - تلوار و بندوق و ملبوسات -

شانزدہم - سوق السروجی - گہوڑون کے زین اور اشیائے چرمی -

ہفتدہم ۔ سوق الخیل ۔ گھوڑے اور خچر ۔ گدہے وغیرہ فروخت ہوتے ہین ۔
ہیجدہم ۔ سوق القفار اسمین سجاد الاقصاب اہلبیت ہے ۔
اور علاوہ اسکے اور بازار چھوٹے چھوٹے ۔ اطراف محلات مین جیسے سوق الصالحیہ
جبل صالحین کے نیچے جہان حضرت محی الدین اکبر عربی ہین ۔
مردم شماری اسکی اب اڑہائی لاکھ کے قریب ہے بیچ شہر مین ایک قلعہ ہے
کہنہ اسمین فوج سلطانی رہتی ہے ۔

احوال زیارات

(اندرون و بیرون شہر)

اول آثار الصنادید سے مسجد جامع بنی امیہ ہے ۔ تین درجہ کی ہر درجہ مین ۱۲ محراب واقع ہین ۔ اسطرح کہ دس دس محرابین گول ستون سنگ مرمر پر واقع ہوئی ہین اور بیچ کے چہ پہلا جو انواع اقسام پتھرون رنگ برنگ سے منقش ہے ۔ روبرو کی دیوار مین تمام آیات قرآنی منقوش ہین ۔ اور جہان امام نماز پڑھاتا ہے وہان بہت عمدہ قیمتی پتھرون کا کام ہے ۔ بیچ کا درجہ قدیم ہے بنی امیہ کے وقت کا ہے ۔ باقی ہر دو درجہ کی ترمیم و تعمیر جدید ہے شاید ستون قدیمی ہون ۔ فرش قالین بایان جانب ۔
چھٹے محراب کے قریب حضرت یحیی علے نبینا علیہ السلام کا روضہ چھوٹا گنبد بنا ہوا ہے فاتحہ سے مشرف ہوا ۔

گوشہ مسجد مین ایک حجرے مین دو قبرین ہین معلم نے کہا کہ ایک سر حضرت سید الشہدا ہے دوسری قبر حضرت امام حسن علیہ السلام ۔ و اللہ اعلم بالغیب
اندر ہی مسجد کے تین حوض پانی کے ہین مسجد کا حرم بہت وسیع ہے بیچ مین

فوّارہ اور بازو پر دو حوض ایسکے منارہ ابیض پر جناب حضرت عیسیٰ علیہ
السّلام نزول فرماوین گے۔

زیارات بیرون بلد

پہلے باب الصغیر۔ اسکے قریب قبرستان مین حضرت بلالؓ کا مقبرہ ہے۔ دوم
حضرت سکینہ بنت حضرت امام حسین رضؓ۔ سوم حضرت کلثوم بنت
حضرت فاطمہ علیہا السّلام۔ چہارم حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار بھی
مدفون ہین پنجم حضرت معاویہ رضؓ۔ ششم ام حبیبہ ہمشیرہ حضرت معاویہ ام
المومنین مدفون ہین۔

اس سے ذرا آگے قبر یزید پلید کی جسپر پتھرون کا انبار ہے جو کوئی
وہان جاتا ہے ایک پتھر اوسپر پھینکتا ہے۔ ہفتم شیخ اکبر محی الدین ابن عربی
سوق صالحین جبل صالحین کے نیچے ہین۔ اور آپکے دو فرزند صاحبزادے
مدفون ہین پہلے شیخ عماد الدین اور دوسرے صاحب کا نام فراموش ہوگیا
اونکے قریب عبد القادر۔ بادشاہ الجزایر مدفون ہے۔ جنہوں نے کئی
برس فرانس سے لڑکر فتوحات نمایان کین جب کہین مدد نہ ملی تو ملک چھوڑ کر یہان
آئے کچھ دن روم مین رہے۔ پھر یہان آکر فوت ہوئے۔ نہم حضرت
زینب بنت فاطمہ علیہا السلام قریہ زینب مین جو بیروت قریب چار پانچ
میل کے واقع ہوگی حوران کی طرف۔ وہان سے حوران کے پہاڑ نظر آتے ہین
دہم دمشق سے دو ساعت راہ ہے وہان حضرت دحیہ کلبیؓ کا مزار ہے۔
الغرض وہان سے لوٹکر بیروت آئے۔ پھر وہان سے جہاز عثمانی پر
سوار ہو کر براہ بیروت سعید و سویس جدہ شریفہ داخل ہوئے

کجا بود اشہب کجا تاختم

ناظرین اخبار تو یہہ جانتے ہونگے کہ ہم روس میں گلگشت اپنہا سے روسیہ میں سمرقند و بخارا انکا تفرج کر رہے ہیں۔ اور ہمارا یہہ حال کہ احرام بندہا ہوا لبیک پکار تی ہوئی قلعہ میں شغدف پر سوار گرم رفتار ہیں۔ مولف

کہاں ہے روس کہاں روم کس جگہ جدہ ۔ لیے پہرے ہے کہیں مجھے کہاں تقدیر

اسکا سبب ناظرین کو یاد ہوگا کہ سنہ گذشتہ کے سفر یورپ میں بوقت معاودت ہند ارادہ مصمم تہا کہ پیرس سے ازراہ ویانہ و بوڈہ پسٹ ۔ بلغراد ۔ صوفیہ ۔ پلونا ۔ کوہ بلقان جہاں روم و روس کا معرکہ عظیم واقع ہوا ہے ۔ ملاحظہ کرتا ہوا ۔ اسٹنبول جاتا لیکن بباعث چند موانع کے ملتوی رہا تہا۔

بڑا سبب تو عدم موجودگی ریل تہا۔ اور برف باری علاوہ آئینہ فرنگ دیکھو۔

امسال ریل بہی جاری ہوگئی۔ اور موسم بہی نہایت خوش آیندہ اور دریافت حالات تاریخی اور ادراک سوانح و معرکہ عثمان پاشا بہی لابدی تہا۔

اس لئے اسکا سے خان عزم کو ایشیا کی جانب سے پولنڈ ۔ وارسا کی طرف منعطف کی۔

اسواسطے کہ ماسکو سے اگر ہم بخارا کو جاتے تو پہلے بذریعہ ریل استراخان پہونچتے ۔ وہاں سے ۔ بحر الخضر یعنی دریائے کاسپین آزون ادا پر اترتے ۔ وہان سے ازراہ ریل مرو سرخ ۔ کہاکہا ۔ سمرقند جاتا ۔ وہاں سے پہر اوسی راہ سے لوٹکر کاسپین پر سے باکو ۔ یا طوم آتا ۔

وہاں سے ازراہ ریل طفلس جو دار الحکومت کوہ قاف ہے جسکو اہل روس

کالس کہتے ہیں جہاز پر سوار ہوکر چھٹے دن استنبول پہونچنا مگر ملاحظہ سرو بہ دبلگیریا اور معاینہ و اقفانات عظیمہ سے محروم رہتا۔

علاوہ اسکے اودسی ایک راہ سے ذہاب و ایاب واقع ہوتا۔ اسلیئے امسال سفر ایشیائے روسی کو ملتوی کرکے سال آئندہ پر مقرر کیا۔

اب ناظرین سے پذیرا معذرت کا خواہان ہون انشا اللہ تعالی سال آئندہ ازراہ کابل و بلخ و بخارا کی سیر سے بہرہ حاصل کرونگا انشا اللہ تعالے۔

ایک سیاح بخاری باشندہ پشاور سے جو جہاز عثمانی میں میرا رفیق تھا اور بخارا سے واسطے ادائے حج کے آیا تھا استنبول سے بخارا تک کا حال دریافت کرکے واسطے فائدہ مسافرین کے درج ذیل کرتا ہون۔

فائدہ

بخارا الف۔ ایک ہفتہ میں دو مرتبہ ریل چلتی ہے۔ جمعرات اور اتوار کو۔ کرایہ سولہ کاغذ۔ فی کاغذ (۵) تنگہ اوزان آوا تک۔ یہان مال کی تلاشی ہوتی ہے۔ دورات دو دن میں پہونچتی ہے۔ مال کی روزینہ آتی جاتی ہے۔ وہان سے جہاز کاسپین میں سوار ہوتے ہیں۔ کرایہ ساڑہے تین سم۔ یعنے نوٹ کاغذ۔

ایک رات ایک دن میں باکو پہونچتے ہیں باکو سے روز ریل روانہ ہوتی ہے۔ بارہ بجے اٹھارہ نوٹ پندرہ ٹین اور فی کاغذ نو نوٹین۔

رات کے ۱۰ بجے طفلس پہونچتے ہیں وہان سے ریل بدلکر واپس جاتی ہے دوسرے دن میں روانہ ہوتی ہے۔

بارہ بجے رات کو باطوم یعنے بادیہ کو پہونچتی ہے یہان پاس پورٹ دیکھتے ہیں وہان سے ۵ دن میں جہاز اسلام بول آتا ہے ازراہ طربزون۔

کرایہ نو لوٹ کاغذ اٹھارہ ٹین ہیں۔

نام اسٹیشن

پہلے بخارا۔ دوسرے بنک ہاموں دریا۔ تیسرے چارجوئی۔ چوتھے مرو لیے خوارزم
پانچویں عشق آباد۔ چھٹے کہاکہا۔ بخارا سے سمرقند۔

بخارا سے رات کے دس بجے ریل روانہ ہوتی ہے۔ صبح پہنچتی
ہے تین کاغذ نوٹ اور چالیس ٹین۔

منزل سوم عراق عرب

[illegible]

ہوا اسے شوق مزارات خانہ اتنا آباد + چہ خوش وانہ مرا سے کشد سوئے بغداد
مقامیہ یہ تذکرہ سفر تیسرے حج کا ضمیمہ ہے کیا ہماری ہمت کیا ہماری اولوالعزمی
کیا ہماری تدبیر کا نتیجہ ہے اگر واقعی یہ امر ہوتا تو آج ۲۵ یا ۳۰ حج کا ہونا ہمارے
اعمال میں لیا ہوتا۔ یہ ایک محض تائید ایزدی اور عنایت سرمدی ہے جس
سے ہوا ہو کہ لقدیر ازلی نہ قابل ہوتا پڑتا ہے اور مشیت ایزدی گویا الفور ما تھا
ہو جاتا ہے۔ چہ اینہم غنیمت است خدا قبول کرے جب حج ثالث سے ہم فارغ ہو کر
بحکم ایں شعر کے ہ

ز انتہم شدہ حاصل ز عمر قدس و حجاز
ہمہ فیہ طبع ہوا سلوک ساختم بحجاز

۱۲ ذی الحجہ کو داخل جدہ ہوا یہاں تھوڑی مدت تک منتظر جہاز بمبئی رہا آخر

مجبور ہو کر روح پر فتوح حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی جناب عبدالقادر جیلانی سے باین طور استغاثت چاہی للمولف

زراہ مکرمت ای غوث آب لطف بریز — چہ اندرون مرا پاک سوخت نار فراق
تو دست گیرم شو کہ من افتادہ زپا — کہ دست گیری ما نیست دور از اشفاق
چنان نما کہ بسایم زخضوع وخشوع — جبین عجز بسر آستانہ ات بعراق

بالاخر تقدیر ادہا ستہ آیا ۱۷ ار محرم الحرام کو دخانی جہاز غیر معمولی موسی بغدادی پر سوار ہو کر روانہ بصرہ ہوا الحمد للہ فضل الٰہی سے وہان سے چوتھے دن عدن مین پہنچا درمیان دریا کے لب ساحل جو قریات اور بندرگاہ واقع ہین اونکی تفصیل یہہ ہے -
(۱) جدہ (۲) مرص ابراہیم (۳) الیف (۴) کم فدا (۵) حبۃ اللہ (۶) مکران (۷) حدیدہ (۸) مخا (۹) باب مندب (۱۰) عدن پہر عدن سے (۱۱) ابروم وہان سے (۱۲) مکلا جہان تک جہاز سیدہا مشرق کی جانب چلتا ہے یہان سے مائل جنوب ہوتا ہے مکلا مشہور بندر واقع حضرموت کی آبادی اسکی قریب پانچ یا چہہ ہزار آدمیون کی ہوگی - یہان کے حاکم کو نقیب کہتے ہین سابق مین عمر بن عبدالمعین وہ جمعدار حیدرآباد المخاطب بسلطان یار جنگ برادر برق جنگ ساکن حضرموت نے حاکم مکلا کو قرضہ دیا تہا پہر دربارہ ادای قرضہ کے جنگ وجدل رہی آخرکار ادائے قرضہ کے لیئے ایک مدت مقرر ہوئی کہ اگر اس مدت مین قرضہ ادا ہو تو نصف مکلا جمعدار کو عوض قرضہ کے دیا جاوے پر وہ مدت بہی گذر گئی اور صورت ادا کی نہوئی تب جمعدار نے مکلا پر لشکر کا ارادہ کیا کیونکہ اب جمعدار مذکور حضرموت کے اکثر بلاد پر قابض ہے اور سلطان منظور برادر سلطان غالب حاکم حضرموت کو مارکر اوسکے شہر پر قابض ہو گیا ہے اب سنا گیا ہے کہ شہر ہی جو قریب مکلا کی واقع ہے لے لیا لیکن گورنمنٹ انگریزی

سے پہنچ ہین چلکر دو برس کی مدت اور بڑھادی تھی جسمین دو چار مہینے باقی رہ گئے
ہین دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے۔ مسکلا کی آمدنی قریب لاکھہ یا ڈیڑہ لاکھہ کے ہوگی۔
تھیبہ کے پاس سلطان محمود ترکی کے وقت کی سند ہے یہ مسکلا کے (۱۳)
شہر ملتا ہے اسکی آبادی قریب پانچ یا چھہ ہزار آدمیون کے ہوگی بیر (۱۴)
حامی (۱۵) قرطاس (۱۶) نوس (۱۷) قبطقمر (۱۸) مصیرہ (۱۹)
نظفر (۲۰) مرباط (۲۱) صبح بوعلی (۲۲) حیر (۲۳) خابہ (۲۴)
راس الحد۔ یہان سے جہاز بابل جانب مغرب جاتا ہے (۲۵) جمور (۲۶)
قبیل الشہر (۲۷) گہرباحب (۲۸) البوداؤد (۲۹) حیسران (۳۰)
جسہ (۳۱) مسقط یہہ بندر کلان ہے اسی سبب سے اسی بحر عمان کہتے ہین
(مسقط) گویا حدفاصل ہے بحر ہند اور بحر عجم کے اور ہند کے جہاز بھی یہین سے
بندرعباس اور بوشہر کو جاتے ہین مدق سے یہان تک سلسلہ پہاڑون کا برابر
چلا آیا ہے چونکہ اس شہر مین پہاڑ واقع ہوئے ہین وہ کہین کہین نظر آتے ہین والا فلا
وہان سے یہان تک بندر لب دریائے شور تک پہاڑ کے گوشہ مین واقع ہوا ہے
اسکے گرد شہر پناہ ہے چار دروازے دو کہڑکی دو برج کلان ہین ایک جانب
جنوب دوسرا جانب شمال اونپر بارہ بارہ توپین چڑہی ہین ایک کا نام سری بزرگ
دوسرے کا نام سری کوچک ہے انہین سے شلک سلامی کی چلتی ہے قلعہ کوہ پر دو قلعہ
ہین ان دونون مین فوج اور قلعدار رہتے ہین شہر مین ۵ ہزار گہر کی آبادی ہوگی
اور ۲۰ ہزار آدمی ہونگے شہر مین اقوام مختلف آباد ہین۔ عرب۔ بلوچ۔ عجم۔ ترک
زنگی۔ ہندی۔ سواحلی۔ فرنگی۔ خوجہ۔ ہنود بہی ہین۔ آبشیرین شہر سے ایک
میل کے فاصلہ پر ہے۔ شہر کے کوئین سب کہاری ہین بازار شہر کا تنگ اور تختہ بند
ہے یہ ریاست قدیم سے خود مختار ہے تحصیل یہان کی قریب ۱۴ لاکہہ روپیہ کی ہوگی

یہاں کے حاکم کا لقب امام ہے فی الحال سے سید ترکی یہاں کا حاکم ہے کئی بندر
اسکے متعلق ہیں خصوص گوادر واقع ساحل عجم و سندا اور شہر سور اسکے قریب
پہاڑ ہے اور شہر قریب ۳ کوس کے اسی کی برابر ہوگا مگر بہ نسبت اسکے وہاں سردی
ہے اور لشکر شہر میں قریب ۵ سو کے ہوگا اہل عرب و عجم ہندی نوکر ہیں تنخواہ فی نفر
پانچ ریال زبان عربی ہے بعض بلوچی اور کچھی بھی جانتے ہیں دوسرا اخبار
امام مسقط کے دو جہاز ہیں ایک کا نام امین شاہ اور دوسرے کا رحمانی ہے یہ
ہمیشہ بطور جہازات انگریزی سفر کیا کرتے ہیں مال پر محصول فیصدی پانچ روپیہ
لیا جاتا ہے میوہ جات زرد آلو لیموں انار نارنجی خربزہ خربوزہ تربوز
انبہ بازار میں میسر آتے ہیں کوئی باغ باغ میں قابل زراعت شہر کے قریب نہیں
حلوائی مسقطی مشہور ہے کہ دور دور ملکوں کو جاتا ہے مذہب امام ترکی کا اباضیہ
از قسم خوارج ہے چھوٹا بھائی امام مسقط کا سلطان زنگبار مسقط کا خسر تو گذرا ہے
سیاق کلام مقتضی اسکا ہے کہ زنگبار کی بھی مختصر کیفیت بیان کروں اس صورت میں
بھی فائدہ ادراک حال کے بہت بڑا فائدہ مشہور ہوگا کہ سواحل افریقہ کی جانب جو
عرب اور ہندوستان کے محاذی واقع ہوئے ہیں بالکل انقلاب حال ہو گیا
ناظرین کو یاد ہوگا کہ سال گذشتہ میں نہایت مدت کے مقابل سے بربر و سوڈان
بربرہ تجورہ تک جو نامی پہاڑ اور جزایر لب ساحل واقع ہوئے ہیں متعلقہ مصر
بیان کرتے ہیں اونکا حاکم رضوان پاشا ہے اب بالفعل بر سوڈان جو متعلقہ زنگبار
ہے اور حد تا فصل راس حافون ہے بیان کرتا ہوں

زنگبار ایک مشہور جزیرہ ہے اور قدیم سے سلاطین خدام کا پایہ تخت
رہا ہے سکندر کی لڑائی دیکھو اور سعد الدین زنگی کا محاربہ قدس دیکھو یہ جزیرہ
بر سوڈان کے متصل واقع ہوا ہے مسافت قریب ساٹھ کوس کے ہوگی آبادی

شہر کی طولاً و عرضاً ۳۰ ہزار آدمی زیادہ ہوگئے زمین اسکی سیاہ اور ریتلی ہے اسی واسطے
یہان باوصفیکہ دوازدہ ماہ بارش رہتی ہے مگر کیچڑ کا نام نہین ہوتا مکانات اور
بازار سب پختہ بنے ہین شہر مین ہندی۔ سندی۔ کچھی۔ سواحلی۔ سومیلی۔ عرب
آباد ہین۔ زبان اکثر سومیلی بولی جاتی ہے۔ لونگ یعنے قرنفل۔ بکثرت اسی جزیرہ
سے اطراف و اکناف کو جاتی ہے آگے بہت ارزان تھی مگر جس سال کہ سید برغش
سلطان ہوا اُس سال بہت بڑا طوفان آیا تہا اور آسمان سے کہاری پانی برسا تھا
جس سے کل فصل برباد ہوگئی اور لاکھون درخت جڑ سے اُکھڑ گئے جسکو عرصہ تخمیناً ۸
یا ۹ برس کا ہوا اس باعث لونگ بہت گران ہوگئے درخت لونگ کا مثل سرو کی ہوتا ہے
اور پہل اسکا مثل سیاہ جامنو کی ہوتا ہے اُسی پہل کو بوتے ہین باغات کی یہان
کثرت ہے اور اسکی بڑی پیدائش ہی باغ کو یہان شامبا کہتے ہین۔ باغ مین ناریل
سپاری۔ آنبلا۔ چہونگا۔ پپیوا۔ نارنگی اور جائفل اور آم بارہ مہینے ہوتا ہے اور
یہان ہی پیدا ہوتا ہے اور یہان ایک قسم کا درخت ہوتا ہے اوسکو مہینہ گو کہتے ہین
وہان کے غربا اوسکی جڑین بکثرت کہاتے ہین۔ برنج۔ مکئی۔ جوار۔ مونگ۔ لوبیا۔ اور
کچھہ اناج نہین البتہ زمین بر کی ہر قسم کے اناج بونے کی قابل ہے۔ اونٹ۔ گائے
بکری۔ گدہے ہوتے ہین بہینس۔ اور گہوڑے پیدا نہین ہوتے لوگ ملک مصر سے
سواری کے واسطے منگواتے ہین۔ محاصل یہان عشر لیا جاتا ہے محصول کو یہان
فروہ کہتے ہین۔ پہلے سیٹہہ جیرام کچھی نے تین لاکھہ ۷۰ ہزار ریال کو ٹہیکہ لیا تہا
اُسکے مرنے کے بعد پہاڑیا ٹوپا خوجہ بمبئی نے ایک لاکھہ اضافہ دیکر ۵ سال کو اجارہ
لیا ہے۔ سلطانی خرچ سب اسی دوکان سے برداشت ہوتا ہے۔

حدود اربعہ

جانب شرقی بحر ہند۔ جانب غربی جبال افریقیہ۔ جانب جنوب علاقہ مصر اور شمال
بر تیبان مبیری سے چار مہینے کی راہ سے ہاتی دانت بکثرت آتا ہے غرضکہ یہین دو
قومین آباد ہین ایک سوہیلی کہ وہ مسلمان ہی دوسرے سواحلی کہ اوسکا کچھہ مذہب نہین
بطور جانورون کے برہنہ رہتی ہے ان دونون قومون مین انحدنا اتفاقی رہتی ہے قوم
سوہیلی سواحلیون کو گرفتار کر کے فروخت کر دیا کرتی ہے زنگبار کے ضلع لب ساحل
یہ ہین یہ ہین (۱) پنبا سما (۲) لامو (۳) قانا (۴) کسمالو (۵) برادا (۶) مرکا
(۷) مقدشو (۸) دیسنج (۹) مروتی (۱۰) ہوبیو (۱۱) راس جافن حد مصر
اسکے ماتحت اور دو جزیرے ہین ایک چپا چپکا جسکا محصول تین لاکھہ ریال ہے ۔

دوسرا چہوٹا جزیرہ ہے اوسکا نام یاد نہین رہا۔ ان جزیرون مین اکثر قلعہ
ہین اور کچھہ فوج بہی رہتی ہے ۔ سلطان برقش اولاد امام مسقط ہی اسطرح کہ برقش بن
سعید بن سلطان بن امام بعد انتقال سلطان مجید کے کہ اوسکا بہائی تہا یہہ صدر نشین
ہوا سلطان مجید نے اوسکو نہی بین ... قید کرا دیا تہا۔ سات برس وہان قید رہا ۔
۰ ہزار ریال امام مسقط کو بطور خراج دیتا ہے اوسکا ہی مذہب بیاضی ہے حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضہ کے منکر خلافت ہین یزید پلید کو خلیفہ برحق جانتے ہین
اور حضرات حسنین کو فقط اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین اور ظہر و عصر کو اور مغرب
و عشا کو ملا کر پڑہتے ہین اور کہتے ہین کہ دنیا مین ہم مسافر ہین اور مسافر کو ضم کا حکم ہے
آب و ہوا یہان کی بہت خراب اور بارد ہے بیماری تپلیا اور فتق اکثر ہوتی ہے اس
ملک مین خون بہت جوش کرتا ہے چار بادلوس رہتے ہین۔ اول انگریز تو خود بطور حاکم
کے ہین اور ایک جنگی جہاز سیدہے لندن وہان سے قریب چار میل کے فاصلہ پر کہڑا رہتا ہے
لونڈی غلامون کی گرفتاری کے واسطے دوم فرانس۔ سوم ڈچ۔ چہارم امریکن ۔ نہین
برقش کے وقت مین بردہ فروشی بند ہوئی۔ سلطان مذکور اسی بارہ مین لندن گئے تہے

(اخبار سوم) **بندر عباس** یہان سے علاقہ عجم یعنے ایران شروع ہوا ہے اور بر
علاقہ بلوچستان یعنے کیچ و مکران تمام ہوا اِس علاقہ مین تمام پہاڑ واقع ہین اور یہہ پہاڑ
حد فاصل کیچ و عجم مین قریب پانچ چھہ ہزار آدمی کے آبادی ہوگی شہر مین سُنّی
اور شیعہ دونون رہتے ہین زبان یہان کی فارسی اور عربی ہے یہان سے ایک خشکی کا
راستہ جہاز بندر لنجہ ہے لنگا یہہ بھی علاقہ عجم ہے لیکن بندر عباس سے ذرا بڑا ہے اور
اُسمین درخت خرما بھی ہین یہان کا بھی وہی حال ہے جو بندر عباس کا تھا لنجہ سے ڈیڑہ
دن کا راستہ بندر بوشہر ہے **بوشہر** اِسے باب التجارۃ عجم کہتے ہین سلسلہ
پہاڑون کا اسکی پس پشت واقع ہوگیا ہے یہہ لب ساحل میدان مین آباد ہے اسکے گرد
شہرپناہ ہے طرز اسکی لیطور جدہ کے ہے لیکن جدہ کی شہرپناہ کے روبرو میدان
وسیع ہے اسکے روبرو ملم اور وہان کے مکانات کے چوبی برآمدے تو یہہ تو ہین اور
یہان فقط سنگین مکانات ہین چوبی کام نہین اور برآمدے بجانب غربی شہر
پناہ سے ملا ہوا قلعہ ہے جسکو ۱۸۵۶ء مین ہماری سرکار انگریزی بہادر نے بضرب
گولہ سے منہدم کردیا تھا اور شہر کو فتح کرلیا تھا از سر نو اسکی مرمت ہوئی ہے الا
ابھی تک نشان موجود ہین شہر کا بازار نہایت تنگ اور سخت پوش ہے اگر ایک خچر بار لدا
مین آجاوے تو راستہ آمد و رفت کا بند ہوجاتا ہے اِسی پر اور کوچون کی تنگی قیاس مین آسکتی ہے
اکثر آمدنی اشیا مثل پنبہ و تنباکو و اناج و میوہ جات کے شیراز کی طرف سے ہوتی ہے
یہی باعث یہان کی ارزانی کا ہے شیراز یہان سے ۹ منزل ہے پانی میٹھا کوس سوا کوس کے
فاصلے سے جھیل کی طرف سے آتا ہے وہان کوئین ہین ایک کوان مشہور بنام بھتی ہے
اُسکا پانی بہت اچھا ہے اکثر طلقے آب بھتی آب بھتی کہتے پھرتے ہین شہر کا پانی کھاری
ہے مال پر محصول فیصدی پانچ روپیہ ہین اہل شہر کی زبان فارسی ہے اور اکثر عربی
بھی جانتے ہین —

سوائے عجم اور ترک و یہود و نصاریٰ کے ہنود بالکل نہیں معقول اہل پیشہ ہیں
اہل شہر خوش اخلاق معلوم ہوتے ہیں قدرے مزاج میں صفائی اور لطافت بھی پائی
جاتی ہے عجم کا دستور ہے کہ جب اہل شہر کو پکارینگے تو ہم شہری کہکے پکارینگے اور
غیر شہر کے باشندے کو اجنبی کہیں گے۔ شہر پناہ بے مرمت و شکستہ ہے پھر بھی دریا کی
طرف برجوں پر توپیں چڑھی ہیں۔ خصوص قلعہ کے برجوں پر اور ہر ایک برج پر پچاس
جوان متعین ہیں شہر اور قلعہ کی حفاظت کیواسطے ایکہزار فوج جنگی تعینات ہے یہاں
کے حاکم کو جو منجانب شاہ ایران ہے امین الملک کہتے ہیں۔ شہر میں چنداں صفائی
نہیں یہاں کے روپیہ کو قرآن کہتے ہیں ایک طرف اسکے نام بادشاہ کا کندہ ہے اور
دوسری طرف نام مقام ضرب مثل مشہد و شیراز۔ طہران۔ نیم قرانی بھی ہوتی ہے ایک
قران کے بیس ۲۰ پیسے آتے ہیں انگریزی روپیہ بھی چلتا ہے ایک روپیہ کے دو قران
اور آٹھ پیسے ملتے ہیں اس شرط پر کہ کچھ سامان بھی ایک قران کے مول لو اور نیم پیسہ
بھی ہوتا ہے اور وزن کیاس اور من ہے کیاس ۲۴ تولہ اور من چار کیاس کا ہوتا ہے
یہاں ایک کانسل انگریزی معہ پچیس جوان سوار بمبئی سے کے رہتا ہے دوم کانسل ڈچ یعنے
سوم کانسل روم ہے یہہ بندر متعلق شاہ کجکلاہ ایران ہے۔ اسم شریف انکا ناصر الدین شاہ
ہے تخت نشین ہوئے اون کو تیس برس ہوئے مذہب اونکا شیعہ امامیہ ہے مگر مزاج میں
تعصب نہیں ہوشیار اور بیدار مغز بھی معلوم ہوتے ہیں کیونکہ دو مرتبہ اُنھوں نے سفر
یورپ کا کیا اور سلاطین یورپ سے رسائی پیدا کی خصوص روس سے یہی باعث ہے
کہ باوصف تھوڑی ہونے سلطنت کے دست برد روس سے ہنوز محفوظ ہے اور سلطنت
ترکیہ سے بھی صفائی حال کی قوم اونکی قاچار ہے یہہ فرزند رشید محمد شاہ قاچار کے
ہیں جسنے ہرات پر یورش کی تھی۔ محمد شاہ نے چودہ برس سلطنت کر کے انتقال کیا
(اخبار چہارم) وہ فرزند عباس مرزا کا تھا۔ عباس مرزا ولیعہد و اپنے والد فتح علی شاہ

لہ اور اسی بادشاہ کی تاریخ [illegible] ملک [illegible] ایران میں [illegible]

قاچار کے مرگیا اسلیئے بعد فتح علی شاہ جد کے تخت نشین ہوا تھا الغرض فتح علی شاہ
قاچاری نے چالیس برس سلطنت کی۔ اسکے بعد بادشاہ کا حال نہیں معلوم ہوا۔ در زاد غریب
صفحہ ہوتا نے الحال واسطے سیاق کلام کے اسی پر اکتفا کیا غرض کہ بوشہر سے بصرہ میں
ایک رات دن میں جہاز پہنچتا ہے جبکہ بوشہر سے روانہ ہوتے ہیں تو تھوڑی دور تک پہاڑ
نظر آتے ہیں پھر بالکل موقوف ہو جاتے ہیں جب فاؤ جہاں شط فرات دریا میں ملحق
ہوا ہے قریب پہنچا تھے تو وہاں چار ڈھول آہنی جیسے کہ جہازوں کو مربوط کرتے ہیں
ایک ایک میل کے فاصلہ پر سرکار انگریزی سے ڈالے گئے ہیں واسطے نشان راہ اسی
کو آب کے اسلیئے کہ حالت جزر میں پانی کم ہو جاتا ہے تو نشان اول کے قریب لنگر کر دیتے
ہیں پھر حالت مد میں جہاز روانہ ہوتا ہے اس واسطے کہ پانی زیادہ ہو جاتا ہے فاؤ جہاں
بحر عمان تمام ہوا ہے یہیں شط فرات سے ملی ایک قریہ ہے لب ساحل دریا و لب ساحل
پر دو بنگلہ تار برقی کے بنے ہیں ایک انگریزی دوسرا سلطانی یہاں تار بوشہر سے آتا ہے
اور بوشہر اور بندر گوادر کراچی تک ہے فاؤ سے شط فرات میں ایک کیفیت آتی ہے
کہ دونوں طرف نخلستان اور بیچ میں نہر جاری ادھر علاقہ عرب ہے ادھر عجم کو ملک
عبادان کہتے ہیں بہ نسبت کنارہ عجم کے عرب میں زیادہ آبادی معلوم ہوتی ہے پھر
اثنائے راہ میں محمرہ بلا ہے علاقہ ایران ہے اور اسکو سرکار انگریزی نے معہ بوشہر
فتح کر لیا تھا چھوٹا قصبہ ہے غرض کہ دو پہر میں فاؤ بصرہ بتاریخ بست پنجم محرم الحرام
داخل ہوئے

بصرہ

یہ مشہور مقام ہے اکثر کسی زمانہ میں ملجا و ماوائے علماء کا تھا چنانچہ قول بصریین صرف
نحو میں معتبر ہے یہ شط فرات کے کنارے سے تین میل کا فاصلہ ہے جانب غرب واقع
ہے بازار تنگ سقف پوش ہے مگر عمارات چار و پنج منزلہ کم ہے کہیں کہیں درمیان

شہر کے عمیران سے نہر جو فرات سے شہر مین آئی تھی اور بسبب عرصہ کثیر کے وہ بہر گئی
تھی اب از سیر نو اسکی مرمت ہو رہی ہے یہان سے دو کوس پر حضرت زبیر صحابی کی زیارت
ہے حال یہان کا انشاء اللہ تعالی بروقت معاودت کے لکھونگا دو ہزار فوج نظام سلطانی
رہتی ہے کنارہ پر چھاونی ہے یہین جہاز جنگی ہمیشہ کھڑے رہتے ہین۔ دو جہاز سلطانی
ایک مین چھ توپین ہین۔ دوسرے مین اٹھارہ توپین ہین تیسرا جہاز انگریزی اوسمین
دس توپین ہین۔ اس شہر مین تخمیناً ۴۰ ہزار آدمی ہونگے۔ زبان عربی ہے مگر فارسی
بھی جانتے ہین۔ باغات کی کثرت ہے (اخبار پنجم) یہان کے اطراف مین ہرن بہت
ہین اور غلہ یہان سے اطراف کو جاتا ہے۔ خصوصاً جوار اور لال دہان و کھجور بمبئی کو
جاتے ہین۔ الغرض بصرہ سے چھوٹے جہاز دخانی ہین جو ہمیشہ بصرہ سے بغداد کو
آیا جایا کرتا ہے سوار ہو کر وقت مغرب روانہ ہوا (چھ سات جہاز انگریزی اور سلطانی
اسیواسطے مقرر ہین) فی نفر سات روپیہ آٹھ آنہ کرایہ معمولی ہے۔ بصرہ سے چار ساعت
بعد قصبہ گرنہ ملا یہان دجلہ اور فرات دونون دریا مل گئے ہین۔ فرات جانب چپ سے
آئی ہے اب تک دجلہ مین جانب راست روانہ ہوئے پاٹ دونون کا دریائے سندھ کی
برابر تھا اب دجلہ کا عرض کم رہگیا بطور چنبل کے بعدہ راہ مین کنارے پر حضرت عزیر
علیہ السلام کا مقبرہ ملا یہان ہر سال میلہ ہوتا ہے دہنا تب چپ چلتے کے نیلگون مقبرہ پر
قبہ ہے اور دروازہ بھی رنگین بنا ہے یہودی یہان رہتے ہین اوسکے بعد پھر کفدست میدان
ایک مقبرہ نظر آیا یہ مقبرہ سعید بن حسن علیہ السلام کا ہے پھر شام کیوقت قصبہ عمارہ ملا جانب
راست قریب چار یا پانچ ہزار آدمی کی آبادی ہوگی یہان سلطانی فوج بھی رہتی ہے بازار بھی
ہے بازار مین ہر قسم کی اشیاء خوردنی ملتی ہین دجلہ کے دونون طرف آبادی ہے ایسیج
ہین کشتیون [illegible] بنتا ہے دو گھنٹہ جہاز وہان ٹھہرا [illegible] گھی اور [illegible] سستی ملتی
ہین دونون طرف میدان کفدست میدان پڑا ہوا ہے [illegible] کوئی گاؤن آگیا ہے

کچھہ آبادی ہے والا قلاد (عمارہ) کی برابر سے سیدہی طرف پہاڑ نظر آنے
شروع ہوئے معلوم ہوا کہ یہہ جبال حد فاصل بلاد عجم علاقہ کردستان ہے شیخ
جبال مرزا قلیخان عرب ہے شاہ ایران سے باغی ہے تیسرے دن بوقت شب
قصبہ (کوط) ملایہ (عمارہ) سے ذرا چھوٹا ہے یہان بہی جہاز کھڑا ہوتا ہے لوگ اپنی اپنی
ضروریات کی اشیاء بازار سے لاتے ہین چوتھے دن قصبہ عزیزیہ مین جو بہ نام
سلطان عبد العزیز خان آباد ہوا ہے یہہ قصبہ مختصر ہے یہان جہاز کھڑا نہین ہوتا۔
پانچوین دن شام کے وقت شہر مدائن ملا یہ بالکل ویران ہے فقط تودہ
پشتہ گلی قریب دس بارہ ہاتھہ کے چوڑا ہے اور ہزار بارہ سو قدم لمبا نظر آیا اوسکی
جانب چپ برابر دو محراب پختہ ایک دوسرے کے محاذی بطور دروازہ کے نظر
آئین اوسکے دونون طرف کے بازو اور لداؤ محراب کا باقی رہگیا ہے اوسکو طاق
کسریٰ کہتے ہین یہان سے دریا گھوم گیا ہے دور اوسکا قریب تین چار میل کے
ہوگا اوسیکو دور کسریٰ کہتے ہین جہان دور تمام ہوا ہے اوسکے قریب مقبرہ حضرت
سلمان فارسی کا ہے اور یہین بہت اراضی اس مقبرہ اور یہان کے مجاورونکو
وقف ہے چھٹے دن صبح کے وقت دوپہر کو بتاریخ دوم داخل بغداد ہوئے۔ الحمد للہ
بصرہ سے بغداد تک جو دیہات ملے اونکا یہہ حال ہے کہ کہجورون کے بوریون کی
دیواریں ہین۔ کہین اوسی بوریہ کا سایہ ہے کہین کمبل تان لیا ہے مثل خانہ بدوشونکی
کسی گاؤن کے گرد مٹی کی دیوار ہے ورنہ اکثر میدان ہین کوئی درخت بڑا کسی قسم کا
نظر نہین آیا مزارع سوا عربون کے اور کوئی قوم نہین آباد ہے اور ویرانہ
انہین کے اختیار ہے کنارہ پر بکریان بڑی بڑی پشم کی گڑدی نظر آئین۔ اور رمیہ
گائین بہینس۔ گہوڑے کے آوتنٹ گدہے دیکھے۔ پیر تو دن مین فقط قاریں بکثرت
ہین گہوڑونکے ہل اور چرس چلتے دیکھے اصل آلسوس یعنے ملیٹی کی جہاڑی ہی درخت

اسکا تیل کے درخت کی برابر ہوتا ہے چنار کے درخت بکثرت نظر آئے۔

بغداد شریف

حرسہا اللہ عن الشرور والدہر والفساد۔ وجہ تسمیہ میں اسکے دو قول اول او مشہور یہہ ہے
کہ نوشیروان نے یہاں ایک باغ واسطے تفریح طبع انفصال مقدمات اور انصاف وداد
رسائی مظلموں کے بنا کر نام اوسکا باغ داد رکہا کثرت استعمال سے الف ساقط ہو گیا
دوسرا قول غیر مشہور یہہ ہے کہ کسی بادشاہ فارس نے اپنی دختر کو منجملہ اور لوازمات
جہیز کے یہہ باغ بہی دیا تہا جب اوسکے داماد نے شاہزادی سے دریافت کیا کہ جہیز
میں کیا کیا دیا جواب میں کہا کہ باغ داد غرض کہ سابق میں یہہ بہت بڑا شہر تہا پایۂ تخت
خلفائے عباسیہ کا رہا جو تمام دنیا کے مسلمانوں کے بادشاہ تھے۔ کاظمین شہر کا محلہ
شافع مشہور تہا اب شہر سے تین کوس ہے اور جہاں امام اعظم صاحب کا مزار ہے
یہہ دو اڑہائی کوس ہوگا شہر کا محلہ تہا بنام مغربی لنگر خانہ جو اب خارج شہر ہے
داخل شہر تہا اور طاق کسریٰ جو دس بارہ کوس پر ہے شہر سے ملحق تہا غرض کہ
یہہ شہر بسبب اسباب متعددہ اور مرور دہور کے ویران ہو گیا ہزارہ لاکہہ آدمیوں کی
بہی اسکی آبادی زیادہ تہی بالفعل شہر باقی ماندہ دو حصہ پر منقسم ہے جنوبی کو شہر نو کہتے
ہیں اور شمالی کو شہر کہن دونوں کے درمیان میں شط دجلہ واقع ہے جو موصل کی
طرف سے آتی ہے بہ نسبت پرانے شہر کے نیا شہر زیادہ آباد ہے درمیان میں کشتیوں کا
پل بائیس کشتی کا ہے گرد اس شہر کے شہر پناہ اور خندق منصور دوانقی کے
وقت کی بنی تہی۔ مدحت پاشا نے عہد سلطان عبد العزیز خان میں بجائے مرمت کے
منہدم کر دیا فقط دروازہ اور کچہہ دیوار باقی رہ گئی ہے بازار چہوٹے اور بڑے قریب
تیس کے ہونگے لیکن جو مشہور ہیں اور نظر سے گذرے اونکا مذکور کرتا ہوں۔

النور جا اس جگہہ گوشت گہی جغرات دودہ مسکہ پنیر وغیرہ اس قسم کی اشیا بیسر آتی ہین ۳ (وعدہ سوق) یہان اکثر اجناس از قسم غلہ ہر طرح کی ملتی ہے۔

۳۔ سوق حرج اسمین ہر قسم کی اشیا نیلام ہوتی ہین صبح سے پہر دن چڑہے تک اور دس بجے سے دوپہر تک جانور نیلام ہوتے ہین اور مخاس دروازہ کے باہر مسمے ہے کروہ جانورون کی خرید و فروخت کو مخصوص ہے اوسکو میدان کہتے ہین۔

۴۔ سوق میدان ہے یہین سرکاری توپخانہ ہے توپخانہ کے دروازہ کے روبرو ایک بڑی توپ رکہی ہے گیارہ ہاتہہ کی لمبی اور اسپر نام احمد سلطان خان کا کندہ ہے اسی توپ نے بغداد کو فتح کیا تہا عجم سے اسلئے کہ نادرشاہ کے وقت مین ترکون کے قبضہ سے یہہ ملک جاتا رہا۔

۵۔ سوق غزل اس بازار مین سامان پشمینہ اور سوت و سوق فروخت ہوتا ہے۔

۶۔ سوق حام اسمین فانوس اور ظروف بلورین اور تانبے اور پیتل کے باتن اور ظروف قلعی اور تلوارین بندوقین چہری چاقو وغیرہ اور اس قسم کا سامان بکتا ہے۔

۷۔ سوق عطار۔ اسمین عطر ہر قسم کا اور آب گلاب اور عرقیات اور خوشبو بیات ہر قسم کی بکتی ہے۔

۸۔ سوق بزاز۔ اسمین کپڑہ ریشمی و سوتی اور پشمینے کی اور چہینٹ وغیرہ بکتی ہین اور علاوہ انکے روٹی اور سالن اور ترکاری کے بازار بکثرت ہین اور بازار کفش دوزان اور زرگران و آہنگران بہت ہین مختصراً انہین پر اکتفا کیا یہہ بازار مثل ہندوستان کے کشادہ اور فراخ کہلے ہوے نہین ہین بلکہ انپر چہتا تختہ ہے اکثر بازارون مین بذریعہ روشندانون کے اوجالا رہتا ہے دہوپ اور بارش سے محفوظ رہتے ہین اسمین بعض تختہ پوش بہی ہین۔

تفصیل بعض محلات

۱- محلہ اکبر یہاں مزار پر انوار حضرت سیدنا مولانا مرشدنا محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ کا ہے اور اسی محلہ میں مسکن کل اولاد امجاد معہ نقیب صاحب کے ہے

۲- حیدرخان یہاں اکثر شرفا اور نجبا اور اصحاب بکثرت رہتے ہیں۔

۳- محلہ قنبر علی مولائے امیر المومنین یہیں اونکا مزار ہے اسمیں اکثر شیعہ ہیں

۴- یہودی ۵ نصاریٰ

۶- محلہ جامی اس محلہ میں سو اصلی عربی عجمی کہ مدت اونسے اس شہر میں آباد ہیں

۷- محلہ جامی اسمیں اکثر تجار بزرگ خاندان صاحب مال و منال آباد ہیں علاوہ انکے محلہ چھوٹے بڑے بکثرت ہیں کہ شمار اونکا خالی از وقت نہیں الغرض اس شہر کے گرد شہر پناہ عظیم الشان منصور دوانقی کے وقت میں بنی تھی بعد مرور ایام بسبب بے مرمتی کہیں کہیں شکستہ ہوگئی تھی باقیماندہ کو مدحت پاشا نے عبد العزیز خان کے عہد میں گروادیا فقط چار دروازہ باقی رکھے ہیں

اول باب معظمی عربی اسی دروازہ سے حضرت امام اعظم صاحب کی زیارت کو جاتے ہیں

دوم باب شیخ جعفری

سوم باب سراجی کہ اوسکو سلیمانی کہتے ہیں جانب شمال ہے دریا کیطرف۔

چہارم باب مرایہ۔ اس دروازہ سے تین کوس پر نشان شہر بابل ہے بابل جسے نمرود نے آباد کیا تھا بطور تودہ کے انبار خاک ہے۔

شہر میں اکثر اہل التشیع اور اہل السنن ہیں اور نصاریٰ یہودی بھی آباد ہیں فی الحال آبادی دو لاکھ آدمی سے متجاوز ہوگی۔

بغداد پایۂ تخت عراق ہے پاشا یہیں رہتا ہے قریب ایک لاکھ کی فوج ہوگی حدود [illegible] عراق بصرہ شرقی وقا بحرین و ساحل بحر عمان جنوبی جبال

کردستان و محامرہ علاقہ عجم بغداد سے چار منزل خان کین سے غربی دیار بکرو۔
حدود شام شمالی۔ ارض شام و نجد آمدنی کل ملک عراق کی ایک ملیون جسکے
دس ہزار لیرہ یعنے گنی ہوتی طلائی فی لیرہ یعنے اشرفی دس روپیہ چہرہ شاہی جسکے کل
ایک کروڑ روپیہ ہوتے جسمین سے چار لاکھ لیرہ یعنے ۴۰ لاکھ روپیہ وضع خرچ ہوتے ہیں
تین لاکھ لیرہ خرچ سپاہ جنگی و ملکی ہوتے ہیں اور ایک لاکھ لیرہ یعنے دس لاکھ روپیہ
اور اموات اوقاف مزارات وغیرہ مین صرف ہوتے باقی چھ لاکھ لیرہ یعنے ساٹھ لاکھ
روپیہ چہرہ شاہی روانہ استنبول داخل خزانہ عامرہ سلطان ہوتا ہے زمین کی پیداوار سے
ثلث حصہ اناج لیا جاتا ہے کاشتکار سے اور زرخرید والون سے خمس لیا جاتا ہے
اور کھجور کی درخت مین ثمری اور اسیطرح باغ اور اشجار پر عمل ہے پیداواری مین
گیہون جو چنے پیدا ہوتے ہین۔ مونگ ستور چاول بھی کم پیدا ہوتے ہین۔
ہندوستان سے آتے ہین۔ شکر بھی ہندوستان سے آتی ہے کپڑہ بیشتر ولایت
سے آتا ہے میوہ پستہ بادام اخروٹ وغیرہ عجم اور شام سے آتا ہے یہان فقط
انار ہیجوش انگور سیب نارنگی لیمو شربوا کھجور پیدا ہوتی ہین شلجم کرم کلا بڑے
بکثرت ہوتے ہین۔ آلو بخارا۔ سردہ تربوز بھی اور اقسام کی ترکاری بھی ہوتی ہے
جانور بالتوا اونٹ قوی اور زبردست ہوتے ہین۔ مگر وہ کوہان کے اونٹ بسیار
جو ہندوستان مین دیکھے اور وہ بغدادی اونٹ مشہور ہوتے ہین یہان نظر نہ آئے
اور دریافت کیا تو کچھ معلوم بھی ہوا کہ وہ کس ضلع مین ہوتے ہین بھیڑ اور بکری بکریونکے
بال بڑے لمبے ہوتے ہین اونکو کردی کہتے ہین دنبہ گدہا خچر بھی ہوتے ہین مگر
گھوڑون کی سب سے زیادہ کثرت ہے لا وجوت کا کام اچھے اچھے گھوڑے دیتے
ہین گائے بیل کم چھوٹا قد بدروپ بھینس بڑے جسم کی دودھ بھی زیادہ دیتی ہین مٹی
کے سفید برتن خوشنما بنتے ہین زمین کا یہ حال ہے کہ کل مٹی ہے ریت نہین بصرہ سے

بغداد تک اکثر بابل یزدی اینٹیں پکی ہوئیں اکثر صندلی رنگ کی ہوتی ہیں اور
کربلا معلی اور نجف اشرف اور حلہ کی راہ سپید بابل پہ سیاہی بلکہ بعض جگہہ کی سیاہ
سنتا ہے کہ نوشیروان کے وقت میں اور ہارون رشید کے عہد میں خوب
آبادی تھی نہروں کے نشان کربلا اور حلہ کی راہ کے جو بطرز پہاڑوں کے اب تک
نظر آتے ہیں گواہ صادق ہیں. اب فقط کہ جہاں سے دجلہ اور فرات نکل گئے ہیں
اونکے کناروں پر آبادی ہے سو بھی شہر اور قصبات کے قریب والا فلا بغداد اور
کربلا و نجف کے مابین کا علاقہ بیسری راستے ناقص ہیں اگر آباد ہو تو ایک کروڑ روپیہ کا
ہے جو آج تمام ملک عراق کی آمدنی ہے۔ افسوس کہ ترکوں نے جہانگیری سے کام کیا
جہان بانی سے کچھہ غرض نہ رکھی اس جگہہ پر تہ دل سے ہم شکریہ اپنی گورنمنٹ عادل کا ادا
کرتے ہیں سلطان تنہا کیا کرے جب اہلکار تک حرام ہوں۔

چلن یہاں ریال اور بشلک اور چرخی اور قمری نیم قمری قران اور روپیہ چہرہ
شاہی کا ہے روپیہ کی قمری پونے اکیس ملتی ہیں اور بشلک دس قمری کا اور بشلک
قمری تانبے کی ہوتی ہیں۔ پانزیکی قلعی آمیز ہوتی ہے اور قران عجمی نو قمری کا اور
چرخی نیم بشلک ساڑھے چار قمری کا شہر میں حمام میں نہانے کا رواج ہے ملک عراق
میں کچھہ جاڑا دیکے کوئی پہاڑ نامی نہیں بجز کان نمک کے جو عجم کے حدود پر واقع ہوتی
ہے اور کسی قسم کی کان نہیں فقط ایک سپید پتھر نجف میں نکلتا ہے جسکی چندان
قیمت نہیں اوسکو در نجف کہتے ہیں۔ لباس مردان۔ سر پر رومال جبہ دار اور سر
بالوں کے ڈورے باندھتے ہیں ایسی سبز کشتی ٹوپی پہ سبز عمامہ شیعہ سیاہ عمامہ
عرب دراز آستین ڈھیلی۔ اور عجم تنگ آستین کہنی سے اودہر گھنڈی لگی ہوئی
اہل پشاور اور سقط عمامہ لنگی احمد آبادی ریشمی قور کی کلا باندھتے ہیں۔ لباس زنان
برقعہ چادر صب مکہ شریف کی لیکن پائجامہ کے پائنچہ کی مہری ڈھیلے ٹخنہ کے قریب

چپکا کر سیتے ہیں کہ سلوٹین تختہ پر پڑی رہتی ہیں بعض کا معہ موزہ ہوتا ہے اور بعض کا
موزہ علیحدہ - کانون میں آویزہ ناک میں دو حلقہ گول خورد - ایک نتھنہ کی جگہہ دوسرا لاقہ
لگی جاتے پاؤن میں بعض کے بطور توڑوں کے بچوں کے گھنگرو پہنانے کا رواج ہے عورات
شیعہ اور سنی جسم گودواتی ہیں ہاتھہ پاؤن سینہ پر نیلگون بیل بوٹے بنواتی ہیں بطور
ہندوستان کے رنگ سپید جسم قوی ہیڈا اسواسطے یہان کا جوان زبردست ہوتا ہے موسم
دو ہیں سرما و گرما جاتے ہیں یہان کبھی کبھی پانی برستا ہے - آب و ہوا بہت اچھی
مگر گرمی زیادہ ہوتی ہے - اکثر طاعون کا خوف رہتا ہے خصوص بصرہ میں کہ سولہ دریا ہے
دجلہ اور فرات کا پانی سرد و ہاضم ہوتا ہے - اسواسطے کہ برف کا پانی ہے دجلہ موصل
کیطرف سے آیا ہے اور فرات حلب و شام کیجانب سے کبوتر بغداد کے مشہور ہیں
خصوص نسل اُن کبوتروں کی جنہون نے حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان کے اوترنے
کی خبر دی تھی لمبی چونچ کے ہوتے ہیں اور اسپر افزونی ہوتی ہے - بڑے رنگ
اونکا بطور بیٹا کے - جنگلی تیتر بھی نظر آئے - جھیلوں میں چھوٹی بطین رنگین دیکھیں
کئے زبردست لیشمین فقط تحریر کیفیت شہر بغداد اور ما یتعلق سے اور یہہ جبکہ انفراغ
ہوا تو اب شروع کرتے ہیں حال مزار پر انوار حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر مزارات کی
کہ غایت اصلی اور مقصود کلی اس سفر سے یہی تھا بحمد اللہ کہ بوجہ احسن بتاریخ دوم صفر حاصل
ہوا مسجد شریف میں اول جا کے دوگانہ شکرانہ یگانہ بمثال ادا کرکے روبرو زیارت موجود
ہو کر یہہ اشعار ادا کیے

لمؤلفہ

بدر چرخ ہست محی الدین	شمع بزم علی محی الدین
قرۃ العین حضرت حیدر	ثانی مصطفےٰ محی الدین
غوث پاک ست قطب ربانی	سرور اولیا محی الدین

لطف شراب حال زار ریش میں بیمار اشتفائے بخش		سبکتم التجا محی اللہ بیت درد ہمارا دوا محی اللہ بیت

آپ کے حالات کمالات کرامات اور خوارق عادات محتاج از حصر ہیں اور بیشتر از
خیر دارے کتب سیر میں موجود ہیں یہاں فقط تاریخ ولادت اور وفات پر اکتفا کرتا ہوں

ہستیش کامل و عاشق تولد		وصالش دان تو معشوق الٰہی

مزار شریف شہر کی جانب جنوب ویرانہ کی طرف محلہ البیت میں واقع ہوا ہے
حضرت کا مقبرہ اور مسجد صحن کے گوشہ شمالی اور شرقی میں واقع ہوا ہے اس صحن کا
طول از [illegible] ایکسو پچیس قدم اور طول مسجد کا باہر سے غربی منتہا نو سو قدم اور عرض
جنوبی [illegible] مقبرہ ۱۸ قدم اور [illegible] طرف مسجد کے یعنے شمالی اور شرقی دیوار منتہائے
صحن [illegible] ملحق [illegible] جنوب کی طرف خلوتوں تک ۴۰ قدم کا فاصلہ ہے اور غروب کی طرف
۵۵ قدم کا فاصلہ ہے اس کل صحن کو [illegible] خلوتوں کے کاتی کہتے ہیں کل خلوتوں کے
دروازے محراب دار ہیں اور ہر خلوہ میں ایک ایک کوٹھری واقع ہے بخلاف دونوں
گوشہ جنوبی کے کہ ان میں تین تین کوٹھریاں واقع ہیں جنوبی خلوہ بائیس ہیں مع
کونوں کے اور علاوہ دو زینے ہیں اور ان خلوتوں پر مقابل روضہ شریف کے دو
درجہ کا دو درہ ایک بالاخانہ ہے اور شرقی پندرہ خلوے ہیں اور ایک زینہ اور علاوہ
خلوتوں کے ایک دروازہ کلان غربی اور دو قدم سبیل پانی کی ہے اور شمال کی طرف
مسجد اور روضہ ہے جو جگہ بچ گئی ہے اس میں دس خلوے ناتمام ہیں اور مشرق
کی جانب باتمام [illegible] میں دوسرا دروازہ [illegible] سے ملا ہوا اور دروازہ سے
ملحق حضرت پیر عبد الجبار صاحب کا مقبرہ ہے اور [illegible] گوشہ جنوبی سے ملا ہوا
ایک خلوہ ہے اس سب صحن کو کاتی کہتے ہیں باہر کی مسجد کے جو جانب مسجد اور مقبرہ
سے ملحق ہے دو درجہ ہیں اور اسکی [illegible] ہے [illegible]

بیچمین آٹھ گول ستون واقع ہین باہر کے محرابون مین لوہے کے پنجے لگے ہین
مسجد کی چوتھی محراب جانب راست مین دروازہ جامع مسجد واقع ہے اور بائین جانب
کی تیسری محراب مین دروازہ روضہ ہے روضہ شریف کے دو درجہ ہین درجہ اول
مین فرش قالی پڑا ہے یہین سے لوگ پنجگانہ فاتحہ پڑہتے ہین اور درجہ دوم چہپر
قبہ بنا ہے اوسکا دروازہ بروقت داخل کے کہلتا ہے دروازہ اور کواڑ چوبی بہت
عمدہ منقش ہین گرد قبر شریف کے چاندی کا جالیدار کٹہرا ہے قبر پر غلاف کمخواب
زردوزی ہے گرد فرش قالی ہے کٹہرہ کے چارون کونون پر کلس نقرئی ہین
مقبرہ کے جانب یمین دونون درجون کی برابر مسجد جامع واقع ہوئی ہے اسکا ایک
ہی دالان ہے اکیس درعہ طول اور اسیقدر عرض ہے جانب شمالی قبلہ وسط مین امام
کی جگہہ ایک بڑی محراب واقع ہے منقش روشندان ہین آئینہ چڑہے ہوئے ہین
اور منبر کلان ہے اور اوسکی جانب یسار مسجد شافعی واقع ہے اسکا ایک ہی درجہ
طولانی ہے تجدید اور ترمیم اس مسجد کی معہ روضہ شریف سلطان مرادخان کیوقت
مین سنہ [illegible]ھ مین ہوئی دونون مینارون پر پنجگانہ اذان ہوتی ہے ایک مینارہ دروازہ
غربی کے اوپر ہے اور دوسرا مینارہ باب شرقی کے روبرو ہے اس مسجد کی جانب
قبلہ یعنے شمالی باغ اور قبرستان واقع ہوا ہے یہان کے لیے کافی کے کل خلوون مین
ساکین رہتے ہین اور فی مسکین دو دو لی اور شوربا کوفتہ ملتا ہے قریب پانسو
آدمی کے معہ شہر کے لوگون کے تقسیم ہوتا ہے اہل ہند اور پنجاب کے خلوے علیحدہ
ہین اور ہنڈاری الگ اور اہل خراسان معہ ہنڈاری علیحدہ ہے جائداد روضہ متبرکہ
سلاطین عثمانیہ کی طرف سے بہت کچھ وقف ہے اور علاوہ اسکے نقیب صاحب
کی زرخرید ہے قریب ڈیڑہ لاکھ کے ہوگی متولی اسکے نقیب سلیمان آفندی ہین
بن سید محمد علی نقیب مرحوم اُنکا آگے نقیب اور متولی اور لوگ تہے

اور چند باغات بیش قیمت جو اس روضہ سے متعلق ہیں ابو سعدی اور شیخ اورزہرہ انکی آمدنی سالانہ بیس ہزار سے زیادہ ہوگی یہہ کیفیت روضہ منورہ کی معہ کافی کے نقشہ سے ظاہر ہوگی ۔ دوم زیارت مزار پر انوار حضرت امام اعظم صاحب رضی اللہ عنہ اسم شریف آپکا نعمان بن ثابت کوفی مولد و بغداد مسکن ہے ۸۰ھ میں پیدا ہوئے کوفہ میں چار صحابیوں سے ملاقات کی ۱۵۰ھ میں انتقال کیا مقبرہ خیزران میں دفن ہوئے اب وہ بغداد سے چار میل ہوگا محلہ اعظمیہ مشہور ہے گرد قبہ کے فصیل بطور قلعہ کھنچی ہے ۔ بنائے روضہ کی سلطان سلیم کے وقت میں ہوئی اور سلطان مراد کے وقت میں ۱۰۴۸ھ میں تمام ہوا اور تعمیر کٹہرہ نقرئی کی ۱۲۵۵ھ میں ہوئی اور تعمیر مسجد شریف کی ۱۲۸۱ھ میں اور مرمت اوسکی معہ فرش سنگین اب ہو رہی ہے قریب ساٹھ ہزار قروش کے اسکا مصرف وقف ہے اسمیں ایک مدرسہ ہے قبہ مزار لاجوردی ہے اسکے ملحق مسجد ہے طول اسکا ۶۴ قدم اور عرض ۳۳ قدم دو صحن ہیں اور ستون گول اوپر قبہ ہے جانب شمال قبلی دروازہ مزار ہے اور ہر قبہ ہے بیچ میں مزار گرد مزار کے کٹہرہ جالی دار نقرئی ہے دو طرف مسجد اور مقبرہ کے یعنی جنوبی اور شرقی میں دو درجہ کا دالان واقع ہوا ہے بیچ میں ستون گول ہیں جانب شرقی سے چھ ستون اور جنوبی کے سات باہر کے دروں کے چنبر محراب کا لداؤ ہے جو پہلو میں جنوبی آٹھ محراب اور شرقی سات مسجد میں رنگ آمیزی اور نقاشی خوب ہے سوم شیخ شبلی کا مزار ہے مقبرہ اعظمی کے باہر نام آپکا ابوبکر ہے ماہ ذی الحجہ ۳۳۴ھ میں انتقال کیا قبہ پر قبہ واقع ہے اس قبہ کو ۱۲۰۱ھ میں مصطفیٰ قاسمی بغدادی نے بنوایا ہے ۔ دروازہ کی محراب کے پتھر میں یہہ کندہ ہے کتبہ (ہذا مرقد قطب العارفین الشیخ ابوبکر جعفر بن یونس الشبلی توفی فی شہر ذی الحجہ

۵ اول اسم آن مقامات مشہور کا مذکور کرتے ہیں جو اس بغداد یوں کی جانب ہیں اور زیارت کے مستحق ہیں

سنہ اربعہ وثلثین وثلث مایۃ) آپ مرید شیخ جنید بغدادی کے ہیں۔
چہارم بشر بن حارث الحافی قلعہ اعظم کے قریب دوسری طرف مزار ہے۔
چارشنبہ کے دن دسویں محرم ۲۲۷ھ میں اُنکا انتقال ہوا پنجم ابو الحسین محمد نوری
نے ۲۹۵ھ میں انتقال کیا اعظمی میں دفن ہوئے ششم شیخ حماد الدباس ۵۲۵ھ میں مرے اونکا
مزار بھی یہیں ہے ہفتم ابو بکر احمد معروف بخطیب پیدا ہوئے ۳۹۲ھ میں انتقال
کیا روز دوشنبہ ۷ ذی الحجہ کو ۴۶۳ھ میں بشر حافی کے پاس آپکا مزار ہے ہشتم ابو سعید
بن عبد اللہ سیرافی امام علم نحو ۳۶۸ھ یوم دوشنبہ ۲ رجب کو مرے اور مقبرہ
خیزران میں دفن ہوئے نہم ابو بکر محمد بن اسحاق مدنی ۱۵۱ھ میں مرے اور یہیں دفن
ہوئے دہم ابو عبد اللہ محمد واقدی امام تاریخ و صاحب واقدی پیدا ہوئے سنہ ۱۳۰
میں اور ۲۰۷ھ گیارھویں ذی الحجہ کو مرے اور یہیں دفن ہوئے یہ سب آٹھ مرقد
مشہور مقبرہ خیزران میں ہیں کہ جسے اب اعظمیہ کہتے ہیں۔

تشریح ان مزارات کی جو خاص بغداد نو میں واقع ہیں اول اونکے حضرت
پیر کا مزار تھا جو مذکور ہو چکا دوم شیخ عمر حضرت شہاب الدین سہروردی ہیں
مورث سلسلہ سہروردی صاحب عوارف المعارف پیدا ہوئے بلدہ سہرورد میں
ماہ شعبان ۵۳۹ھ اور انتقال کیا محرم ۶۳۲ھ میں اور دفن ہوئے دربہ میں
جو اب بالکل ویران ہے قریب دروازہ شیخ عمر کے آپکی قبر پر قبہ صراحی دار عالیشان
اور مسجد بھی ہے مجاور بھی رہتے ہیں سلطان کی طرف سے کچھ املاک اسکے صرف کو
وقف ہیں قبر کے گرد کٹہرہ چوبی اور فرش قالی ہے ۳ اسکے قریب حضرت ابراہیم
بن موسی کاظم رضی اللہ عنہ کا مقبرہ ہے ۴ جو محلہ قصاب یہیں آپکا مزار ہے ۵
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث کے مزار کے پس پشت ویرانہ میں اور شیخ
عمر کے قبہ سے جانب مشرق چھوٹا قبہ گرد چہار دیواری ہے اسکے دروازے پر یہ کتبہ

ہٰذا القبر امام حجۃ الاسلام محمد ابن محمد ابن محمد الغزالی توفی کما - قال بعض المورخین
فی بغداد اربع عشر جمادی الآخر سنہ ۵۰۵ خمس وخمس مایۃ ۶ احمد بن محمد برقانی -
۳۳۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۴۲۵ھ میں مرے جامع منصوری میں دفن ہوئے ۷
عبد اللہ حرث المحاسبی جعفر سیکے زاویہ مولویہ بغداد میں دفن ہوئے داؤد پاشا نے
آپکا مقبرہ بنوایا ہے ۸ ابو نجیب عبد القاہر سہروردی الملقب بہ نجیب الدین کا
جمعہ کے دن وقت عصر کے ۱۷ جمادی الاول ۵۵۳ھ میں انتقال ہوا مدرسہ سلیمانیہ
کے قریب دفن ہوئے اور رباط شیخ نجم الدین کبیری جو مشہور کرتے ہیں غلط ہے
یہی نجم الدین سہروردی ہیں ۹ ابو العباس احمد بن سریج ۳۰۶ھ میں مرے اور
سوق غالب میں دفن ہوئے - ۱۰ - ابو طالب محمد بن علی مکی صاحب قوت القلوب ۳۸۶ھ
میں مرے مقبرہ مالکیہ میں دفن ہوئے ۱۱ - ابو الحسن احمد القدوری صاحب قدوری
۳۶۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۵ رجب ۴۲۸ھ میں مرے مسجد باقلانی بازار صراج
شہر میں آپکا مزار ہے ۱۲ - ابو الحسن علی اشعری ہے آپ بڑے عالم اصول فقہ
اور امام ہیں طائفہ اشعریہ آپکی طرف منسوب ہے پیدا ہوئے ۲۶۰ھ میں اور انتقال
کیا ۳۲۴ھ میں دفن ہوئے کرخ میں جو مشہور ہے سات سیف کے جہاں کہی یکتا ہے
کنارے دجلہ کے قبر پر چھوٹا سا قبہ بنا ہے ۱۳ ابو جعفر محمد طبری صاحب تفسیر
پیدا ہوئے ۲۲۴ھ میں اور مرے دن شنبہ ۲۲ شوال ۳۱۰ھ میں اور اپنے گھر میں
دفن ہوئے مصر میں جو قبر مشہور کرتے ہیں اور قبر پر کتبہ لگایا ہے غلط ہے
۱۴ قنبر علی قبر آپ کی محلہ قنبریہ میں ہے آپ مولائے علی رضی اللہ عنہ ہیں کہتے
ہیں کہ حجاج نے آپ کو شہید کیا اور وہ اسی میں مدفون ہوئے ۱۵ شیخ ناصر الدین
قریب دار الامارہ باب سلیمانی میں دفن ہیں ۱۶ شیخ محمد عاقولی جامع عاقولی
میں دفن ہیں ۱۷ شیخ محمد تقی محلہ صدریہ میں دفن ہیں -

۱۸ شیخ بیر واد محلہ میدان بغداد میں آپکا مرقد ہے یہیں جامع مرادیہ ۱۹ سید ابراہیم الفضل کا جامع حسین پاشا کے قریب مدفن ہے ۲۰ سید علی رحمۃ اللہ علیہ محلہ مرجانیہ میں مدفون ہیں قبر کے متصل مسجد ہے ۲۱ شیخ سراج الدین صاحب سراجیہ حضرت شیخ کے استاد شہید شیخ کے قریب آپکا بھی مزار ہے ۲۲ شیخ محمد الفضل وزیر سلطان پاشا نے آپ کے مزار پر مسجد بنا دی ہے ۲۳ بابا قمبر محلہ حیدرخانہ میں مدفون ہیں ۲۴ شیخ صندل کے مزار پر مسجد ہے اور کچھ اوقاف مقرر ہے محلہ عربی بغداد میں ۲۵ ابو سیفین یہ بھی شہر میں ہیں ۲۶ شیخ محمد وتری مرقد آپکا شوق سراجیہ میں قریب قدوری کے ہے

مقابر باب حربی

۱- امام احمد حنبل نے ۱۲ ربیع الاول دن جمعہ کے ۲۴۱ھ میں انتقال کیا اور ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے باب حربی کے قریب دجلہ کے کنارے دفن ہوئے تھوڑی مدت کے بعد دجلہ نے قبر کو بہا دیا اب نشان بھی نہیں ان کا جامع ہے ۲ علی بن جوہری ۲۳۰ھ میں مرے ۳ ابو حامد احمد الاسفرائنی کا ایوم شنبہ ۲۱ شوال کو ۴۰۶ھ میں انتقال ہوا ۴ ابو البقا عبداللہ عکبری صاحب تصانیف کثیرہ پیدا ہوئے ۵۳۸ھ میں اور مرے ۸ ربیع الآخر ۶۱۶ھ میں ۵ ابو الحسن علی معروف بہ ماوردی یوم شنبہ سلخ ربیع الاول ۴۵۰ھ میں مرے ۸۶ برس کی عمر ہوئی ۶ قاضی ابوبکر محمد باقلانی ۹ ذیقعدہ ۴۰۳ھ ہجری روز شنبہ کو فوت ہوئے ۷ ابوالفضل محمد بن ناصر اسلامی ۱۵ شعبان ۴۶۷ ہجری کو پیدا ہوئے اور ۱۰ شعبان ۵۵۰ھ میں مرے اور منصور انباری کے قریب دفن ہوئے ۸ ہشام بن عروہ تابعی ۶۱ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۴۶ھ میں مرے اونکی قبر پر کتبہ کندہ ہے - الخ- قبر ہشام بن عروہ ۹ ابو الفرج عبدالرحمن بن جوزی علامہ عصر امام حدیث ۵۱۰ھ میں

پیدا ہوئے اور ۲۰ رمضان ۵۹۶ھ میں شب جمعہ کو انتقال کیا ۱۰ ابو محمد عبداللہ المعروف بابن خشاب ۴۹۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۳ رمضان ۵۶۷ھ ہجری میں جمعہ کے دن مرے ۱۱ ابو الحسن محمد بن احمد سمعون واعظ بیاد ذالحجہ یوم جمعہ ۳۸۷ھ میں فوت ہوئے۔

مقابر باب التبن

ابراہیم بن سعد ۱۰۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۸۳ھ میں فوت ہوئے اخبار حدیث حفظ یاد تھیں ۲ ابو یوسف سلیمان بن محمد مکی ۹ ذوالحجہ ۵۲۸ھ ہجری کی شب جمعہ کو فوت ہوئے

(متفرقات مزارات)

۱- ابو العباس احمد بن یحییٰ معروف بہ ثعلب امام نحو ۲۰۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳ جمادی الاول ۲۹۱ھ شنبہ کے روز وفات پائی اور مقبرہ باب الشام میں دفن ہوئے ۲- ابو القاسم عبداللہ معروف بابن ناقیا ۱۵ ذیقعدہ ۴۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۴ محرم ۴۸۵ھ کی شب شنبہ کو انتقال کیا باب شام میں دفن ہوئے ۳ ابو الفضل محمد معروف بہ قزانی ۴۲۸ھ میں پیدا ہوئے اور شہر ربیع الاول ۵۰۸ھ میں جمعہ کے دن وفات پائی اور علیقہ میں دفن ہوئے۔

۴- ابو البرکات عبدالرحمن بن محمد الباری مصنف میزان نحو ماہ ربیع الثانی ۵۱۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۹ شعبان ۵۷۷ھ میں شب جمعہ کو مرے اور باب آب رزیز کے قریب دفن ہوئے ۵ شیخ ابو اسحاق فیروزابادی بمقام فیروزاباد ۳۹۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۱ جمادی الثانی ۴۷۶ھ میں مرے اور مقام مذکورہ بالا میں دفن ہوئے ۶ شیخ حماد انبری مدفون ہیں جامع منصور کے واقع محلہ راس القریہ میں۔

بغداد کہن

اسکی شمالی آبادی بہی فی الحال قریب بقلعہ بغداد نو کے ہوگی شہر و بازار کی بہی وہی طرز ہے یہین سے ٹرام وے یعنے گہوڑا گاڑی کاظمین کو جاتی ہے یہین سے کاظمین تخمیناً تین یا چار میل ہوگی **کاظمینہ** اور مقابر قریش بہی اوسکو کہتے ہین چہہ یا سات ہزار آدمی کی آبادی ہوگی کل مسکن اہل شیعون کا ہے - یہین اول مزار پر انوار امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کا ہے اور دوم امام محمد جواد المشہور بہ تقی کا ایک ہی جگہہ ہے اونپر دو گنبد مطلائی ہوئے ہین ماہ رمضان سنہ ۱۲۸ھ مین شنبہ کے دن پیدا ہوئے اور ہارون رشید کی قید مین بروز پنجشنبہ ۲۰ رجب سنہ ۱۸۳ھ مین انتقال کیا - امام محمد تقی سنہ ۱۹۵ھ مین پیدا ہوئے اور ماہ ذوالحجہ سنہ ۲۲۰ھ مین انتقال کیا دونون قبرین اندر برابر ایک ہی جگہہ ہین اور گرد ہر ایک کے پیتل کی جالی ہے اندر دیوارون کے آئینہ کے بیل بوٹے جڑے ہین بطور شیش محل بیلین اون مین مطلا و مذہب ہین گرد فرش قالی ہے اندر ہی دو مسجدین ہین اور مقبرے کے چارون کونون پر چار مینارہ ہین اور مقبرہ کے باہر چوک ہے گرد مکانات کافی طور پر بنے ہوئے ہین اول بنا اس روضہ کی شاہ اسمٰعیل صفوی والی ایران نے سنہ ۹۲۶ھ مین ڈالی بار ثانی سنہ ۱۱۴۳ھ مین بعہد سلطان حسین صفوی وقوع مین آئی - مقبرہ کے خرچ کے واسطے ایک لاکھ قران کی جایداد سلطان روم کیطرف سے وقف ہے باہر صحن مین ایک قبہ مین دو قبرین ہین ہر قبر پر چوبی کٹہرا ہے ایک حضرت اسمٰعیل اور دوم حضرت ابراہیم فرزندان موسیٰ کاظم کی - نیچے اسی صحن سے ملا ہوا مزار حضرت امام یوسف شاگرد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہے مقبرہ کے روبرو مسجد ہے قبر کے گرد چہوٹا سا چوبی کٹہرا ہے آپکا بروز پنجشنبہ وقت ظہر کے ماہ ربیع الاول سنہ ۱۸۲ھ مین انتقال ہوا اور پیدا ہوئے آپ سنہ ۱۱۳ھ مین سلطان محمد خان کے وقت مین عمر پاشا نے مقبرہ و مسجد کی

زبیر لوشتر ہیم کی ششم محمد عاذمی ۲۲۴ھ میں مرے یہیں دفن ہوئے ہفتم عبد العزیز
بن عبد اللہ ۱۸۴ھ میں مرے مہدی عباسی نے آپکے جنازہ کی نماز پڑھی ، ہشتم
ربیع بن عبد الرحمن ۱۳۱ھ میں مرے یہیں دفن ہوئے نہم ابو الفتح نصر اللہ معروف
بہ ابن اثیر پیدا ہوئے ۲۰ شعبان ۵۵۸ھ میں اور مرے ۶۳۷ھ میں پہلے جمادی الاول
کو یہیں دفن ہوئے دہم ابو یوسف یعقوب بن ابی سلمہ المعروف بہ ماجشون
نے انتقال کیا ۱۶۴ھ میں

مزارات متبرکہ واقع جانب شمال

۱ - حضرت خطیب بغدادی نے انتقال کیا جامع منصور میں دفن ہوئے کاظمین کے
راستہ کے قریب اور مقبرہ آپکا ۱۳۱۲ھ ہجری میں بنا ہے ۲ - اس سے آگے منتہائے
گورستان پر قبر بہلول مجنون المشہور بہ دانا کی ہے اسپر چھوٹا قبہ بنا ہے دروازہ
بند ہے اور عمر از خلیفہ ہارون رشید میں انتقال فرمایا اور غربی میں جو قبر ہے اوسمیں
اختلاف ہے اسکے آگے جانب شرق سوم چہار دیواری کے اندر قبہ مزار
حضرت یوشع بن نون ہے یہاں یہودی مجاور رہتے ہیں چہارم و پنجم
اس سے ذرا آگے ایک قبہ میں حضرت جنید بغدادی اور سری سقطی ہیں جنید کا
شنبہ کے دن ۲۹۷ھ میں انتقال ہوا سری سقطی ابو الحسین السری بن
مغلس السقطی جنید کے ماموں اور استاد تھے معروف کرخی کے شاگرد ۲۵۱ھ
میں مرے ششم اس سے آگے پشتے کے قریب حضرت ذو النون مصری کا
قبہ ہے دروازہ بند مصنف نے انکا نام نہیں لکھا ہے ابو الحسین محمد بن علی المصری
شنبہ کے دن ۵ ربیع الآخر ۵۳۶ھ میں مرے ہفتم نجم الدین رازی صاحب بحر الرائق
۶۵۴ھ میں مرے یہیں مدفون ہے ہشتم محمد ابو بکر بن ابی عثمان پیدا ہوئے ہمدان میں

۲۴۹ھ کو اور مرے ۳۰ جمادی الاول ۲۹۳ھ میں ۹ ہم عبد الاول ۵۵۳ھ میں مرے
ان دونوں کا قریب حضرت جنید کے مدفن ہے ۱۰ ہم ابو سلیمان داؤد بن نصیر
طائی نے ۱۶۵ھ میں انتقال کیا اینٹ کے پزاوں کے قریب آپکا قبہ ہے الا مصنف
کہتا ہے کہ داؤد طائی کو قبہ میں ان یہ قبہ داؤد ظاہری کا ہے قول خلاف مشہور
پاند ۱۱ ہم داؤد ظاہری ۲۷۰ھ میں مرے شونیزیہ میں دفن ہوئے ۱۲ ہم ابو علی
حسن بن احمد فارسی امام نحو مصنف کتاب الفتاح مرے ماہ ربیع الآخر ۳۷۷ھ میں۔

مزارات مقابل باب دہر قریب شونیزیہ جانب شرقی

۱۔ مزار شیخ معروف کرخی ہے قبہ بلند اور مسجد ہے مجاور بھی رہتے ہیں انتقال
آپکا ۲۰۰ھ میں ہوا ۲۔ ابو الحسن علی مشہور بدار قطنی محدث پیدا ہوئے دار قطن
محلہ بغداد میں ۳۰۶ھ کو اور انتقال کیا ۸ ذیقعد ۳۸۵ھ میں ۳ ابو عمر و محمد بن
عبد الواحد معروف بالمطرز الباوردی پیدا ہوئے ۲۶۱ھ میں اور مرے یکشنبہ
۱۳ ذیقعد ۳۴۵ھ میں معروف کرخی کے مقابل قبہ ہے ۴ شیخ محمد چرکیس
یہیں دفن ہیں ۵ زبیدہ خاتون کا قبہ عالیشان ہے نیچے سے ہشت پہلو ہی
پھر اوپر سے بطور صراحی مخروطی شکل چلا گیا ہے ۶ حسین بن منصور الحلاج شارع
پر ایک مکان جو کہنہ ہے میں آپکی قبر بنا دی ہے لوگ وہیں زیارت سے مشرف
ہوتے ہیں لیکن تحقیق مصنف کی یہ ہے کہ روز سہ شنبہ ماہ ذیقعد کو ۳۰۹ھ
میں نزدیک باب طاق کے قتل ہوئے اور جلا کر خاک آپکی دجلہ میں بہادی
شاید یہ جائے قتل ہے

اسمائے اولیائے کرام و علمائے عظام کہ جنہوں نے بغداد میں انتقال کیا

لیکن اونکا مقام مدفن اور مزار معلوم نہیں ۱۔ ابراہیم بن محمد بن عبید
صاحب تصانیف ۴۱۱ھ میں مرے ۲۔ ابراہیم بن محمد الرازی ۳ اسمٰعیل بن احمد

عالم حدیث سنہ ۲۳۶ھ میں مرے اسمعیل اسحاق سنہ ۲۸۲ھ میں مرے اسمعیل بن جعفر
راوی حدیث اسمعیل بن علیہ پیدا ہوئے سنہ ۱۱۰ھ میں اور مرے سنہ ۱۹۳ھ میں۔
عبداللہ بن محمد سنہ ۲۰۹ھ میں مرے شجاع بن ولید سنہ ۲۰۴ھ میں مرے عباد بن
عوام تابعی سنہ ۱۲۶ھ میں مرے زہیر بن حرب سنہ ۱۶۰ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۲۳۴ھ
میں مرے تین لاکھ آدمیوں نے نماز جنازہ پڑھی عبداللہ حسن بن الحسن
حسین سنہ ۱۴۵ھ قید میں مرے امام مالک ان سے روایت کرتے ہیں عبداللہ
بن مبارک پیدا ہوئے سنہ ۱۱۸ھ میں اور انتقال کیا سنہ ۱۸۱ھ میں عبداللہ بن مسلم
سنہ ۲۷۶ھ میں مرے عبیداللہ بن عمر بن ہبیرہ سنہ ۳۰۵ھ میں مرے علی بن عبداللہ
سنہ ۲۳۴ھ میں مرے۔ محمود بن عباس سنہ ۲۵۰ھ میں مرے ابراہیم بن ادہم صاحب
جامع سیر نے لکھا ہے کہ آپ نے ارض بغداد میں انتقال کیا بلاالشین محل ابوالعباس
احمد بن محمد سنہ ۲۹۹ھ میں مرے شیخ سکران سنہ ۶۶۸ھ میں مرے بعہد خلفائے
عباسیہ کے وقت میں انہوں نے خواب دیکھا تھا کہ ایک عمود آتشی سے
یہ آواز آتی ہے کہ ایہا الکفرۃ اضربوا علی رؤس الفجرۃ یہانتک کہ ہلاکو
خان نے قتل بغداد مع خلفائے عباسیہ کے کیا آپ بھی شہید ہوئے ابوبکر
محمد بن ابی قاسم انباری نحوی پیدا ہوئے سنہ ۲۷۱ھ میں ماہ رجب کو اور مرے
سنہ ۳۲۸ھ میں ابوالحسین احمد بن یحییٰ راوندی عالم کلام صاحب تصانیف
پیدا ہوئے سنہ ۲۰۵ھ میں اور مرے سنہ ۲۴۵ھ میں ابوالفتح احمد بن علی المعروف
بہ ابن برہان صاحب وجیز سنہ ۵۲۰ھ میں مرے ابوعمرو اسحاق بن مرار شیبانی
نحوی سنہ ۲۰۶ھ میں مرے ابوعلی حسن بن صباح زعفرانی زعفران قریہ بغداد
میں مرے ماہ رمضان المبارک سنہ ۲۶۰ھ میں ابوعلی حسین بن حسین بن ابی ہریرہ
مرے ماہ رجب سنہ ۳۴۵ھ میں۔ ابوعلی حسن بن قاسم طبری فقیہ شافعی مرے

سنہ ۵۰۲ھ میں ابو علی حسن بن ابراہیم پیدا ہوئے سنہ ۴۳۲ھ میں اور مرے سنہ ۵۲۸ھ میں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد زجاج مرے روز جمعہ ۱۹ جمادی الآخر سنہ ۳۳۱ھ میں ابو امیہ شریح قاضی سنہ ۸۰ھ میں مرے ابو محمد عبد اللہ ابن جعفر نحوی پیدا ہوئے سنہ ۲۵۸ھ میں اور مرے روز دوشنبہ ۹ صفر سنہ ۳۴۷ھ میں ابو الحسن علی بن محمد معروف بہ کیا شافعی مرے سنہ ۴۹۵ھ میں اور ابو الخطاب قتادہ بن دعامہ سنہ ۶۰ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۱۹ھ میں مرے محمد بن ہبۃ اللہ سلاماسی نے ماہ شعبان سنہ ۵۷۴ھ میں انتقال کیا۔ محمد ابن ابی النصر حمیدی سہ شنبہ کے دن ۱۷ ذوالحجہ کو سنہ ۴۸۸ھ میں مرے ابو البختری بن وہب بعہد مامون سنہ ۲۰۰ھ میں مرے ابو الحسن علی بن ابراہیم الحضری مرے یوم جمعہ ماہ ذوالحجہ سنہ ۴۷۱ھ میں ابو محمد عبد اللہ بن محمد الراسی سنہ ۶۱ھ میں مرے شیخ علی بن الہیتی سنہ ۵۶۴ھ میں مرے شیخ بقا بن بطو مرے سنہ ۵۵۳ھ میں شیخ ابو سعید قیلوی سنہ ۵۵۷ھ میں مرے شیخ مطر البادرائی سنہ ۵۸۰ھ میں مرے شیخ ماجد کردی مرے سنہ ۵۶۱ھ میں شیخ ابو محمد المغربی مدفون ہوئے بغداد میں خواجہ نور الدین یہیں مرے شیخ محمد مجنون باب واسط میں دفن ہوئے شیخ محمد عربی یہیں دفن ہیں شیخ محمد جلالی و شیخ عبد العزیز یہیں دفن ہوئے۔ حضرت مرقد آپکا غربی دجلہ پر ہے۔

مزارات اطراف و اکناف بغداد

شیخ بقا بن بطو سنہ ۵۵۳ھ میں مرے شیخ عبد الرحمن الطفسونجی شیخ ابو الحسن جوسقی مرے سنہ ۶۱۹ھ میں دفن ہوئے یعقوبا میں ایک دن کی راہ سے بغداد کی منصور بن حسن شیخ عبد الرزاق و شیخ محمد بقلی بیانی قریہ دور میں مدفون ہیں بغداد سے چار پانچ کوس ہے شیخ جمیل قریہ جیل میں ہیں امام حسین

عسکری بلدہ سامرہ مین ہین بغداد سے تین منزل دجلہ پر ہے۔ شیخ تاج العارفین
ابوالوفا سنہ ۵۰۱ھ مین مرے قصبہ قلیمنا مین دفن ہوئے اِن چار بزرگ دارو نکا زمانہ
ایک تہا حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت احمد رفاع شیخ طریقہ رفاعیہ عمارہ کے
قریب ربین مدفون ہین اور آن احمد غزالی ملک شام مین احمد بہی شام مین
فائدہ کوئی آثار صنادید بغداد مین نہ پایا بجز پشتون کے جو کہین کہین
نشان افتادہ کے باقی ہین اور حمام۔ ہارون رشید اور مکان لب ساحل قریب
پل جسکی دیوار کا کتبہ ہے پڑہا گیا قد کان انشاء ہذا من خلافت عبد اللہ
ابی جعفر المنصور المستنصر باللہ عباسی فی سنہ ۳۳ ثلثین و ثلث
مایۃ وقد تجدد و تعمیرہ سلطان عبدالعزیز خان وغیرہ وغیرہ

الغرض بعون اللہ تعالےٰ بعد فراغ زیارات بغداد و سیر شہر و اطراف
پل جسر کے اوتر کے بغداد کہنہ سے روانہ کربلا معلےٰ ہوا کاظمین کربلا نجف جانے
کی راہ سے بغداد کہنہ کی طرف سے سیدہے جانب جنوب کو چلے تین کوس
سے قریب شط ملی جو دجلہ مین شامل ہوگئی ہے اوسکا پل بہی کشتیون کا ہے اوس سے
ایک کوس ایک کاروان سرائے شکستہ ملی اوس سے آگے قریب کوس کے
فراز جہدی کے کاروان سرائے ملی یہہ بہی غیر آباد ہے اوس سے کوس کے قریب
ایک کاروان سرائے محمودیہ مین مقام ہوا یہہ کاروان سرائے بغداد سے چہہ
فرسنخ ہے ایک فرسخ تخمیناً ڈیڑہ کوس کا ہے یہہ کاروان پختہ سلطان محمود
کے وقت کی ہے محمودیہ سے دو کوس آگے حلہ کا راستہ جانب چپ جدا ہوا
اُسکے آگے اور کاروان سرائے ہے جو درمیان بین بغداد اور کربلا کے واقع
ہوئی ہے یہہ بہی آباد ہے اسمین نہر نہین ہے کوئن کا آب شور ملتا ہے اُس سے
بیس کوس پر مسیب ہے یہہ قصبہ بر لب فرات واقع ہوا ہے دو تین ہزار

آدمی کی آبادی ہوگی بازار بھی ہے دریا پر بائیس کشتیون کا پل بنا ہے قصبہ سے جانب شرق ایک میل حضرت مسلم کے دونون صاحبزادون کے دو مقبرے شیلگون ہین بیماری کے ایام مین یہان قرنطینہ ہوتا ہے دریا کے دونون طرف آبادی ہے ادھی یہان کا بہت مزیدار ہوتا ہے محمودیہ سے باٹ فرسخ ہے اور یہان سے کربلا سات فرسخ ہے بیچ سے نہر کربلاء معلی کو دریائے فرات سے گئی ہے کسی عورت ہندی نے بصرف کثیر از سر نو مرمت کی ہے کہ کشتی آسانی سے جانے لگی جب کربلا دو فرسخ رہتا ہے گاؤ خانہ ملتا ہے شہر سے قریب ایک کوس کے ایک سنگین پل ہے جس پر سے نہر کے اس پار اوتر کے جاتے ہین سید جانب قریہ ماشیہ مین حضرت عون بن علی کا مزار ہے گنبد مقبرہ کا سپید راہ سے نظر آتا ہے نہر کے دو طرف باغات کی کثرت ہے الغرض داخل کربلاء معلی ہوا

کربلائے معلی

مختصر خوش فضا شہر ہے ۱۵ – ۲۰ ہزار آدمی کی آبادی ہوگی کل اہل تشیع عجم ہین فقط دو گھر اہل سنت جماعت کے ہین ایک سید محمود کا جو سبیل سلطانی پر ہین اور دوم سید یوسف کا طرز بازار کی بعینہ طرز بغداد ہے شہر مین مقبرہ سید الشہداء حضرت حسین علیہ السلام ہے اور دو طرف شہر کی جانب شرقی اور شمالی دیوار قلعہ واقع ہوئی ہے کچھ عسکر سلطانی بھی رہتا ہے گرد مقبرہ کے صحن کلان واقع ہوا ہے گرد صحن کے حجرہ اور مکانات منقش دو منزلہ اور سہ منزلہ واقع ہین صحن کے سات دروازے ہین اول دروازہ قبلی اسمیت گھڑیال گھر ہے دوم دروازہ قاضی الحاجات شرقی سوم دروازہ باب السلام شرقی امسال بنا ہے چہارم باب کوچک شرقی پنجم باب الصدرہ شمالی ششم باب سلطانیہ مغربی ہفتم باب زینبیہ

فائدہ ملا کرایہ سے بغداد سے کربلاء نجف تک تیرہ روپیہ حملہ چھ روپیہ آٹھ آنہ لیتے ہین اور کرایہ بلقون یعنے بیلونگاڑی [illegible]

اسیطرف سے دشمنون نے یورش کی تہی سلطان سلیم خان نے اول یہہ مقبرہ بنایا تہا پہر فتح علیشاہ قاچار شاہ ایران نے اوسکی ترمیم کی اور گنبد اور مینار مطلا کیئے اور پہر ناصر الدین شاہ نے ضریح شریف نقرئی یعنے کٹہرہ گرد قبر کے بنایا اور صحن کی مرمت ہو رہی ہے الغرض صحن کے عرض مین پندرہ محراب دار خلوہ ہین سعہ دار دروازہ اور طول مین اونیس در خلوہ ہین کل تین مینارہ ہین دونون مطلا خاص دروازہ مقبرہ کے اور دونون جانب اور تیسرا گوشہ شرقی مین سادہ مقبرہ کے روبرو کا صحن قبلی زیادہ ہے بہ نسبت پس پشت کے دروازہ قبلی سے اندر جاکر زیارت سے مشرف ہو کر بعد مناجات یہہ اشعار عرض کیئے۔

لمؤلفہ

تا کے کشم این جور ہا از دست چرخ فتنہ زا	ہان لطف فرما یا حسین ابن علی بہر خدا
اے قبلۂ ارباب دین اے کعبۂ اہل یقین	اے سرور اصحاب فضل اہل صفا را مقتدا
بس بیکس و بیچارہ ام با خاطر آوارہ ام	با سینۂ صد پارہ ام حاضر بدرگاہ شما

پہر با دل بریان و با چشم گریان یہہ غزل پڑہی

لمؤلفہ

وادی دشت کربلا این ست	درد دل را اگر دوا این ست
اے دو چشم بریز خون گریہ	روضۂ سبط مصطفے این ست
بنہ بر آستان جبین نیاز	راہ صدق و صفا و ولا این ست
دو جہان گلستان پیغمبر	آن حسین ابن مرتضے این ست

القصہ گنبد کے وسط مین آپ کی قبر ہے اوسپر غلاف زر دوزی پڑا ہے اور گرد دو جالی ہین اول اندر کی پیتل کی اور باہر کی چاندی کی جسکا اول مذکور ہو چکا یہہ کٹہرا قریب دو پُرس کے بلند ہوگا اور اسی کٹہرے مین آپکے دونون —

[1] اول صحن مین جانب شرقی سبیل خانہ سلطانی ہو سلطان سلیم کیطرف کا اسکے دروازہ مین تصویر سلطان سلیم

صاحبزادون کی قبرین ہین دروازہ اونکا دوسری طرف سے ہے اول علی اکبر کی دوم علی اصغر کی گنبد کے گوشہ مین شہدائے کربلا بہتر تن کا ایک جگہہ گنج شہیدان ہے معہ حضرت قاسم ابن حسن علیہ السلام کے جنکی تفصیل کتب تواریخ مین موجود ہے اسکے بہی ایک طرف جالی نقرئی ہے اور گنبد متصل حضرت کے پیر عذار حبیب کی قبر ہے اسکے گرد جالی پیتل کی ہے اسکے قریب مخارہ ہے جہان حضرت شہید ہوے تہے اور گنبد کے دوسری جانب مسجد ہے اوسمین ایک جہار طلا کلان مرسلہ واجد علیشاہ شاہ اودہ بہی ہے سب مین فرش قالی ہے اور یہہ مجموعہ ایک چہت و سیج کے اندر واقع ہے جسکے وسط مین گنبد واقع ہوا ہے اسمین آئینہ بندی کا کام ہے سطلا و مذہب بیل بوٹے تمام آئینہ کے ہین چارطرف ہانڈی فانوس بکثرت ہین شب کی روشنی مین ایک کیفیت ہے قابل دید نہ لایق شنید ذالك فضل الله یوتیہ من یشاء یہہ واقعہ کربلا اور سانحہ ہوش ربا عشرہ محرم سنہ ۶۱ھ مین واقع ہوا یزید پلید کے عہد مین شمر ذی الجوشن لعین کے ہاتہہ سے ذرا فاصلہ پر حضرت عباس علمدار ابن علی کا مقبرہ ہے اسکے گنبد پر نقش و نگار سادہ نذر ہین اسکے بہی گرد صحن ہے کافی نما اندر قبر شریف کے گرد ضریح نقرئی ہے غلاف زرین پڑا ہے گرد گنبد کے اندر لوہے کی زنجیر مین آلات حرب آویزان ہین مثل شمشیر و سپر و تیر کمان شہر کے متصل حضرت حر کا مزار ہے اور وہین حضرت ابراہیم مجاب ہین

نجف اشرف

کربلاء معلی سے نجف اشرف دو منزل از راہ خشکی راستہ مین ویرانی فقط درمیان مین ایک خان یعنے کاروان سراے ملتی ہے اور دوسرا راستہ از راہ

نہر ہے کہ فرات میں شامل ہوئی نہر فرات سے کوفہ میں اوترنا ہوتا ہے کوفہ سے
پھر نجف کو تین فرسخ آنا ہوتا ہے غرضکہ نجف اشرف کربلا سے چھوٹا ہے مگر طرز
وہی ہے اور گنبد مقبرہ جناب امیر بہ نسبت کربلا کے بڑا ہے مطلا اوسکو نادر شاہ
نے کیا تھا۔ دو مینار ہیں دونوں کے گرد سپید قلعی ہے اہل تاریخ کو حضرت کی قبر
کے تعین میں کلام ہے قافلہ بغداد کا یہیں سے اترا ہے جبل یہیں سے مدینہ منورہ
کو جاتا ہے نجف اشرف سے کوفہ تین فرسخ ہے برلب فرات آگے یہہ شہر حاکم
نشین اور بہت آباد تھا اب بجز مسجد علی کے کہ یہ مرمت پڑی ہے بالکل ویران
ہے اور حضرت مسلم بن عقیل کا مقبرہ ہے اور اصحاب رسول صلعم اور جو اولیاء
کہ یہاں دفن ہوئے ہیں اونکی تفصیل بیان کرتا ہوں مع تاریخ وفات کے۔
جناب بن الارث التمیمی ۳۷ھ مغیرہ بن شعبہ ۵۰ اسود بن یزید ۷۵ھ۔
عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی ۸۷ھ عبداللہ بن یزید انصاری ۶۷ھ عبدالرحمن بن
ابزی خزاعی ہمدی بن حاتم طائی ۶۷ھ عقبہ بن عمر ثعلبہ ۴۲ھ عمر بن حریث ۸۵ھ۔
سہل بن حنیف ۳۲ سوید بن غفلہ ۸۰ قرضہ بن کعب ۵۰ محمد بن حاطب ۷۴ھ
وہب بن عبداللہ ۷۴ھ اشعب بن قیس ۴۲ھ ہبان بن اوس ۱۰۶ھ۔ براء بن
عازب ۷۲ھ جابر ابن سمرہ ۷۴ھ خالد بن عرفطہ۔ زید بن ارقم ۶۶ھ زید بن خالد الجہنی ۷۸ھ
مختلف قبہ ہیں سعید بن الحریث یہہ سب اصحاب تھے احمد بن یونس ۲۲۷
محدث عبداللہ بن عیینہ تابعی عبداللہ بن ادریس پیدا ہوے ۱۱۵ اور مرے
۱۹۲ میں قیس بن ابی حازم کی سو برس سے زیادہ عمر تھی ابو عمر بن علا ۷۰ میں
پیدا ہوے اور ۱۵۰ میں مرے۔
ابو العباس معروف بہ ابن سماک ۱۸۳ھ میں مرے ابو عمرو عامر شعبی تابعی ۱۰۶ھ
میں مرے احنف بن قیس تابعی ۶۷ھ میں مرے کوفہ سے مقام حلہ ایک منزل ہے

حلہ دونون طرف لب ساحل فرات کے آباد ہے دس بارہ ہزار آدمی کی آبادی ہوگی
عسکر سلطانی بھی رہتا ہے حلہ سے بغداد دو منزل ہے شہر مین بازار کی وہی
طرز بغداد ہے۔ علی بن علی کا یہین مدفن ہے اور عمران بن علی بھی یہین ہین
بعض کہتے ہین قریہ عمرانیہ ہین ہین اور امام ابو القاسم ابن امام موسیٰ کاظم بھی
یہین ہین۔ القصہ لوٹ کر بغداد آیا اور بغداد سے بتاریخ ۱۸ صفر جہاز دخانی پر
سوار ہوا اور یہہ شعر پڑہکر روانہ بصرہ ہوا۔

لمؤلفہ

دکہایا ہمکو مقدر نے صاحبو دنیا	کہان نجف ہے کہان کربلا کہان بغداد

فائدہ اکثر ہے اسمائے اولیا وصلحا بقید تاریخ جامع الانوار فی مناقب الاخیار
من تصنیف ضیاء الدین جیلانی قادری بغدادی سے اور بعض کی بطور خود تحقیقات
کرکے ہر ہر مقام کی علیحدہ علیحدہ لکہی کہ زائر کو زیارت کرنے مین سہولت حاصل
ہو جب زائر کو زیارت مین آسانی ہو تو فاتحہ و درود سے دریغ نہ کرے کہ یہی آخری
تحفہ ہے جسکی بشرط یاد ہمکو بھی ہے۔ القصہ ۲۳ تاریخ بصرہ مین پہنچا چونکہ اول مرتبہ
بسبب عجلت کے بخوبی سیر نکر سکا تہا اسلیئے بعض حالات قلم انداز ہوگیے تھے وہ
اب قلم بند ہوتے ہین۔

بصرہ لب ساحل پر جو آبادی رکہتا ہے وہان سلطانی توپخانہ اور فوج
رہتی ہے جسکو اشارہ کہتے ہین اب آکر دیکہا تو وہان نہر جاری تہی اہل کشتی بیچ قہری
مین بصرہ لیجاتے ہین۔ بصرہ مین اولاد سید احمد رفاعی کی ہے کچھہ املاک بھی
رکہتی ہے اونکو نقیب کہتے ہین۔ فی الحال نقیب سید محمد سعید ابن سید طالب
ہین قبر حضرت حمزہ بن حلیمہ سعدیہ ہے بصرہ سے جانب شمال تین کوس قصبہ زبیر ہے
تین چار ہزار آدمی کی آبادی ہوگی گرد شہر پناہ ہے دریافت کرنے سے معلوم ہوا

ہوا کہ یہہ پرانا محلہ بصرہ کا تھا جو اب بالکل ویران ہو گیا ہے بصرہ کہنہ
مین دو کوس تک طولاً اور عرضاً تودہ مکانات منہدم نظر آتے ہین فقط شہر
کی مسجد جامع اور شکستہ منارہ باقی رہگیا ہے اور رستہ سے گوشہ شرقی کی
طرف حضرت طلحہ کا نیلگون مقبرہ باقی ہے انہین کے پاس قصبہ زبیر آباد ہے یہان سے
مکانات کی اینٹین کہود کر شہر کو لیجاتے ہین شہر پناہ کے اندر حضرت زبیر کا
قبہ مزار اور مسجد ہے مسجد کے چار درجے ہین ہر درجہ کے چار در ہین لداؤ کے
محراب دار گوشہ راست مین جانب قبلہ قبہ قبر ہے اور وسط قبہ مین قبر واقع
ہوئی ہے گرد قبر کے کٹہرہ چوبی ہے قبر پر غلاف سبز بانات کا پڑا ہے اور
مسجد مین جانب راست حجرہ حضرت عتبہ کا واقع ہے مسجد کے روبرو صحن مختصر
ہے گرد جلو سے ہین حضرت زبیر اور حضرت عتبہ شہید ہوئے شاید سلاطین
سلف کے وقت مین اس مقبرہ کی تعمیر ہوئی ہے۔ قصبہ زبیر کے باشندے
سب سنی ہین اور بعض وہابی اور بسبب قربت نجد کے کہ یہان سے آٹھ
منزل ہے۔ شہر کی دیوار سے چہہ سو قدم پر جانب غربی تین مقبرے ملحق
ہین ایک مین حضرت حسن بصری کا مدفن ہے۔ دوسرے مین محمد ابن سیرین
معبر خواب۔ تیسرے مین احمد ہارون۔ پہلا مقبرہ صراحی دار ہے۔ دوسرے کا
گنبد گول اور چھوٹا۔ تیسرے کا گنبد ذرا بڑا۔ مگر یہہ تینون مقبرے ایکدوسرے
سے ملحق ہین۔ زبیر سے دو کوس جانب جنوب پہ ہین حضرت انس بن مالک کا
مزار ہے۔ الغرض بصرہ سے ایک رات دن مین بوشہر آئے اور کیفیت
بوشہر کی مرقوم ہو چکی ہے پہر وہان سے ایک رات دن مین بحرین آئے
بحرین بطور جزیرہ واقع ہوا ہے گرد اسکے سمندر ہے جہان چھوٹے چھوٹے
قریہ ہین۔ آبادی اس مین قریب دو تین سو آدمی کے ہوگی۔ آدمی کل جزیرہ

قریب ۲۵ ہزار کے ہونگے اور یہ تمام جزیرہ ۲۰-۲۵ کوس کا ہوگا اور
اُس طرف جانب بر عظیم کھاڑی دو گھنٹہ کی راہ ہے جو متعلق لاسہ علاقہ سلطان
روم سے ہے اور خاص بحرین دو بلدون کو کہتے ہین جو دونون لب ساحل
ایک دوسرے کے محاذی قریب قریب آباد ہین ایک کا نام منامہ دوسرے کا
محرک - ان دونون کے درمیان مین دریا کی چھوٹی کھاڑی ہے آبادی جسکی
۱۵ ہزار آدمی کی ہوگی - منامہ بہ نسبت محرک کے شرقی سے ذرا طوالت رکھتا
ہے - دونون بازار ہین - پندرہ بیس دکانین ہنود سندہ کی ہین اور دونون مین
قلعہ بھی ہین - حاکم یہان کا شیخ عیسٰے ابن عبداللہ ہے جو محرک مین رہتا ہے
یہ ریاست بھی مثل مسقط کے خودمختار ہے سرکار کی طرف سے پانچ فیر توپ کی
سلامی ہے - شیخ کی عمر ۳۰ برس کی ہے شیخ کے دو بھائی اور ہین ایک کا نام
احمد دوسرے کا شیخ خالد ہے شیخ ہین اور اوسکے عمزاد بھائی ناصر بن مبارک بن
ہمیشہ فساد چلا آیا ہے اور قدیم سے ایک دوسرے کو مار کر حاکم بحرین ہو جاتا ہے -
چنانچہ مبارک عبداللہ کو مار کر آپ حاکم بحرین ہو گیا تھا اور عبداللہ
[illegible] شیخ [illegible] نہایت دوستی تھی عیسٰے نے استغاثہ
[illegible] سے کیا [illegible] پیل صاحب نے بذریعہ فوج مبارک کو گرفتار کر کے
[illegible] کر دیا اور عیسٰے کو حاکم بحرین بنا دیا - اسلئے ناصر بن مبارک کہ [illegible]
[illegible] سے کبھی کبھی فساد کیا کرتا ہے - چنانچہ فی الحال بھی کچھ فساد بحرین مین
واقع ہوا ہے اسلئے [illegible] کپتان [illegible] صاحب اور [illegible] جناب
[illegible] سابق [illegible] پنجاب معہ کچھ فوج کے تشریف
[illegible] ملاقات ہوئی اور یہ حال بیان فرمایا - یقین کہ تدارک قرار واقعی
[illegible] شیخ عیسٰی عرب سنی ہین اور اہل شہر اکثر شیعہ ہین - مال پر فیصدی چار [illegible]

محصول لیا جاتا ہے اور کچھہ کھجور کے درختوں پر عمل خفیف ہے پرمٹ کا
محصول ساٹھہ ہزار روپیہ ہے۔ دو لاکھہ بیس ہزار کی دوسری آمدنی ہے جملہ
آمدنی قریب تین لاکھہ روپیہ کے ہے۔ ہر قسم کی ملکی پیداوار کی آمد تیس لاکھہ
روپیہ کی ہے ۲۰ لاکھہ غیر ملک کو جاتے ہیں دس لاکھہ کی بچت رہتی ہے۔
سات لاکھہ کی رعایا کو اور تین لاکھہ حاکم کو ملتے ہیں۔ چھوارے کھجور موتی اس
ملک کی پیدائش ہے موتی موسم گرما میں جابجا سے معینہ سے برآمد ہوتے ہیں
عرب غوطہ لگا کر نکال لیتے ہیں۔ دس بیس سیپیوں سے ایک آدھ میں نکل آتا ہے
موتی پر کچھہ عمل نہیں مال نکالنے والے کا ہے۔

بحرین میں باغات بھی ہیں۔ انجیر۔ نارنگ۔ انار ہوتا ہے سال بھر
میں چھہ ساتھہ لاکھہ روپیہ کے موتی نکلتے ہونگے سب بمبئی اور ولایت کو جاتے
ہیں شہر بحرین بہ حد ملک گویا ایک پہاڑ پر واقع ہے جو سطح دریا کی برابر ہے
تمام ٹاپو میں سے آب شیریں ابلتا ہے اور بہ کر دریائے شور میں چلا جاتا ہے
گویا ایک دریائے شیریں ہے کہ زمین کے اندر بہ رہا ہے شاید یہی وجہ ہے
کہ اس سرزمین کا نام بحرین رکھا گیا۔

زمین قابل زراعت ہے لیکن قوم عرب خصوص شیخ کو اس طرف توجہ نہیں
ورنہ ایک ملیون سے زیادہ آمدنی کا علاقہ ہے۔ کنارے کنارے تمام نخلستان
ہیں فاصلہ پر پہاڑ بھی نظر آتے ہیں شہر اور زمین پر رونق ہے۔ آب و ہوا بھی
اچھی ہے گھوڑے شیخ کے یہاں بہت عمدہ ہیں قیمت ادنیٰ دو دو تین تین ہزار
ریال ہے۔ یہی باعث ہے کہ اونکا فروخت ہونا کبھی نہیں سنا دو اڑھائی سو
گھوڑے ہونگے وہاں سے رات دن میں بندر لنگہ آئے اور پھر وہاں سے اسفندر
ہو کر میں بندر عباس پہنچے۔ کچھ کیفیت بندر عباس کے قد اپڑا سے لیکن

بندر عباس مین عجم کا مال زیادہ بکتا ہے گویا بندر ہے اور میوہ خالیجہ ارزان ہے
آب شیرین بارش کا دونون جگہ برگون مین جمع کر رکھتے ہین بازار دونون کے بہت
تنگ ہین کہ دو آدمی بمشکل برابر نکلتے ہین لنجہ سے پہاڑ دور ہین اور میدان مین نخلستان
ہین اور عباس سے ملے ہوئے ہیں یہہ دونون بندر متعلق ملک فارس کے ہین شیراز
جائے حکومت ہے حاکم لنگہ کا شیخ یوسف سنی اکثر اہل شہر شیعہ۔ لار کہ آٹھہ منزل ہے
باقی کیفیت تحریر ہو چکی حاجت اعادہ نہین نا ملیٔ اسی پر اکتفا کرتا ہون اور المسکو
عافیت دارین چاہتا ہون۔

اس دریا مین چھوٹے چھوٹے جزیرے بکثرت ہین اول باسیدور لنگہ کے قریب
نظر آتا ہے علاقہ انگریزی ہے کچھہ جوان سرکاری رہتے ہین۔ دوم کشم سوم انجام۔
یہان تار ہے۔ چہارم خسف۔ ان سب مین سرکاری گویا یہہ دریا مع جزایر متعلق
سرکار ہے اور ساحل متعلق سرکار ہے اور ساحل متعلق عجم و ترک ہین فقط قبل
تحریر ضمیمہ کے چند فواید کا مذکور کرتا ہون جو مسافرون کے بکار آمد ہے۔

فائدہ سفر مین جسقدر اسباب اور مردم ہمراہی کم ہونگے اوسیقدر زحمت
کم اور آسایش زیادہ ہوگی

فائدہ جبتک اوسکی زبان سے واقف نہوے تو اوس ملک کی سیر بے
کیفیت ہے یا زبان دان ہمراہ ہو۔

فائدہ مملکت غیر کے سفر مین تذکرہ کا ہونا ضرور ہی گو کہ ملک غیر مین ہی ملسکتا ہے
لیکن کشاکش اور اینچا تانی کے علاوہ خرچ زیادہ پڑتا ہے اور بمبئی اور کلکتہ مین
فی آدمی آٹھہ آنہ ملسکتا ہی سفر مکہ شریف اور مدینہ منورہ تذکرہ سے مستثنا ہے۔

فائدہ سفر سیر یعنی برف کے ملک مین اسباب سرمائی اونی پشمی ضرور ہے ہندوستانی
روئی اور لبادہ کچھہ کام کے نہین۔

فائدہ سفر مین کسی اجنبی کو اپنا مصاحب نہ بنائے کسی سے دوستی اور تعلق نہ پیدا کرے کسیکے ہاتھہ کی بیچنر بازار کے کوئی چیز نہ کھائے کسی کے مکان پر نجائے۔

فائدہ سفر مین آزادانہ گذران کرے جسقدر ہنود کی یا دونکی لیگا اسیقدر انگشت نما اور مطعون ہوگا یہہ امور ہندوستان ہی کے متعلق ہین۔

فائدہ جس شخص کو شوق سفر ہے اُسکو چاہیئے کہ عادت اپنی درست کرے اور ہندی چیزین چھوڑے اول پان سپیاری گنگہ ہے کہ اسکے ذریعہ سے وہان اسکی تلاش مین آپ خراب جامہ خراب مکان خراب دوم افیون سوم ذائقہ زبان چرپرا چہارم لباس کی تراش خراش سپید پوشی بار بار آب روان کی اچکن مرزائی ٹوپی وغیرہ وغیرہ ایسا لباس دو تین گاڑھا خوش رنگ ہو کہ جسم کو سردی گرمی مین آرام دے ضروری سامان زیر بغل ہے **فائدہ** دو چار کوس پیادہ پہرنیکا بھی محاورہ رہے کہ داشتہ آید بکار۔

فائدہ بعض معتبر سیاحون کی زبانی سُنا ہے کہ جہاز مین دو تین چیزون کی عادت سے تکلیف ہے اول مٹھاس اور گھی کا استعمال قرین قیاس ہی ہے کیونکہ شیرینی سے ہیجان صفرا ہوتا ہے اور دُہنیت باعث عفونت ہے دوم خوشبو کے استعمال کی عادت اسلیئے کہ جہاز مین اکثر اشیاء ایسی ہوتی ہین کہ جنکی بو کریہہ عفونت آمیز ہوتی ہے مثل مچھلی اور چربی وغیرہ کے **فائدہ** جو چیز اسکی کمر مین ہے وہی اسکی ہے۔

فائدہ مدار سفر کا مال پر ہے اسلیئے مال کی زیادہ احتیاط رکھے کسیکو اپنے روپیہ پیسے سے آگاہ نہ کرے **فائدہ** ہمراہی روپیہ سے گنی افضل ہے اور گنی سے انگریزی نوٹ

فائدہ ملک شام و مصر کا خرچ اوسطی آدمی مہینہ سو روپیہ اور یورپ کا تین سو روپیہ اور یا اللہ یا کریم کی بلا دور اور اگر کہین سٹ لگجائے ورنہ خدا حافظ۔

تمت

مناسک حج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج کی فرضیت کا بیان

یقین کرنا چاہیے کہ حج مثل نماز روزے زکوۃ کے فرض عین اور ارکان اسلام سے
ہے حق تعالیٰ سورۂ آل عمران میں ارشاد فرماتا ہے وللہ علی الناس حج البیت
من استطاع الیہ سبیلا اور خدا کی بندگی کے لیے فرض ہے لوگوں پر قصد
کرنا خانہ کعبہ کا جو طاقت رکھتا ہو اوسکے گھر کیطرف راہ چلنے کے اس حکم کو حق تعالے
نے کمال تاکید کی واسطے صورت خبر میں بیان فرمایا جیسے کتب علیکم الصیام ورنہ
مقصود حقیقت میں امر ہے کہتے ہیں جب یہہ آیت نازل ہوئی سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم نے سب قوموں کو جمع کرکے یہہ حکم سُنایا مسلمانوں نے مانا اور یہود ونصاریٰ
مجوس صابئین مشرکین ان پانچ فرقوں نے نمانا تب حق تعالےٰ نے یہہ آیت نازل
فرمائی ومن کفر فان اللہ غنی عن العلمین اور جو نمانے پس اللہ بے پروای
ساری عالموں سے یعنے جو اس حکم کو بجا نلائے اور انکار کرے وہ کافر ہے اور اللہ کو
کسی کی عبادت کیطرف حاجت نہیں بالاصل اس عبادت سے کچھہ اللہ کا بھلا نہیں ہوتا

ان کرنے والے کو خوبی حاصل ہوتی ہے تکرے تو اپنی خوبی کہو کر آپ بڑا بنتا ہے
اور سورۂ حج مین حضرت ابراہیم کیطرف خطاب فرمایا ہے۔
وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ
اور پکار تو اے ابراہیم لوگون کو حج کے لئے آوینگے تیرے پاس پیادے اور سوار اوپر اونٹنیون دبلی کے کر آوینگے ہر راہ دور سے حضرت ابراہیم نے عرض کیا۔
مَا یَبْلُغُ صَوْتِیْ نہین پہنچی کی آواز میری ارشاد ہوا عَلَیْکَ الْاَذَانُ وَعَلَیْنَا الْبَلَاغُ تیرا کام پکارنا ہے پہنچا دینا ہمارا ذمہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام پر کھڑے ہوئے وہ اتنا اونچا ہوا کہ سب پہاڑونسے بلند ہوگیا تب پکارا۔
یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ قَدْ بَنٰی لَکُمْ بَیْتًا وَّکَتَبَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَاَجِیْبُوْا رَبَّکُمْ
اے لوگو خبردار تحقیق پروردگار تمہارے نے بنایا تمہارے لئے گھر اور فرض کیا تمپر حج پس قبول کرو حکم پروردگار اپنے کا تب بولا ہر شخص کہ اوسکے نصیب مین حج کرنا تھا اپنے باپ کی پیٹھ یا ماں کے پیٹ سے لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ کہتے ہین جسنے ایکبار جواب دیا وہ ایک حج کریگا جسنے کئی بار جواب دیا وہ کئی حج کریگا جواب کے موافق اور جسنے جواب ندیا وہ محروم رہیگا اس آیت سے بھی فرضیت حج کی ثابت ہے اسواسطے کہ جب حق تعالےٰ نے قرآن مجید مین کسی اور شریعت کا حکم بیان کرے اور نسخ نفرمائے وہ حکم ہمپر بھی لازم ہوتا ہے اور اگر اس آیت کے مخاطب ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہون چنانچہ بعض مفسرین نے لکھا ہے تو فرضیت بے تکلف ظاہر ہے عبداللہ بن عباس فرماتے ہین سب سے پہلے یمن والون نے جواب دیا اسلئے یمن کے لوگ اکثر حج کرتے ہین اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا سرورِ کائنات علیہ وعلےٰ آلہ الصلوات نے
بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

ورسوله واقام الصلوة وایتاء الزکوة والحج وصوم رمضان - بنیاد اسلام اوپر پانچ چیز کے ہے ایک گواہی اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود بحق سوائے اللہ کے اور تحقیق محمد بندے اور رسول اوسکے ہین دوسرے ٹھیک پڑھنا نماز کا تیسرے دینا زکوۃ کا چوتھے حج پانچوین روزے رمضان کے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج ارکان اسلام سے ہے مثل نماز روزے کے پس جو قدرت پاکر حج نہ کرے اوسکا اسلام پورا نہین کیونکہ ہر چیز بغیر اپنے جمیع ارکان کے ناتمام ہے اور جامع ترمذی مین حضرت علی رض سے روایت ہے کہ فرمایا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے -

من ملک زادًا وراحلة تبلغه الی بیت اللہ ولم یحج فلا علیه ان یموت یهودیًا او نصرانیًا - جو مالک ہوا توشے اور سواری کا کہ پہنچاوے اوسکو بیت اللہ تک اور وہ حج نہ کرے پس فرق نہین اوسپر کہ مرے یہودی یا نصرانی یعنے اوسکا مسلمان اور یہودی یا نصرانی ہونا برابر ہے یہہ اسواسطے فرمایا کہ یہود و نصاری حج کے قایل نہین اس حدیث سے بہی فرضیت حج کی ثابت ہے اسواسطے کہ جس فعل کے نہ کرنے پر وعید وارد ہوتی ہے اوسکا کرنا لازم ہوتا ہے

صاحب ترمذی لکھتے ہین کہ یہہ حدیث غریب ہے - لیکن مخفی نرہے کہ یہہ حدیث اور سند سے بہی وارد ہے چنانچہ مسند دارمی مین ابی امامہ سے اسطرح منقول ہے قال رسول اللہ من لم یمنعه من الحج حاجة ظاهرة او سلطان جائر او مرض حابس فمات ولم یحج فلیمت ان شاء یهودیًا وان شاء نصرانیًا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو منع نہ کرے حج کرنے سے کوئی حاجت ظاہری یا بادشاہ ظالم یا مرض روکنے والا پس وہ موا اور حج نہ کیا تہا پس وہ مرے چاہے یہودی ہوکر یا نصرانی بنکر - الغرض حج کی فرضیت ان آیتون اور حدیثون سے مثل اور ارکان کے ثابت ہے مگر حج تمام عمر مین ایکبار فرض ہے صحیح مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

[illegible]

قصد حج کا رکھتا ہو وہ شتابی کرے یعنی جس سال میں اوسپر فرض ہوا اوسی سال بجا لاوے
یا سفر کرے نکلے کیطرف اور یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام مالک کا
مگر امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک فی الفور واجب نہیں اور یہہ اختلاف اوس
صورت میں ہے کہ ظن غالب سلامتی کا ہو اور جو ظن غالب ہو ہلاک کا مرض یا پیری یا
کے سبب تو بالاتفاق فی الفور واجب ہے اور پہلی حالت میں اگر قبل مرنیکے حج کیا
تو ادا واقع ہوا اور گناہ بھی جاتا رہا سبکے نزدیک اور اگر بدون حج کرنے کے مر گیا تو
بالاتفاق گنہگار رہا اور اثر اختلاف کا یہہ ہے کہ فوراً والوں کے نزدیک دیر کرنیوالا
فاسق مردود الشہادۃ ہے بتراخی والوں کے نزدیک لیکن استطاعت بالاتفاق
شرط ہے مستطیع سے مراد ہے مسلمان آزاد عاقل بالغ صحیح البدن قادر زاد راحلہ
پر سواے حاجت اصلی کے حج کے مہینوں میں یا بروقت سفر حجاج کے اوسکے وطن
سے بشرطیکہ امن راہ کے پس غلام مجنون نابالغ لڑکی پر فرض نہیں لہذا اگر لڑکا پہلے
بالغ ہونیکے اور غلام پہلے آزاد ہونے کے حج کر لیگا اگرچہ اجازت مولا کی ہو حج فرض
اوس سے ساقط نہوگا بلکہ بعد بلوغ اور آزاد ہونے کے بشرط استطاعت اوسپر حج لازم ہوگا
ہاں وہ پہلے نوافل سے شمار کیا جائیگا اور ایسے ہی اپاہج لولے اندھے عاجز مفلوج
بیمار شیخ فانی پر کہ قدرت سواری پر اپنے آپ ٹھہرنیکی بدون مشقت عظیمہ کے نرکھتے ہوں
امام ابو حنیفہ کے نزدیک واجب نہیں نہ خود اونپر نہ اونکے مال پر کہ آپ حج کرائیں یا
مرتے وقت وصیت کریں اور صاحبین کے نزدیک اونکے مال پر واجب ہے کرا دیوے حج
کرائیں اور راحلہ پر قادر ہونے کے یہہ معنے ہیں کہ مالک ہو خود سواری کا یا کرایہ کر لے
سکتا ہو پس عاریت اور اباحت سے قدرت راحلہ پر ثابت نہیں ہوتی اور مراد قادر ہونیکے
سے زاد پر سواے حاجت اصلی کے یہہ ہے کہ وہ اسکا ادائے قرض سے اگرچہ ہو زائد ہو

اور سوائے مخرج گہر اور خادموں اور اثاث البیت اور نفقہ عیال وغیرہ کے اپنے گہر پہر آنے تک کا خرچ موافق کہانے پہننے سواری وغیرہ کے رکہتا ہو۔

پس اگر گہر اوسکو رہنے سے زاید ہو کر کرایہ کو دیتا ہو یا لباس یا کتابین دین کی حاجت سے زاید ہوں یا کتابین طب یا نجوم وغیرہ کی ہوں اگرچہ اونکی طرف حاجت ہو یا لونڈی غلام جنسے خدمت نہ لیتا ہو اوسکو لازم ہے کہ اونکو بیچ کر حج کرے اگر کسیکے پاس گہر مین لونڈی غلام نہین مگر نقد اسقدر ہے کہ اوس سے حج کرے یا گہر معہ سامان کے مول لے اس صورت مین اسکو حج کرنا چاہیے اور حج کی راہ مین سوار ہو کر چلنا بہتر ہے تا وقت ادا کرتے حج کے قدرت بخوبی باقی رہے اور اگر باوجود قدرت کے پیادہ چلیگا تو بہی جایز ہے اور رات کو زائد چلنا بہتر ہے خصوصًا ملک عرب مین مگر امام مالک کے نزدیک استطاعت مین قدرت سواری پر ضرور نہین صحت اور قدرت پیادہ چلنے کی کافی ہے۔

اور جو مکے کے اطراف مین تین دن کی راہ سے کم رہتے ہین اگر پیادہ چل سکتے ہون سواری اونکے لیئے شرط نہین۔ مگر زاد ضرور ہے پس جو لوگ بغیر زاد و راحلے کے راہوں دور دراز سے مانگتے کہاتے حج کو جاتے ہین نہایت برا کرتے ہین کہ نفل کے حاصل کرنے کیواسطے بہیک مانگنے مین گرفتار ہوتے ہین بلکہ اکثر یہ لوگ نماز وغیرہ ضروریات دین کے پابند نہین ہوتے حالانکہ نماز کا مرتبہ حج سے زائد ہے۔

عورت کے لیئے اگرچہ بڑہیا ہو سوائے ان شرطوں کے دو شرطین اور ہین ایک خالی ہونا عدت سے دوسرے ہمراہ ہونا خاوند یا محرم جوان متقی کا بغیر حج کے۔

محرم وہ شخص ہے کہ جسکے ساتہہ کبہی نکاح جایز نہین قرابت یا رضاعت یا مصاہرت سے مسلمان ہو یا کافر بندہ ہو یا آزاد۔ اور زاد و راحلہ محرم کا عورت پر لازم ہے اور بعد اس استطاعت کو شوہر کی اجازت کی حاجت نہین پر یہ شرط اوس حالت مین ہے کہ مکے تک تین دن کی

راہ سے کم نہو اور اگر سفر تین دن سے کم ہو تو اکیلا جانا عورت کا جائز ہے محرم کی
ضرورت نہیں ظاہر روایت یہی ہے اور ایک روایت میں ابو حنیفہ اور ابو یوسف سے
عورت کو سفر ایک دن کا بھی بغیر شوہر یا محرم کے نہیں چاہیئے۔ ملا علی قاری شرح
منسک میں لکھتے ہیں بمقتضائے فساد اس زمانہ کے فتوے اسی روایت پر چاہیئے۔
امام شافعی مالک کے نزدیک ہمراہ ہونا ایک جماعت عورتوں کا بھی معتبر اور مردوں کے
قایم مقام شوہر یا محرم کے ہے اور اجازت شوہر کی بھی شرط ہے۔

فضائل حج اور عمرہ کے مذکور ہیں

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما
بینہما والحج المبرور لیس له جزاء الا الجنة۔ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہ بخشوانا
ہے اور حج مبرور کی جزا نہیں مگر جنت حج مبرور کہتے ہیں حج مقبول کو اوسکی علامت
یہ ہے کہ حاجی آپکو گناہوں سے بچائے اور حج اوسکا محض خدا کیواسطے ہو ریا فخر و تکبر کا
کچھ دخل نہو اور بعضے محدثین کہتے ہیں اگر حج کرنے والے کے افعال و صفات بعد
حج کرنے کے پہلے سے بہتر ہوں تو حج اوسکا مقبول ہے ورنہ نامقبول اور دوسری روایت
ابو ہریرہ سے صحیحین میں اسطرح سے مذکور ہے کہ جسنے خدا کیلئے حج کیا اور بیہودہ باتوں سے
بات چیت جماع و خواہش کی ہمرکی اور ساتھ والوں سے گالی گلوچ اور جھگڑا نکیا وہ پھرتے
وقت ایسا پاک ہوا گویا اوسیدن اپنی ماں سے جنا جامع الترمذی میں عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
تابعوا بین الحج والعمرۃ فانھما ینفیان الذنوب والفقر کما ینفی الکیر
خبث الحدید والذھب والفضة ساتھ کرو حج اور عمرہ کو اسواسطے کہ یہ
دونوں دور کرتی ہیں گناہوں اور محتاجی کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی لوہے

پہیر دیگا اوسکو اسد تعالے بدلے ہر طواف کے ثواب آزاد کرنے دس بردیکا اولاد حضرت اسمعیل سے اور جسنے سعی کی صفا مروہ مین ثابت رکہیگا اسد قدم اوسکے پل صراط پر اور هداة الانام مین مذکور ہے سات طواف ایک عمرے کے برابر ہین اور مروی ہوا کہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ حج و عمرہ کرنیوالے مہمان ہین اسد کے اور زیارت کرنیوالے اوسکے ہین اگر اوس سے کچہہ مانگین تو دیتا ہی اگر مغفرت چاہین تو بخشتا ہے دعا مانگین تو قبول کرتا ہی شفاعت کرین تو مقبول ہوتی ہی اور جو خرچ کرین ایک ایک کے بدلے لاکہہ لاکہہ کا ثواب ملیگا قسم ہی اوس ذات کی کہ جسنے نبی کیا ہے مجکو بحق ایک درہم اونکے ہماری سے تمہاری ایسا پہاڑ سے اور اشارہ کیا پہاڑ ابو قبیس کیطرف ۔ اور هداة الانام فی اماکن الاحیا مین مذکور ہے کہ آنحضرت صلے اسد علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ حَجَّ یَوْمَ هٰذَا الْبَیْتِ مِنْ حَاجٍّ اَوْ مُعْتَمِرٍ فَاِنَّمَا کَانَ مَضْمُوْنًا عَلَی اللّٰهِ اِنْ رَدَّهٗ بِاَجْرٍ وَغَنِیْمَةٍ وَاِنْ قَبَضَهٗ اَنْ یُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ۔

یعنی جو کوئی قصد کرکے اس گہر کا حج کرنیوالے یا عمرہ لانیوالے سے ہے ذمہ اسد کا اگر اوسکو پہیرے پہیر دی مزدوری اور غنیمت کی ساتھ اور اگر اوسکی روح قبض کرے داخل کرے اوسکو جنت میں۔

اور ابو الفضل کرمانی اپنی منسک مین لکہتے ہین کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا سرور عالم صلے اسد علیہ وسلم نے کہ جو مر جائے اسکی راہ مین آتے یا جاتے تو بخشتا ہے حقتعالے اوسکے پچہلے گناہ اور نہ کہولا جائیگا اوسکا دفتر حساب کا اور نہ تولے جائینگے اوسکے اعمال اور داخل ہوگا جنت مین بغیر حساب و عذاب کی اور ایک روایت مین آیا ہے ملیگا اوسکو ثواب حج و عمرہ کرنیوالیکا قیامت

اور بعضے کتابوں میں روایت ہے کہ پیدا کریگا اللہ اُسکے لیئے ایک فرشتہ کہ حج کرتا
رہیگا اُسکے واسطے قیامت تک اور اسمٰعیل ادفالی تحفۃ الافواج میں لکھتے ہیں
رزین سے روایت ہے کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا بہتر دنوں سے وہ عرفہ ہے
جو جمعہ کے دن پڑے اور اُس دن حج بہتر ہے اور دنوں کے ستر حج سے اور
عرفہ حجۃ الوداع سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی جمعہ کے دن واقع ہوا تھا
بلکہ اوس دن یہود و نصاریٰ مجوس مشرکین کی بھی عید تھی شاید اسی سبب سے جس حج
میں عرفہ جمعہ کے دن پڑتا ہے لوگ اُسکو حج اکبر کہتے ہیں فے الواقع اُس حج کا
بڑا ثواب ہے۔ لیکن قرآن مجید میں حج اکبر سے مراد یہ نہیں ہے بلکہ عین
حج مراد ہے اور احتراز ہے حج اصغر سے کہ عمرے کو کہتے ہیں اور حاکم اور بیہقی
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حاجی سوار کی اونٹنی
کے لیئے ہر قدم کی سو نیکیاں ہیں اور ہر قدم حاجی پیادہ کے لیئے سات سو نیکیاں
ہیں نیکیوں حرم سے

لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ نیکیاں حرم کی کیا ہیں فرمایا ہر نیکی لاکھ
نیکی کے برابر ہے یعنے ایک نیکی لکھے ہیں لاکھ نیکی کے مثل ہے ایک رکعت لاکھ
رکعت کی برابر ایک نفلی روزہ لاکھ روزے کی برابر ایک درہم صدقہ کا لاکھ درہم
کی برابر اور حدیث معتبر میں وارد ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
من اعتمر فی شہر رمضان عمرۃ فکانما حج معی حجۃ [illegible]
[illegible] میں عمرہ کیا پس اوسنے گویا ایک حج کیا میرے ہمراہ اور
عباس بن مرداس سے روایت ہے کہ سرور عالم صلعم نے عرفات پر آخر روز عرفہ کے
حاجیان امت کے گناہ معاف ہونے کے لیئے دعا کی حکم ہوا بخشا سب گناہ مگر
حق العباد حضرت نے عرض کیا کہ اگر تو چاہے مظلوم کو جنت دے اور ظالم کو بخشے پھر

جواب ملا جب مزدلفہ میں آکر صبح کو پھر دعا کی تو قبول ہوئی حضرت ہنسنے لگے اصحاب نے عرض کیا آپ ایسی جگہ ہنستے نہ تھے فرمایا دشمن خدا ابلیس نے جو معلوم کیا کہ دعا میری مقبول ہوئی خاک سر پر ڈال کر واویلاہ یا ثبوراہ پکارنے لگا یہاں سے فضل و عظمت حج کی معلوم کرنی چاہیئے کہ بخشا جانا حق العباد اور مظلوم کا سوائے حج کے کسی اور عبادت کی طفیل نہیں ہوسکتا اور حدیث شریف میں وارد ہے۔

اعظم النّاس ذنبًا من وقف بعرفة فظنّ ان اللّٰہ لم یغفر لہٗ

بڑا گنہگار لوگوں میں وہ شخص ہے جو عرفے کے دن عرفات پر ٹھہرے پس گمان کرے کہ اللہ نے اسکو نہیں بخشا۔ اور امام حسن رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ صحف آدم علیہ السلام میں حقتعالے فرماتا ہے کہ حج کے دن آٹھ لاکھ حاجی آتے ہیں اگر کم ہوتے ہیں تو فرشتوں کو بھیج کر آٹھ لاکھ پورا کر دیتا ہوں اور ستر ہزار فرشتے ہر روز واسطے طواف کعبے کے بھیجتا ہوں۔ تفاسیر میں لکھا ہے کہ ساری نبیوں نے پیادہ پا حج کیا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام نے سراندیپ سے پیادہ پا جاکر چالیس حج کئے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جب حضرت آدم حج کو چلے فرشتوں نے کہا یا آدم برّ حجّک فانا حجنا قبلک بالفی عام۔ اے آدم اچھا کرا اپنا حج کہ تحقیق ہم نے کیا تجھسے پہلے دو ہزار برس

حج و عمرے کا بیان

حج کہتے ہیں احرام باندہ کر عرفات پر ٹھہرنے اور طواف زیارت کرنے کو اوقات معین میں اور عمرہ کہتے ہیں احرام باندہ کر طواف کعبہ اور سعی صفا مروہ میں کرنیکو عمرے میں طواف قدوم اور طواف وداع نہیں ہوتا حج میں دونوں ہوتے ہیں۔ مگر پہلا سنت اور دوسرا واجب ہے اور حج بالاتفاق فرض ہے۔ مگر عمرہ امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک سنت اور امام شافعی کے مذہب میں عمرہ بھی فرض ہے۔ افراد کے معنے تنہا کرنا حج کا اسطرح

کہ عمرہ اُس سال میں نہ کرے یا بعد ایام حج یا قبل شوال کے کرے یا تنہا کرنا عمرہ کا اسطور سے
کہ اُس سال میں حج نہ کرے لیکن عمرہ پہلی شوال سے یا بعد ایام حج کے ادا کرے اور تمتع
کے معنے احرام باندھکر عمرے کے افعال کرنا۔ حج کے مہینوں میں اور پہلے جانے سے وطن میں
قبل احلال یا بعد اوسکے احرام باندھکر حج بھی کرنا۔ لیکن اگر قربانی ساتھ لی ہو تو حج سے
پہلے حلال ہونا جائز نہیں اور قران کے معنے جمع کرنا حج اور عمرے کا اور ادا کرنا دونوں کا حج
کے مہینوں میں ایک احرام سے یا داخل کرنا احرام حج کا احرام عمرے میں پہلے طواف
سے یا داخل کرنا احرام عمرے کا احرام حج میں پہلے پھرنے کے عرفات سے لیکن اخیر صورت
میں گنہگار ہوگا۔ پس تمتع میں دو احرام دو تلبیہ ایک سفر میں　　لازم ہیں
اور قران میں ایک تلبیہ ایک حلق سفر واحد میں چاہیئے اور قران و تمتع میں قربانی واجب
ہے خواہ میقات سے ساتھ لی ہو یا نہیں اور قارن پر ایک جنایت کی دو جزا لازم آتی
ہیں سفر و تمتع پر ایک مگر جو متمتع کہ احرام عمرے سے　خارج نہو کہ احرام حج کے بعد جنایت
کرے وہ حکم قارن کا رکھتا ہے افراد اور قران کے نام کے وجہ ظاہر ہے۔

اور تمتع کی نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ متمتع فائدہ لے سکتا ہے ممنوعات
احرام سے درمیان احرام عمرے اور حج کے برخلاف قارن کے کہ اگر وہ بعد
عمرے کے مثلاً سر منڈائے تو اُسپر قربانی لازم آوے گی

اور آفاقی کو افراد و قران و تمتع ہر ایک روا ہے اور مکی کو قران و تمتع
نہیں چاہیئے اگر کرے تو اُسپر دم لازم آئیگا تحقیق یہی ہے آفاقی کہتے ہیں اُس شخصکو
جو میقات سے باہر رہتا ہو اوسکے سوا مراد امام ابو حنیفہ کے نزدیک جو آفاقی نہو خواہ
خاص مکے کا رہنے والا ہو یا بین میقات پر یا میقات کے اندر مکے کی جانب رہتا ہو اور
امام مالک کے نزدیک خاص مکے کا رہنے والا مراد ہے اور امام شافعی کے نزدیک مکی کا
رہنے والا اور جو مکے سے بعد سفر شرعی کا نہ رکھتا ہو ایک ہی حکم رکھتا ہے۔

بیان وقت اور مکان احرام باندھنے کا

وقت احرام عمری کا آفاقی کے لیئے تمام سال ہے مگر عرفہ اور عید کا دن اور ایام تشریق اِن
پانچ دن میں مکروہ تحریمی ہے اور مکے کو سوائے حج کے اور مہینوں کے تمام سال وقت
عمری کا ہے اور حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا مکروہ ہے۔ اگر قصد حج کا رکھتا ہو ورنہ مکروہ تنزیہ
اور مکان احرام باندھنے کے آفاقی کو عمری اور حج کے لیئے پانچ مشہور ہیں ہر ایک کو میقات
کہتے ہیں۔ مدینے والوں کے لیئے ذوالحلیفہ اسکو عوام آبار علی کہتے ہیں وہان کئی کوئین
ہیں۔ مختار میں لکھا ہے وہ مقام مکے سے دس منزل مدینے کیجانب ہے

اور فتح الباری میں مذکور ہے کہ ایک سو اٹھائوین میل ہے اور مدینے سے چار یا چھ
میل کا فاصلہ رکھتا ہے اور سید سمہودی تاریخ مدینے میں لکھتے ہیں کہ میں نے ناپ کر معلوم کیا
کہ باب السلام مسجد نبوی سے دہلیز مسجد الشجرہ تک کہ ذوالحلیفہ میں وہان سے احرام
باندھتے ہیں ۹۳ ہزار سات سو ساٹھ چھتیس گز کا تفاوت ہے اور میقات مصر اور
شام اور مغرب والوں کا۔ اگر مدینے کی طرف سے آوین تو وہی ذوالحلیفہ ہی اور
اگر تبوک کے راستے گذرین تو جحفہ ہے اور وہ زمانہ سابق میں ایک بستی تھی رابغ کے پاس
مکے سے پانچ منزل جسکے بیاسی میل تھے اور مدینے سے سات منزل۔ لیکن اب وہ مقام
ویران ہے۔ اور اسکا نشان بالیقین معلوم نہین ہوتا۔ لہذا اب احرام رابغ سے باندھتے
ہیں کہ جحفہ سے کچھ مقدم ہے اور وہ ایک وادی ہے کہ وہان ایک بستی بھی تھی اور میقات
نجد والونکا قرن ہے اور وہ ایک پہاڑ ہے گول اور چکنا جیسے انڈا طائف کے پاس
قریب عرفات جو مکے سے دو منزل جسکے پچاس میل گنتے ہین اور میقات اہل یمن
اور ہندوستانیون کا کہ اس سے گذرتے ہین یلملم ہے اور وہ ایک پہاڑ ہے دو
منزل مکے سے جسکے ۳۰ میل ہین بالفعل اسکو سعدیہ کہتے ہین اور میقات اہل عراق

یعنے بصری کوفی خراسان وغیرہ کا ذات عرق ہے اور وہ ایک بستی تھی مکے سے ۴۲ میل
پر جسکو دو منزل شمار کرتے تھے پھر وہ بستی زمانہ سابق مین ویران ہوکر مکے کیطرف
آبسی تھی اسواسطے بہتر عراقیون کے لیئے یہہ ہے کہ وادی عقیق سے کہ وہ ایک یا دو
منزل ذات عرق سے مقدم ہے احرام باندہین۔ اِن میقاتون مین ذوالحلیفہ سب سے
دور ہے اور یلملم سب سے قریب پس جو اور کوئی اِن میقاتون پر گذرے یا دو میقات کے
درمیان مین سے او سکا حکم بہی انہین میقات والون کا ہے پس احرام عین اِن میقاتون پر
باندہے اگر خود اِن پر سے گذرے والا اِن کی سیدہ پر سے اگر معلوم ہو اور کئی میقات مین سے
جو دور ہو وہان سے اور اُسکی سیدہ سے باندہنا بہتر ہے اور سیدہ معلوم نہو تو دو منزل پر
سے احرام باندہے اسواسطے کہ کوئی میقات دو منزل سے کم نہین لہذا جدّہ سے جا نیوالے
جین دریا مین یلملم کے سامنے سے کہ جہاز والے بتادیتے ہین احرام باندہتے ہین۔ اور
جتنے میقات ہین اونکی اول حد پر احرام باندہنا چاہیئے تا سارے میقات پر محرم گذرے مگر
جس جگہہ روایت مین تعین مقام کی وارد ہے وہین سے احرام باندہے جیسے ذوالحلیفہ
مین مسجد الشجرہ ہے اور احرام باندہنے مین اِن میقاتون سے آگے بڑہنا درست نہین۔
پہلے سے باندہنا جائز ہے بلکہ بہتر یہہ ہے کہ اپنے گہر سے باندہکر آئے اگر جانے کہ ممنوعات
احرام سے بچ سکونگا۔ ورنہ میقات پر باندہنا بہتر۔ اور وقت احرام حج کا تمام مہینا
شوال ذیقعدہ کا اور دس دن ذی الحجہ کے ہین۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک اِس سے پہلے مکروہ ہے۔ امام شافعی کے نزدیک
ہرگز جائز نہین۔ اور جو آفاقی کے یا حرم مین جانے کو میقات پر گذرے اُسپر احرام باندہنا حج یا
عمرہ کا اور یہہ لازم ایک کا اِن دونون مین سے واجب ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک۔ اگرچہ بالذات
نہ خواہ قصد حج وعمرہ کا رکہتا یا تجارت وغیرہ کے لیئے جاتا ہو اور امام شافعی کے نزدیک
اگر اور کام کو جاتا ہو سوا حج وعمرہ کے تو اُسپر احرام حج یا عمرہ کا واجب نہین۔ لیکن مستحب ہے

رہنے والا یا میقات سے اندر رہنے والا یا مکی جو کسی کام کو باہر نکلکر پھر میقات پر سے
گذرنے اور پھر ایک اُنمین سے مکے یا حرم میں جانیکا قصد رکھتا ہو جب تک نیت حج یا عمرے کی
نہ کریگا بالاتفاق اُسپر احرام باندھنا اور حج اور عمرہ کرنا لازم نہیں اور مکان احرام حج کا
مکی کے لیے تمام حرم ہے مگر مسجد الحرام بہتر ہے خصوصاً میزاب کے نیچے۔ اور مکان احرام
عمرے کا زمین حل کی ہے مگر تنعیم بہتر ہے خصوصاً مسجد عائشہؓ اور آفاقی جب مکے میں
داخل ہوکر احرام سے خارج ہوا وہ بھی حکم مکی کا رکھتا ہے اگرچہ نیت اقامت کی نہ کرے
ایسا ہی حال ہے میقات یا حل والے کا اگر کسی کام کو بغیر احرام باندھنے کے مکے میں آیا ہو

ذکر احرام کا

احرام کے دو کپڑے ہوتے ہیں۔ ایک تہمد جس سے نیچے کا بدن چھپاتے ہیں۔
دوسری چادر جس سے اوپر کا بدن ڈھکتے ہیں۔ تہمد اکثر متوسط آدمیوں کے لیے پانچ
ہاتھ کا لمبا اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک کا چوڑا اور چادر چھ ہاتھ کی لمبی اور کندھے سے
تہمد کے باندھنے کے مقام تک چوڑی کافی ہے اور جو محرم دُبلا موٹا چھوٹا بڑا ہو اپنے موافق
گھٹا بڑھا لے اور اگر دونوں کے لیے ایک ہی کپڑا رکھے تو بھی جائز ہے۔

احرام کا کپڑا نیا سفید بہتر ہے ورنہ دھویا ہوا ہو۔ جب احرام باندھنے کا ارادہ
کرے اول سیئے ہوئے کپڑے موزے وغیرہ بدن سے نکالے سر کے بال منڈائے۔ اگر
عادت ہو ورنہ گل خیرو اشنان وغیرہ سے دھوئے مونچھیں ناخن کترائے بغل اور
زیر ناف کے بال دور کرے بدن کو میل کچیل سے نہا دھوکر صاف کرے خوشبو لگائے
خواہ اُسکا جرم بعینہ بعد احرام کے باقی رہے جیسے مشک ارگجہ یا جاتا رہے جیسے مشک
گلاب میں گھسکر لگائے مگر جسکا جرم اور اثر باقی رہے اُسکو کپڑوں میں نہ لگائے اسی سبب
[illegible]

احرام کیحالت مین خوشبو کا استعمال کرنا ہے۔ بالون مین تیل ڈالے کنگھی کرے۔ اور یہ غسل واسطے لطافت اور صاف کرنے بدن کے ہے۔ لہذا حیض والی عورت اور زچہ اور لڑکی کو بھی مسنون ہے اس غسل مین نیت احرام کی کرے۔ اور اگر نہانے کی بھی حاجت ہو تو اُسکی بھی نیت کرلے جسکو حاجت نہو اگر وہ وضو پر اکتفا کرے تو بھی جایز ہے۔ اور اگر بی بی یا لونڈی ساتھ ہو اور کوئی مانع نہو تو اُس سے صحبت کرنا بھی مستحب ہے تا اُسکا دل حج وعمرے مین اور طرف نہ بہٹکے۔ بعد اسکے تہبند باندہے اور چادر اوڑہے۔

اکثر فقہ کی کتابون مین اور حج کے رسالون مین احرام باندہنے مین اضطباع کو مسنون بیان کیا ہے۔ اضطباع کہتے ہین چادر کے دامن کو داہنے بغل کے نیچے سے نکال کر بائین کندہے پر ڈالنے کو لیکن ملا علی قاری فرماتے ہین۔ اضطباع خاص طواف مین ہے ورنہ کہولنا کندہے کا نماز مین کہ مکروہ ہے لازم آئیگا۔ بحر الرائق مین بہی تخصیص طواف کی مذکور ہے اور معمول اہل حرم کا بہی یہی ہے۔ پہر دو رکعت نفل وقت غیر مکروہ مین احرام کی نیت سے قلیا قل ہو اللہ کے ساتھ پڑہے اور اکثر علما بعد قلیا کے یہ آیت پڑہتے ہین۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اور بعد قل ہو اللہ کے یہ آیت رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا پہر قبلہ رخ بیٹہے اور یہ افضل ہے یا کہڑے ہو کر نیت دل سے کرے اور زبان سے کہے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ اگر ارادہ حج کا کرے یعنے کہتے مین اتنا اور کہے وَاَعِنِّیْ عَلَیْهِ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰی اور جو عمرے کا قصد کرے تو یون کہے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْهَا وَبَارِكْ لِیْ فِیْهَا نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ وَاَحْرَمْتُ بِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰی اور قران کرنا چاہے تو کہے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْهُمَا

لی ونقبلہما منّی واعنّی علیہما وبارک لی فیہما نویت العمرۃ والحج
واحرمت بہما للّٰہ تعالےٰ اور تمتع کے لیے بالفعل نیت عمرے کی کافی ہے
آگے چل کر بعد عمرے کے نیت حج کی بھی کرے پھر بعد نیت کے پکارے لبیک۔
اللّٰہمّ لبیک لا شریک لک اِنّ الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک
لک اس سے کم نہ کرے زائد کرے تو بہتر ہے مثلاً کہے لبیک الٰہ الخلق لبیک
غفار الذنوب لبیک وسعدیک والخیر کلّہ بیدیک والرغباء الیک
پھر درود پڑھے پست آواز سے جو بعد التحیات کے پڑھتے ہیں پھر جو چاہے سو دعا مانگے اور
دعا ماثورہ یہ ہے اللّٰہم انی اسئلک رضاک والجنّۃ واعوذ بک من غضبک
من النار اور یہ دعا بھی مستحب ہے .... اللّٰہمّ
احرم لک شعری وبشری ولحمی ودمی من النساء والطیب وکل شیء حرمتہ
علی المحرم ابتغی بذلک وجہک الکریم اور مستحب ہے لبیک کے ساتھ تعین
کرنی عمرے یا حج یا دونوں کے اسطرح لبیک بعمرۃ یا لبیک بحج یا لبیک بعمرۃ وحج لبیک کہنے کیوقت شخص
محرم ہو گیا۔ اور تسبیح و تہلیل و تکبیر و تحمید اور جو ذکر اللہ کی عظمت پر دلالت کرے
حکم لبیک کا رکھتا ہے محرم ہوتے ہیں جیسا قربانی کیچلنے کیوقت ساتھ نیت کی محرم
ہو جاتا ہے اگرچہ لبیک وغیرہ زبان سے نکہو۔ بغیر ان دو چیزوں کے محرم نہیں ہوتا
قربانی سے مراد اونٹنی اونٹ گائے بیل کہ اوسکے گلے میں علامت کے لیے نعل یا ٹکڑا
نعل کا یا توشہ دان یا دستہ اوسکا یا ڈالی بھی کسی درخت کی باندھتے ہیں یا جھول پہناتے
ہیں یا اونٹ کے کوہان میں بائیں طرف زخم کرتے ہیں تو اس سے خون بہے۔ مگر امام
ابوحنیفہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔

اگر خوف سرایت کرنے زخم کا ہو۔ پس ہر نماز کے بعد اور اٹھتے بیٹھتے
چڑھتے صبح شام ہوتے سوتے جاگتے راہ پر مرتے تاروں کے ڈوبتے نکلتے لوٹتے

لوگوں سے ملاقات کرتے ۔ الغرض ہر تغیر کے وقت لبیک باواز بلند پکارتا ہے
مگر اتنا نہ چلائے جس سے گلا پڑ جائے اور جب کہے تین بار برابر کہے ۔ اگرچہ فرض
فقط ایک بار ہی کہنا ہے ۔ مگر مسجد میں بہت زور سے نہ کہے ۔
پس عمرے میں شروع طواف سے اور حج میں شروع رمی اول سے ۔
لبیک کہنا موقوف کرے

بیان اُن چیزوں کا جن کا احرام میں کرنا حرام ہے

اور اکثر اُن چیزوں میں جزا لازم آتی ہے عورت سے اگرچہ اپنی بی بی یا لونڈی ہو
صحبت کرنا یا رغبت سے بات چیت کرنا ہاتھ لگانا خواہش سے آنکھ بھر کر دیکھنا فحش
و فجور کرنا جھگڑنا غصہ کرنا ساتھ والوں خدمتگاروں دنیا کے معاملہ کرنے والوں پر
مگر غصہ دین کی بات پر اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر منع نہیں سارے بدن
سے کسی جگہ کے بال لوپرے یا امور سے دور کرنے ناخن کترانے یا کترنے اپنے
یا غیر کے مگر وہ بال جو آنکھ کے اندر نکلے اُسکا دور کرنا جائز ہے سیا ہوا لباس پہننا
یا بنا ہوا یا بنایا ہوا اسطرح کا کہ اکثر بدن یا بعض عضو کا احاطہ کرے ۔
اور کام کرنے میں اپنے آپ یا اکثر بدن پر ٹھہرا رہے سیا ہوا جیسے کرتہ جبہ انگرکھا
جامہ نیمہ فرغل عبا قبا ٹوپی پائجامہ موزے وغیرہ بنا ہوا ۔ جیسے دستانے جرابیں
بے جوڑ کا کرتہ پائجامہ ٹوپی وغیرہ بنایا ہوا جیسے نمدہ یا ان نمد کا جبہ کرتہ ٹوپی کہ
ایک ڈال ہو اور مراد پہننے سے پہننا معتاد ہے ۔ پس اگر ۔ ۔ عبا کو کندھوں پر ڈالے
اور آستینوں کو نہ پہنے یا ایک آستین پہنے یا پائجامہ اوڑھے تو جائز ہے مگر ترک بہتر ہے
ڈھانکنا سر کا یا کانوں کا کسی کپڑے سے چادر میں گھنڈی تکمہ لگا کر باندھنا ڈھانکنا کعب کا
موزوں جرابوں جوتیوں وغیرہ سے سر اور منہ پر پٹی باندھنا اگرچہ مرض کی جہت سے ہو

پہننا اور اوڑہنا رنگین کپڑیکا جو کسم یا زعفران یا ورس یا کسی اور خوشبودار چیز مین رنگا ہو۔ لیکن اگر بعد رنگ کے دہو ڈالا ہو یا بہت مستعمل ہو کر اوس سے خوشبو نہ آتی ہو تو جائز ہے۔ پہننا اوڑہنا۔ بخور دیے ہوئے کپڑے کا۔ خوشبو لگانا بدن مین یا کپڑون مین اگرچہ بچھونا ہو خوشبو مین ہاتھ ڈالنا کہ ہاتھ مین جرم اسکا لگ جائے خوشبو کپڑیکے کنارے مین باندہنا سوائے عود کے خوشبودار چیز کو کہانا جیسے دارچینی الائچی لونگ سونٹھ کہانا اوس طعام کچے کا جسمین خوشبو مخلوط ہو اور اوسکی بو غالب ہو اور یہی حال ہے پینے کی چیز کا۔ مہندی لگانا بالون یا بدن مین بالون کو گل خیرو اور مثل اسکے سے دہونا تیل ملنا۔ بالون کو گوند وغیرہ سے جمانا جانور صحرائی کا شکار کرنا یا پکڑنا یا روک رکھنا یا بتانا یا اشارہ کرنا یا اعانت شکار پر کرنی جیسے تیر وکمان چھری وغیرہ دینا یا ہانکنا ایک جانب سے دوسری جانب کو۔ انڈا یا پر یا بازو یا پاؤن اسکے توڑنا یا اسکا گوشت پکانا یا بہوننا یا دودہ دوہنا یا بیچنا یا خریدنا کہانا بدن کا اسطرح کہ بال اوس سے ٹوٹ جائے یا جون مرجائے جون کا بدن کپڑے سے مارنا یا دور کرنا یا مارنے کے لئے کسیکے حوالہ کرنا بشرطیکہ مار ڈالے یا کپڑیکو واسطے دور ہونے یا مرجانے جونکے دہوپ مین ڈالنا یا دہونا یا غیر سے کہنا جون کو اسکے بدن یا کپڑے سے مارے یا دور کرے یا بتانا یا اشارہ کرنا لیکن غیر کی جون یا زمین پر گری ہوئی کو مارنا جائز ہے۔ درخت حرم کو سوائے گہاس اذخر کے قطع کرنا یا چرانا۔

بیان مکروہات احرام کا کہ اونپر جزا لازم نہین آتی

دور کرنا میل کا بدن سے کہونا یا لوہے کا کنگہی کرنا سر کے بالون یا ڈاڑہی مین کہجانا ڈاڑہی یا سر کا یا باقی بدن کا جس سے خوف ہو بال اوٹہنے یا جون کے مرنیکا۔ باندہنا چادر کا گردن پر جیسا سر یا منہ کا پردہ کعبے سے اسطرح کہ سر یا منہ پر لگ جائے اوڑہنا قبا

جیسے پوستین لبادے وغیرہ کا کندہون سے بغیر پہنے دونون آستینون یا ایک آستین کی گرہ باندہنا چادر یا تہمد کے ایک کنارے کو دوسرے کنارے لپیٹے یا دونون کنارون کو ملاکر کانٹا یا سوئی چبہونا یا ڈوری وغیرہ سے باندہنا تہمد چادر کے دو پاٹ سیکر یا پیوند لگا کر باندہنا اوڑہنا سیاہ زرد نیلہ کپڑا بغیر خوشبودار پہننا سونگہنا خوشبو کا یا ہاتہہ لگانا بشرطیکہ جرم ہاتہہ مین لگ نرہے سونگہنا ریحان اور میوون اور بوٹیون خوشبودار کا بیٹہنا گندہی کے پاس یا اوسکی دکان پہ خوشبو سونگہنے کے لیے پٹی باندہنا سوائے سر منہ کے کسی اور عضو پہ بغیر مرض کے ڈہانکنا ناک یا ٹہڈی کا کپڑے سے مگر ہاتہہ سے ڈہانکنا مکروہ نہین۔

اور جو کہانے کی چیز پکی ہین خوشبو ملکر مغلوب ہو گئی ہو اگرچہ اوسمین بو آتی ہو اسکا کہانا اور تکیہ پہ پیشانی اولٹا سونا۔

بیان مباحات احرام کا اور غسل کرنا

واسطے طہارت اور دور کرنے غبار و گرمی کے حمام کرنا غوطہ لگانا پانی مین کپڑا دہونا واسطے طہارت کے نہ زینت کے لیئے انگوٹہی پہننا تلوار پرتلے مین لٹکانا اگرچہ پرتلا ریشمی یا چمڑی کا سیا ہوا ہو ہتہیار باندہنا لڑنا دشمن دین سے ہمیانی باندہنا اگرچہ سی ہوئی ہو سر یا منہ کو گہر کی دیوار اور پہاڑ اور محمل اور عماری اور خیمہ اور چہتری سایہ مین رکہنا سر پہ ہتہہ لگانا بغیر خوشبو کا آئینہ دیکہنا مسواک کرنا ڈاڑہ اکہاڑنا ٹوٹے ہوئے ناخن کو کاٹنا فصد لینا پچہنے لگانا بغیر دور کرنے بالون کے ختنہ کرنا دنبل کا قطع کرنا عضو شکستہ کی اصلاح کرنی پٹی باندہنا کرتہ کو چادر کی طرح اوڑہنا یا اوسکا تہمد باندہنا پگڑی کو کمر پر لپیٹنا بغیر گرہ لگانے کے۔ چادر کی دونون کونے تہمد مین گہوسنے گہوسنے قبا عبا پوستین لبادے کا ہاتہہ اوپر ڈالنا بغیر داخل کرنے کندہے آستین کے لپیٹ کر

اوڑھ لینا سر یا منہ کا تکیہ پر رکھنا سر یا منہ پر یا ہاتھ رکھنا اپنا یا غیر کا جوتے یا موزہ
کٹا ہوا یا کھڑاوں پہننا جس سے کعب نہ چھپے ڈھانکنا ڈاڑھی کا نیچے ٹھوڈی سے اور
گالوں گردن ہاتھوں کا بلکہ تمام بدن کا سوائے سر منہ کے اٹھانا سر پر لگن تغار دیگچی
طباق رکابی گون بورا دہنی تختی صندوق چارپائی گٹھری کا مگر کپڑوں کی گٹھری یا رضائی
توشک لحاف وغیرہ نہ اٹھائی کھانا گوشت شکار صحرائی کا کہ اسکو غیر محرم نے شکار و
ذبح کیا ہو زمین حل میں بدون شرکت محرم کے کسیطرح کی شرکت ہو۔
شکار کرنا مچھلی کا کھانا اس طعام پکے کا جسمیں خوشبو پڑی ہو مطلقاً یا
کچے کا جسمیں خوشبو ملکر معلوم ہوتی ہو۔ کھانا گھی چربی روغن زیتون تل کے تیل کا
اور جو روغن کہ اسمیں خوشبو ہو تیل لگانا زخم یا دوائی میں کاٹنا درخت گھاس کا
زمین حل سے تر ہو یا خشک۔ شعر پڑھنا جس میں کچھ بیہودہ بات مذکور ہو۔
نکاح کرنا اصالتاً یا نیابتہً ذبح کرنا اونٹ گائے بکری مرغی بطخ کا کھجانا سر
میں اونگلیوں سے بغیر ناخن کے یا ڈاڑھی یا بالوں میں یا باقی بدن میں اگر خوف
ہو جوں کے مرنے جھڑنے بال کے ٹوٹنے کا ورنہ زور سے کھجانا بھی جائز ہے۔ اگر
دوڑ سے پڑ جائیں خون جونک آنسے چوسنا گندھی کے پاس یا اوسکی دوکان پر
بغیر نیت خوشبو سونگھنے کے مارنا خادم کا ادب سکھلانے کیواسطے جب بے ادبی
کرے مارنا کوئی مردار خوار اور ناپاکی کھانے والے چیل سانپ بچھو چوہے چچڑی بھیڑیے
کتا پھاڑنے والے مکھی چیونٹی چھپکلی زنبور۔ پسو سائی مچھر کھٹمل اور درندوں موذی
حملہ کرنے والوں کا حل و حرم میں مگر جوں کا مارنا اس لیے جائز نہیں ہے کہ وہ پیدا
ہوتی ہے بدن کے میل سے پس مارنا دور کرنا اوسکا گویا اپنے بدن کپڑے کو
صاف کرنا ہے میل سے۔

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار اللھم انی اسئلک
من خیر ما سالک نبیک محمد صلی اللہ علیہ و سلم و اعوذ بک من شر ما استعاذ
منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ و سلم ۔ پھر لبیک کہتا ہوا دعا پڑھتا ہوا ممکن ہو تو
سیدھا مسجد الحرام میں جائے نہیں تو اسباب اپنا محفوظ جگہ میں یا کسیکے پاس چھوڑ کر
بدون کپڑے بدلنے مکان کرایہ لینے کہانے پینے کے مسجد الحرام کی طرف چلے جب پہنچے
باب بنی شیبہ پر جسکو بالفعل باب السلام کہتے ہیں کمال عاجزی سے داہنا پاؤں بڑھائے
اور لبیک کہکر پڑہے ۔ بسم اللہ والحمد للہ والصلوۃ علی رسول اللہ اللھم
افتح لی ابواب رحمتک وادخلنی فیھا اللھم انی اسئلک فی مقامی ھذا
ان تصلی علی سیدنا محمد عبدک و رسولک وان ترحمنی و تقیل عثراتی و
تغفر ذنوبی و تضع عنی وزری جب نظر خانہ کعبہ پر پڑے ہاتھ اٹھاکر کہے ۔
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور جو چاہے سو دعا مانگ کر
ہاتھ منہ پر پھیرے کہ دعا اسوقت مقبول ہوتی ہے پھر چلے حجر اسود کیطرف یہ دعا پڑہتا
اللھم انت السلام و منک السلام و الیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام
وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا و تعالیت یا ذا الجلال والاکرام ۔
اللھم زد بیتک ھذا تعظیما و تشریفا و مھابۃ و زد من تعظیمہ و تشریفہ
من حجہ و عمرہ تعظیما و تشریفا و مھابۃ پس داہنا کندھا اپنا مقابل بائیں
کونے حجر اسود کے رکھے اور تمام بدن اپنا بائیں طرف چھوڑ کر نیت طواف کی کرے
اور کہے اللھم انی ارید طواف بیتک الحرام سبعۃ اشواط فیسرہ لی
و تقبلہ منی ۔ پھر سامنے حجر اسود کے آکر کانوں تک ہاتھ اٹھاکر کہے بسم اللہ و
اللہ اکبر و للہ الحمد و الصلوۃ علی رسول اللہ پھر دونوں ہاتھ حجر اسود پر
رکھکر بیچ میں منہ سے بوسہ دے اگر بغیر ایذا دینے کسیکے ممکن ہو اسکو استلام کہتے ہیں اور

مستحب ہے سنہ پیشانی کا رکھنا اور چومنا تین بار پھر کہے اللھم ایمانا بک وتصدیقا
بکتابک ووفاءً بعہدک واتباعا لسنۃ نبیک اور چاہیے اس دعا کو بھی
پسر دیکھتے پہلے پڑھے اور حجر اسود چومنا ممکن ہو تو ہاتھ کو اس پر لگا کر چومے یہ بھی
نہ ہو سکے تو دونوں ہاتھ اسکی طرف اٹھا کر کہے اللہ اکبر لا الہ الا اللہ والحمد
للہ تعالی والصلوۃ علی نبیہ المصطفی اور پھر منھ کو یا ان دونوں
ہاتھوں کو چومے اسکو چومنا ہاتھوں کو چومے پھر استلام کے بعد [illegible] داہنی
طرف کو چلے [illegible] پہلے [illegible] دونوں کندھوں کو ہلاتے
ہوئے اکڑ کے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلدی جلدی چلنا جیسے پہلوان دنگل میں
سپاہی معرکہ میں کرتے ہیں۔ اور [illegible] اگر [illegible] کی بہت سے نہ ہو سکے تو ٹھہر جائے
جب لوگ کم ہوں تب بجا لائے اور ابتداء طواف سے لبیک کہنا موقوف کرے جب ملتزم
کے مقابل آئے یعنے درمیان حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے پہنچے کہے۔
ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وسبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم جب دروازہ کے مقابل آئے کہے اللھم ھذا البیت بیتک وھذا
الحرم حرمک وھذا الامن امنک وھذا المقام مقام العائذ بک من النار
اللھم قنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیہ واخلف علی کل غائبۃ لی بخیر لا
الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر
جب رکن عراقی کے سامنے پہونچے پڑھے یہ دعا ہے۔
اللھم انی اعوذ بک من الشک والشرک والشقاق والنفاق وسوء الاخلاق
وسوء المنقلب فی الاھل والمال والولد اور جب میزاب کے مقابل پہنچے یہ دعا
پڑھے اللھم اظلنی تحت ظل عرشک یوم لا ظل الا ظلک ولا باقی الا وجہک

واسقنی بکاس محمد صلے اللہ علیہ وسلم شربۃ لا اظماء بعدھا۔
اور جب رکن شامی کے پاس پہنچے کہے اللھم اجعلہ حجا مبرورا و سعیا مشکورا
وذنبا مغفورا و تجارۃ لن تبور یا عزیز یا غفور یا رب اغفر وارحم و
تجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم یا عالم ما فی الصدور اخرجنی من
الظلمات الی النور۔ جب رکن یمانی پر پہنچے استلام کرے اور ترک بھی جائز ہے
یعنے کہتے ہین استلام رکن یمانی یہی ہے کہ دونون ہاتھون یا ایک ہاتھ سے مس کرے
اور ازدحام ہو تو اوسکو بدلا نہین اشارہ و تجہیز سے اسی روایت پر عمل ہے اور جب
درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے پہنچے پڑھے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی
الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ پھر حجر اسود کے پاس آکر استلام بطور سابق
کرے اور یہ دعا پڑھے اللھم اغفرلی برحمتک واعوذ برب ھذا الحجر من
الدین والفقر وضیق الصدر وعذاب القبر یہ ایک پھیر ہوا اسمین حطیم
کو شامل کرلے اور رمل فقط تین پھیر تک مسنون ہے چار باقی مین نہین اور ہر پھیر
مین استلام حجر اسود کا کرنا چاہیے۔ اور اگر اول و آخر استلام پر اکتفا کرے تو بھی
جائز ہے ان ساتھ پھیر کا نام طواف ہے۔ پھر مقام ابراہیم کیطرف چلے یہ آیت پڑھتا ہوا

واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔

وہان دو رکعت نماز پڑھے پہلے دو رکعت مین قل یا دوسری مین قل ہو اللہ یہ دو رکعتین
حنفی مذہب مین جائز ہین اور بعد نماز کے یہ دعا جو حضرت آدم نے مانگی تھی پڑھے
اللھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی و تعلم حاجتی فاعطنی
سؤلی و تعلم ما فی نفسی فاغفرلی ذنوبی اللھم انی اسئلک ایمانا یباشر
قلبی و یقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتبت لی و رضنی بما قسمت
لی یا ارحم الراحمین ۰

کہتے ہیں کہ جب حضرت آدم نے یہہ دعا مانگی وحی آئی کہ اے آدم تو نے مجھسے ایسی دعا
مانگی کہ مینے قبول کی اور بخشے گناہ تیرے اور دور کیے تیرے رنج و غم اور پھر کبھی
مانگیگا اس دعا کو تیری اولاد میں سے کوئی تیرے بعد مگر اسکے ساتھہ بھی ایسا ہی کرونگا
اور دور کرونگا اسکی محتاجی کو آنکھوں کی راہ سے اور اوسکی تجارت سب تاجروں سے بہتر کرونگا
اور آویگی اوسکے پاس دنیا اور وہ اوسکو مکروہ جانیگا اور وہ اوسکو چہوڑ دیگا پھر ملتزم
پر سینہ اور پیٹ اور داہنا رخسارہ لگا کر دونوں ہاتھہ سر سے اونچے کر کے دیوار پر
پھیلا کر یہہ دعا پڑھے ۔

اللّٰہم یا واحد یا ماجد لا تزع منی نعمۃ انعمتہا علیّ اللّٰہم انی وقفت
علی بابک العالی والتزمت باعتابک وارجو رحمتک واخشی عذابک
اللّٰہم حرم شعری وجسدی علی النار اللّٰہم کما صنت وجہی عن
سجود غیرک فصن وجہی عن مسألۃ غیرک اللّٰہم یا رب البیت العتیق
اعتق رقابنا ورقاب آبائنا وامہاتنا واصحابنا واحبائنا من النار
یا کریم یا غفار یا عزیز یا جبار تقبل منا انک انت السمیع العلیم و
تب علینا انک انت التواب الرحیم اللّٰہم رب البیت العتیق ای
من النار واعذنی من کل سوء واقنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیما آتیتنی
وصل علی النبی الہاشمی اللّٰہم اغفر ذنوبی لا یغفر الذنوب الا انت
انک غفور الرحیم

کوئیں زمزم پر جاکر قبلہ رخ کہڑے ہو کر تین بار دم لیکر خوب جہک کر پانی پئے اور آپ
ڈول نکال سکے تو نہایت بہتر ہے بچے ہوئے پانی کو اپنے اوپر ڈالے اور ہر دم لینے کیوقت
کعبہ کو دیکہے اور ہر بار پڑہے بسم اللّٰہ والحمد للّٰہ والصلوۃ علی رسول اللّٰہ
مگر پہلے مرتبہ یہہ دعا پڑہے اللّٰہم انی اسألک علما نافعا ورزقا واسعا و

عِلْمًا صَالِحًا وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ۔ پھر حجر اسود کا استلام کرے اور باب صفا سے صفا کی طرف جسکو باب بنی مخزوم بھی کہتے ہین نکلے جب مسجد سے باہر چلے تو پہلے بانوان قدم اٹھائے اور پہلے پہنچنے سے کہے۔

اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ بسم الله الرحمٰن الرحیم اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ

اور صفا پر چڑھکر خانہ کعبہ کو باب صفا کی راہ سے کہ سامنے پڑتا ہے دیکھے اور اسکی طرف منہ کئے ہوئے ہاتھ کندھون تک اٹھاکے اسطرح پر ہتھیلیان آسمان کیطرف ہون اور یہہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاِنِّيْ اَسْاَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَشَايِخِيْ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

لعالمین اور بہت دیر تک وہان ٹھہرے اور یادِ الٰہی اور دعا کرتا رہی کہ مقام مقبول ہونے دعا کا ہے پھر اوتر کر مروہ کی طرف دعا مانگتا ہوا خدا کو یاد کرتا ہوا آرام تمام چلے جب پہنچے مینار سبز تک جو بائین طرف دیوار مسجد الحرام مین منصوب ہے دوڑے دوسری مینار تک جو مقابل ہے حضرت عباس کے گھر کے اور یہہ دعا پڑھے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِي لِلَّتِي هِيَ اَقْوَمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

پھر دوسری مینار کے بعد سے آہستہ اپنی عادت کے موافق چلے جب پہنچے مروہ پر جو کچھہ صفا مروہ پر کیا تھا بجا لائے یہ ایک گشت ہوا پھر صفا کیطرف آئے جس طرح کیا تھا یہہ دوسرا گشت ہوا اسیطرح سات بار پھرے کہ شروع صفا سے ختم مروہ پر ہو ہر بار دونون مینار سبز کے درمیان مین دوڑے اور یہہ دوڑنا گھوڑیکے دوڑنے سے کم اور رمل سے زیادہ ہو حنفی مذہب مین اسمین اضطباع نہین ہے۔ امام شافعی کی مذہب مین ہے پھر رو بقبلہ ہو کر اپنی داہنی یا بائین جانب سے سر منڈائے یا سر کے بال کتراے چوتھائی یا اس سے بھی زائد جتنے چاہے تمام سر تک مگر منڈانا بہتر ہے عورت بقدر ایک انگشت کے تمام بالون سے کترائے بعد اسکے مرد ناخن مونچھین کترائے بغل کے بال دور کرے اور بالون کو دفن کر دے اور بالونکے دور کرنے کے وقت یہہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا وَاَنْعَمَ عَلَيْنَا وَقَضٰى عَنَّا نُسُكَنَا اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ فَاجْعَلْ لِّي بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَامْحُ عَنِّي بِهَا سَيِّئَةً وَّارْفَعْ لِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ الْعَالِيَةِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِي فِي نَفْسِي وَتَقَبَّلْ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

والمسلمین یا واسع المغفرۃ آمین۔

پھر مسجد الحرام میں آکر دو رکعت سامنے حجر الاسود کے پڑھکر احرام اتار ڈالے کہ عمرہ تمام ہو چکا اور ایسا ہی متمتع کو کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر وہ چاہے یا اوسکے ساتھ قربانی ہو تو وہ احرام باندھے رہے جب وقت حج کا آئے تو دوسرا احرام حج کا باندھے اور قارن حج تک ایک ہی احرام باندھے رہے۔

بیان طریقہ ادا کرنے حج کا

آفاقی اگر اکیلا حج ادا کیا چاہے احرام باندھے جسطرح پہلے گذرا ہیں اگر سیدھا عرفہ چلا جائے تو جائے بضرورت یا بغیر ضرورت کے اوسپر سے طواف القدوم کہ مثل تحیۃ المسجد کے مسنون ہے ساقط ہوا مگر بدون ضرورت گنہگار ہوگا کہ بہت سنتیں اس سے جاتی رہیں گی جنکا آگے ذکر ہوتا ہے و الا طواف القدوم بجا لائے جسطرح عمرہ کے بیان میں گذرا ہیں اگر اس طواف کے بعد سعی صفا مروہ میں منظور نہو بلکہ بعد طواف الزیارت کے وہ مسنون ہے تو اضطباع اور رمل اس طواف میں نہ کرے اور اگر اس لحاظ سے کہ طواف الزیارت کرونگا بہت مناسک ادا کرنے دشوار ہونگے سعی اس طواف کے بعد کرنا منظور ہوا اور یہ بھی جائز ہے تو اضطباع اور رمل بھی کرے جیسا گذرا۔

الحاصل جس طواف کے بعد سعی ہو اوسمیں اضطباع اور رمل چاہیئے جیسا طواف عمرہ میں اور لبیک کہنا بھی اس طواف اور سعی میں موقوف نکرے جیسا طواف عمرہ میں [illegible] سے موقوف کرتے ہیں یہاں ہوجاتی بعد طواف الزیارت کے سعی کرے [illegible] لبیک کہنا صفا مروہ میں بھی چاہیئے بلکہ وہ صفا پر [illegible] کہتا [illegible]

[illegible] طواف القدوم یا بعد طواف و سعی کے مکہ میں [illegible]

[illegible] احرام میں مثل [illegible] کے [illegible] حکم ہی قارن کا اور ایسا ہی متمتع کا

جسکے پاس قربانی ہو اور جب چاہے طواف نفل بغیر اضطباع و رمل کے کرتا ہے مگر عمرہ
حج کے مہینوں میں ادا نکرے کہ وہ مکی ہو گیا۔ پھر ساتویں تاریخ ذی الحجہ کے امام
مسجد الحرام میں بعد ظہر کے ایک خطبہ پڑہتا ہے اور اسمیں مناسک حج کے بیان
کرتا ہے اسکو سنیں اور ترویہ کے دن یعنے آٹھویں تاریخ آفاقی محرم اور جو مکی
غیر محرم ہو وہ احرام باندہکر بعد نماز صبح کے ہمراہ امام اور لوگوں کے منے کو جائے
اور مکی بعد طواف نفل کے احرام باندہے تو بہتر ہے پس اگر اسکے بعد سعی بھی منظور ہو
تو اس طواف میں اضطباع اور رمل کرے اگر قصد سعی کا بعد طواف الزیارت کے
ہو تو نکرے اور منی میں پہنچکر مسجد خیف کے پاس ٹہرے ورنہ جہاں جگہہ پائے سو آرہے
اور ظہر سے فجر تک پانچ نمازیں وہاں پڑہے اور رات بہر لبیک و دعا و استغفار پڑہتا رہے
اور پہلے اسباب اتارلے سنت اگر مطمئن ہو تو نماز مغرب و عشا کی ایک
اذان و ایک تکبیر کے ساتھ امام کے پیچھے عشا کے وقت ملاکر پڑہے مگر امام شافعی
و مالک کے نزدیک دو تکبیر کے ساتھ ادا کرے اور سنت و مغرب و عشا کے اور وتر
بعد ان دونوں کے ادا کرے اور مغرب کی نماز میں بھی نیت ادا کی کرے جماعت
سنت موکدہ ہے اگر اکیلا پڑہے تو بھی اسطرح جمع کرے رات بہر وہاں رہے اور مثل
عرفات کے ذکر خدا اور دعا و استغفار و استدعائے رضامندی اعدا میں مشغول رہے
جب صبح صادق ہوا اندہیرے میں فجر کی نماز امام کے پیچھے ورنہ اکیلے پڑہکر پہاڑ مشعر الحرام
کے پاس جسکو جبل قزح بھی کہتے ہیں اور اسپر اب مکان بھی بن گیا ہے جاکر قبلہ رو
ہو کر لبیک و تسبیح و تہلیل و تکبیر و تحمید و درود میں مشغول ہو اور ہاتھ پہیلا کر قریب
طلوع آفتاب تک دعا مانگے اور یہہ دعا بہتر ہے

اللّٰهم بحق المشعر الحرام والبيت الحرام والشهر الحرام والركن والمقام
بلغ روح محمد منا التحية والسلام وادخلنا دار السلام يا ذا الجلال والاكرام

سات کنکریاں باقلے یا چنے کی برابر مزدلفے میں سے اٹھا کر منیٰ میں آئے اور نالے کے نشیب
میں پانچ گز یا اس سے کچھ زائد کے فرق سے جمرۃ العقبہ کے سامنے منیٰ کے واہنے جانب
کعبے کو چھوڑ کر بائیں طرف سواری پہ کھڑا ہو کر یا پیادہ اور واہنے ہاتھ کی انگوٹھی اور اونگلی
شہادت سے وہ کنکریاں متفرق خوب تاکہ کر جمرۃ العقبہ پر مارے اور ہر کنکری مارتے وقت
یہ دعا پڑھے بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر رغما للشیطان وحزبہ ورضی للرحمٰن وحزبہ
اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا وذنبا مغفورا ہ
اور کنکریاں پھینکتے وقت ہاتھ اسقدر بلند ہو کہ بغل نظر آنے لگے اور پھینکنے کا طریق
یہ ہے کہ کنکری انگوٹھے کے ناخن پر رکھکر شہادت کی اونگلی سے پھینکے یا شہادت کے
اونگلی کے اوپر کے جوڑ پر اندر کی جانب رکھکر انگوٹھے کے ناخن سے پھینکے یا ان دونوں کے
پوروں میں پکڑ کر پھینکدے یہ سب سے سہل ہے۔ اگر جمرۃ العقبہ پر لگے یا اسکے آس پاس تین گز
تک پڑے تو بہتر ہے ورنہ اسکے بدلے اور پھینکے اور پہلے کنکری پھینکتے ہوئے لبیک کہنا
موقوف کرے خواہ یہ شخص مفرد ہو یا قارن یا متمتع اور کنکریوں کو جمرات پر سے اٹھا کر مارنا
اسواسطے کہ سب مقبول کی کنکریاں فرشتے اوٹھا لیجاتے ہیں۔ جو باقی رہی وہ نامقبول
ہے پس رمی کرنا کنکری نامقبول سے نہیں چاہیے لیکن جائز ہے کراہت کے ساتھ—
ہاں اگر ہاتھ سے کنکری گر پڑی ہو اوسکو اوٹھا کر مارے اسمیں کچھ قباحت نہیں
جب پھینکنے سے فراغت پائے دعا مانگتا ہوا اپنے مقام پر آئے کہ وہاں ٹھہریں اور ونکو
تکلیف ہوگی پھر آتے ہی قربانی کرے قربانی مفرد کو مستحب ہے اور قارن اور متمتع پر واجب ان
دونوں کو اگر مقدور نہ ہو تو تین روزے دسویں سے پہلے اور سات بعد ایام تشریق کے رکھیں۔

بیان فرق خاص عورت کے

عورت کے واسطے نسبت مرد کے بعد احرام باندھنے کے چند چیزیں خاص ہیں۔ اوّل

سیئے ہوئے کپڑے کا جیسے جبہ کرتہ پائجامہ دستانے وغیرہ مگر کپڑا خوشبو دار چیز سے رنگا ہوا مثل زعفران کسم وغیرہ کے پہننا جائز نہیں دوسرے پہننا موزون اور جراب کا جس سے ہڈی کعب کی چھپی رہے تیسرے ڈھکنا سر کا مگر منہ پر کپڑا نہ پہنچے اگر پردہ نشین ہو تو منہ پر کھپا پچون وغیرہ سے ڈھکنا بنا کر باندھے اوپر سے کپڑا ڈال کر منہ کو اغیار سے چھپائے چوتھے آہستہ کہنا لبیک کا پانچوین چھٹی نکرنا اضطباع و رمل کا طواف میں آٹھوین استلام نکرنا حجر اسود اور رکن یمانی کا بوقت جمع ہونے مردون اجنبی کے نوین نہ پڑھنا دوگانہ طواف کا مقام ابراہیم کے پاس جسوقت وہان مجمع ہو مردونکا دسوین نہ دوڑنا درمیان صفا مروہ کے گیارہوین نہ چڑھنا صفا مروہ پر جب مردونکا وہان پر مجمع ہو بارہوین سر منڈانا احرام سے باہر آنے کے وقت تیرہوین بال کتروانا ایک انگلی قدر زیادہ برخلاف مرد کے کہ اوسکو سر منڈانا بھی جائز ہے پندرہوین تاخیر کرنا طواف زیارت میں بارہوین ذی الحجہ سے بعذر حیض و نفاس ہی برخلاف مرد کی کہ اوسپر تاخیر سے دم لازم آتا ہے سولہوین ساقط ہونا طواف وداع کا بروقت روانہ ہونے سات دالون کے عذر حیض و نفاس سے برخلاف مرد کے کہ اوسپر واجب

بیان زیارت مدینہ منورہ

معلوم کرنا چاہیئے کہ زیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی افضل عبادات قریب واجب کے ہے بلکہ بعض کے نزدیک عین واجب ہے سرور عالم صلعم فرماتے ہین ۔ مَن حَجَّ البیت ولم یزرنی فقد جفانی رواہ ابن عدی جسنے حج کیا خانہ کعبے کا اور زیارت نکی میری ۔ پس تحقیق ظلم اسنے مجھپر روایت کیا اس حدیث کو ابن عدی نے اور دارقطنی روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم فرماتے ہین ۔ مَن زار قبری وجبت لہ شفاعتی جسنے زیارت کی میری واجب ہو اسکے لیے

شفاعت میری اور صحیح روایت میں وارد ہے۔
من حج وزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی جسنے حج
کیا اور زیارت کی قبر میری کی بعد وفات میری کے گویا اوسنے زیارت کی میری زندگی
میں۔ ابن جوزی سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا غبار المدینة شفاء من
الجذام۔ خاک مدینہ کی شفا ہے واسطے جذام کے دوسری روایت میں لفظ برص کا
بھی مذکور اور ایک روایت میں یوں آیا ہے غبارها شفاء من کل داء۔ خاک مدینہ شفا
ہے ہر بیماری سے اور صحیح مسلم میں وارد ہے من صبر علی لأواء المدینة وشدتها
کنت له شهیدا و شفیعا یوم القیامة۔ جو ہمارے سختی اور شدت مدینہ کو
برداشت کرتا ہے میں اسکے لیے گواہ یا فرمایا ہونگا شفیع قیامت کے دن اور حضرت انس سے روایت
ہے من صلی فی مسجدی اربعین صلوة لا تفوته صلوة کتبت له براءة من
النار والعذاب والنفاق۔ جو میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھے کہ ناغہ نہو اوس میں
سے کوئی نماز لکھا جاویگا اسکے لیے بچاؤ دوزخ سے اور عذاب و نفاق سے
پس حج کرنیوالا اگر مدینے کی راہ گذرے جیسے شام کا رہنے والا تو بہتر ہے
کہ وہ پہلے زیارت حضرت کی کرے پیچھے حج ادا کرے ورنہ اگر حج کرتا اوسپر فرض ہے
مگر ابھی حج کے مہینے شروع ہوئے تو بہتر ہے کہ پہلے حج اور پھر زیارت کرے اور اگر
حج نفل ہے یا فرض ہے مگر ابھی حج کے مہینے شروع نہیں ہوئے تو اختیار ہے چاہے
پہلے حج ادا کرے چاہے پہلے زیارت اور جب قصد روضہ مقدس کی زیارت کا کرے
نیت مسجد نبوی کی بھی ساتھ شریک کر لے اور راہ میں فرائض و واجبات و سنن
و مستحبات بجا لاوے اور محرمات و مکروہات سے پرہیز کرے اور کمال پاکی و طہارت کی
[illegible] اور [illegible] مسجد میں [illegible] مدینہ تک راہ میں [illegible] پڑھتا جائے
[illegible] قبر کی [illegible] اور درود [illegible] درمیان

اور وہاں ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہے وہاں دعا مانگے اور راہ میں جب نماز وغیرہ ضروریات سے فارغ ہو درود پڑھتا رہے جب درخت مدینے کے نظر پڑیں کثرت سے درود پڑھے اور شوق میں آگر تیز چلے اور ہو سکے تو پیادہ ننگے پاؤں روتا ہوا عاجزی کرتا ہوا روانہ ہو جب حرم مدینہ دیکھے یہ دعا پڑھے۔

اللّٰھمّ ھٰذا حرم نبیّك فاجعله وقایة لی من النّار وامانا من العذاب وسوء الحساب اور ہو سکے تو غسل کرے پہلے داخل ہونے سے یا بعد اور سکے اور اچھے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر کمال تواضع و وقار کے ساتھ مدینے میں داخل ہو اور یہ دعا پڑھے۔

بسم اللّٰہ ما شاء اللّٰہ ولا قوّۃ الا باللّٰہ ربّ ادخلنی مدخل صدقٍ واخرجنی مخرج صدقٍ اللّٰھمّ افتح لی ابواب رحمتك وارزقنی من زیارۃ رسولك صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما رزقت اولیاءك واھل طاعتك واخلصنی من النّار واغفرلی وارحمنی یا خیر مسئول

پھر مسجد میں باب جبرئیل یا باب السّلام سے داخل ہو مگر اول بہتر ہے یہ درود پڑھے اللّٰھمّ صلّ علی محمّد وعلی اٰل محمّد اللّٰھمّ اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك اللّٰھمّ اجعلنی الیوم من اوجہ من توجّہ الیك واقرب من تقرّب الیك وانجح من دعاك وابتغی مرضاتك پھر درمیان منبر اور قبر شریف کے اس طرح کہ ستون منبر کا داہنے کندھے کی برابر پڑے سامنے محراب کے دوگانہ تحیۃ المسجد کا قل یا اور قل ھو اللّٰہ کے ساتھ پڑھے۔ وہ مقام داخل ہے روضۂ مبارکہ میں کہ جس کی شان میں یہ حدیث آئی۔ ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنّۃ درمیان گھر اور منبر میرے کے ایک باغیچہ ہے باغوں جنت سے۔ یعنی نزول رحمت کی راہ سے یا حقیقت میں یہ زمین جنت میں جائیگی یا جنت کو لگی

اگر وہاں جگہہ نپاوے تو روضہ مین جہان جگہہ ملے پڑہے پہر سجدۂ شکر ادا کرے
اور جو دل مین آسے دعا مانگے پہر آنحضرت کے سرہانے کی طرف جاکر نہایت ادب
اور لحاظ سے باحضور قلب درود وسلام پڑہے۔ پہر سرہانے سے ہٹ کر مسجد جدید
عثمانی کیطرف جاکر چہرۂ مبارک کے سامنے پشت بقبلہ کہڑا ہو اور درود وسلام پڑہے
جتنی بار چاہے۔ بعد ازان تینون اصحاب کبار کے ارواح پر جو روضہ مبارک کے اندر
مدفون درود وسلام پہنچاوے۔

اور مستحب ہے کہ ہر روز بعد زیارت حضرت کے بقیع کی زیارت کرے کہ وہان
ہزارہا صحابی مدفون ہین تعین کسیکے بعینہ معلوم نہین۔

پہر جب مدینہ سے چلے دوگانہ رخصت کا مسجد نبوی مین پڑہے اور جو مقام
حضرت کے مصلے پر پڑہ سکے تو نہایت بہتر ہے اور دعا مانگے زیارت کے مقبول
اور پہر حاضر ہونے کی پہر روضہ مقدس پر جاکر بعد صلوۃ وسلام کے عرض کرے
اللھم لا تجعل ھذا اخر العھد بنبیک ومسجدہ وحرمہ ویسر لی العود الیہ
والوقوف بین یدیہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ وردنا
الی اھلنا سالمین غانمین امنین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

طریقہ رخصت از مدینہ طیبہ

اور وقت رخصت کے مبالغہ کرے گریہ وزاری اور آنسو بہانے مین کہ یہہ علامت
مقبولیت کی ہے پس پہرے حسرت کرتا ہوا اپنی جدائی پر حضور کے شہر شریف سے
سید ہا یا الٹے پاؤن اسمین اختلاف ہے۔ اور خیرات کرے جو میسر ہو کہ یہہ باعث
نجات کی ہر آفت سے اور موجب سلامتی ہر بلا سے ہے۔
اور بہتر ہے کہ مدینہ سے چہوارے مثل عجوہ برنی حلیہ کے اور خاک شفا اور

پانی ساتون کنوئون کا اور تبرکات مثل اُسکے ساتھ لیجائے اور ایسے ہی مکے سے
پانی زمزم کا اور سوا اسکے اور تبرکات ہمراہ لے لیکن جب اپنے شہر کے پاس
پہنچے کہے آئبون تائبون لربنا حامدون اور اپنے پہنچنے سے پہلے خبر کرے
اپنے گہر والون کو تا وہ استقبال کرین اور شہر مین جو مسجد پہلے ملے وہان دوگانہ
پڑہے اور گہر مین داخل ہو یہ کہتا ہوا۔

توبًا توبًا لربنا اوبًا لا یغادر علینا

پہر گہر مین جاکر دوگانہ سنۃ المنزل کا پڑہے اور ہمیشہ بقیۃ العمر خیر و صلاح
مین پہلے سے زیادہ تر مشغول رہے کہ یہہ علامت حج مبرور کی ہے خداوند تعالیٰ
اس عاجز کو اور اپنے دینی بھائیون کو توفیق رفیق دے۔

آمین یا رب العالمین

الحمد للہ والمنۃ کہ نسخہ زاد غریب معروف بہ ماہ مغرب یعنے سیاحت نامہ ملک
عرب و کل مقامات متبرکہ اسلام جناب نواب محمد عمر علیخان بہادر رئیس
باسودہ دام اللہ فیضہ باضافہ مناسک حج مطبع گلزار محمدی میرٹھ
مین باہتمام خاکسار محمد خلیل بلند شہری رونق طبع یافت

ختم شد

کہ جملہ حق تالیف و تصنیف اس کتاب کا جناب نواب
محمد ظفر علیخاں صاحب بہادر رئیس باسودہ نے ہمیشہ
کے لئے راقم کو مرحمت فرمایا ہے لہذا کوئی صاحب
اسکے طابع ہونیکا نہ اسکے طبع کرنیکا خیال نہ فرماویں
ورنہ ناحق بیجا نقصان ہونگے۔

المشتہر

محمد خلیل مہتمم مطبع گلزار محمدی [illegible]

اے خریدارو سب سے بہتر طریقہ خریداری کتب بذریعہ ڈاک ویلیو پے ایبل ہے

اشتہار

توشۂ آخرت

یہ کتاب چار حصوں پر مرتب ہوئی ہے اول حصہ میں ضروریات نماز روزہ مع کسب و تشریح نوافل ہفتہ و ہر ماہ علاوہ نماز پنجگانہ مع عملیات و دیگر ادعیات مجربہ دیگر مستند کتابوں سے استنباط کرکے طبع کیگئی ہے قیمت فی جلد معہ محصول ڈاک [illegible]

دوسرا حصہ توشۂ آخرت

اس حصہ میں تمام مسائل بابت ضروریات روزمرہ بیان کئے ہیں جنکی ضرورت ہمارے بھائیوں دین اسلام کو ثبت ہی بلکہ ان باتوں کو ظاہر کیا ہے کہ جس سے کل اہل اسلام [illegible] اٹھاتے ہیں مثلاً اصول تجارت و خرید و فروخت حسب شرع شریف و طریقہ ادائی نکاح و ضروریات اہل و عیال و تفصیل شرح نکاح کہ کن کن عورتوں سے نکاح جائز ہے [illegible] بیان ہے قیمت فی [illegible] معہ محصول ڈاک ۱۲؍

تیسرا حصہ توشۂ آخرت اس میں کل حالات حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا اور آپکی ازواج مطہرات و اولاد و معراج شریف و ہجرت و معجزات و وفات معہ صحابہ و حضرت امام حسین [illegible] اسلام و [illegible] حالات بہشت و دوزخ وغیرہ حدیقۂ آخرت اسمیں کل رسومات بدعات اہل اسلام کا بیان ہے جیسا کہ کل سوم چہلم ششماہی مجلس میلاد وغیرہ میں ہوتی ہیں [illegible]

نقشہ سیاحت ملک عرب جناب نواب محمد عمر علیخان بہادر والی ریاست باسودہ دام اقبالہ
مغرب
مصر
بر سوڈان
جنوب
زنگبار
مکلا
بمبئی
راس الحد
کربلا
نجف اشرف
بغداد
بصرہ
بحرین
عباس
کراچی
مطبوعہ گلزار محمدی میرٹھ